مصنّف

جیمس ہیڈلے چیز

قیمت

بارہ روپیہ

ناشر

نسیم بک ڈپو - ۲۵ لاٹوش روڈ - لکھنؤ

ٹیلیفون: ۴۵۳۳۴۰۴۴۵۵۶

ناشر:- نسیم انہونوی (جنوری سنہ ۸۱ء) پرنٹر ایکانس پریس لکھنؤ

انتساب

میں اس ترجمہ کو بصد احترام مولیدینہ اینگلو اردو ہائی اسکول کے اساتذہ کے نام معنون کرتا ہوں، جن کی شفقت اور محبت میں کبھی بھول نہ سکوں گا۔

رمیش چندر شرما

درجہ حرارت گھٹتے گھٹتے صفر تک پہنچ گیا تھا اور سڑکوں کے کناروں پر برف جمنے لگی تھی۔ ایسی حالت میں نیو یارک میرے لئے دردِ سر بن گیا تھا اب میری خواہش ایسی جگہ جانے کی تھی جہاں میں سورج کی کرنوں کی تمازت سے لطف اندوز ہو سکتا۔ مجھے پیراڈائز سٹی گئے ہوئے دو برس ہو چلے تھے مجھے اسپینش بے ہوٹل کی یاد آرہی تھی جو فلوریڈا ساحل کا بہترین ہوٹل تھا۔

میں نے اپنی چند کہانیاں "نیو یارکر" کو بیچی تھیں۔ میرا آخری ناول پچھلے چھ ماہ میں سب سے زیادہ بکنے والے ناولوں میں تیسرے نمبر پر تھا۔ اس لئے مجھے پیسے کی فکر نہ تھی۔ میں نے اپنی کھڑکی سے باہر کہر آلود دھندلے آسمان کو دیکھا پھر نیچے نظر ڈالی۔ سرد ہوا میں ٹھٹھرے ہوئے چند لوگ سڑک پر چیونٹیوں کی طرح رینگ رہے تھے۔ اس منظر سے بیزار ہو کر میں نے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا ہی دیا۔

ٹیلی فون بھی آپ کے لئے کتنے معجزے کر دکھاتا ہے۔ آپ کے ذہن میں ایک خیال آتا ہے اور آپ ٹیلی فون کے ذریعے اسے حقیقت میں بدل دیتے ہیں بشرطیکہ آپ کے پاس پیسہ ہو۔ اور چونکہ میرے پاس پیسہ تھا اس لئے کچھ ہی لمحوں بعد میں جین ڈولاک سے بات کر رہا تھا جو کہ پیراڈائز سٹی میں اسپینش بے ہوٹل کو چلاتا تھا۔ اگلے چند منٹوں میں میرے لئے ایک

کمرہ جس کی بالکنی کا رخ ساحل کی طرف تھا اور جہاں دن میں دس گھنٹے دھوپ رہتی تھی میرے لئے بک ہو چکا تھا

۲۴ گھنٹوں بعد میں پیراڈائز سٹی کے ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا ایک چمکدار سفید کیڈیلاک کار مجھے اس عالیشان ہوٹل میں لے جانے کے لئے منتظر تھا جہاں صرف پچاس مہمان ٹھہر سکتے تھے۔ اور ہر ایک کے ساتھ وی آئی پی سلوک ہوتا تھا۔

میں نے اپنا پہلا ہفتہ دھوپ میں آرام کرتے خوبصورت لڑکیوں سے گپیں لڑاتے اور کھاتے پیتے گزارا۔ تب مجھے البارنی کی یاد آئی دو سال پہلے میں اس بے تحاشا بیر پینے والے بے حد موٹے شخص سے ملا تھا۔ اور اس نے مجھے ایک کتاب کے لئے مرکزی خیال دیا تھا۔ بارنی اپنے آپ کو ایک ایسا آدمی گردانتا تھا جس کے کان زمین سے لگے رہتے تھے۔ اسے شہر میں ہونے والے تمام جرائم اور دیگر حادثات کا مکمل علم رہتا تھا۔

میں نے ڈولاک سے پوچھا کہ کیا بارنی اسی اطراف میں تھا۔

"بالکل"۔ وہ مسکرایا۔ "البارنی کے بغیر پیراڈائز سٹی اسی طرح ہوگا جیسے پیرس ایفل ٹاور کے بغیر۔ ہمیشہ کی طرح وہ تمھیں نیپچون تاورن بار کے اندر یا باہر مل جائے گا۔

بے حد عمدہ ڈنر کھا کر میں ساحلی علاقے کی طرف چل دیا۔ سیاحوں کی بھیڑ کیمرے لٹکائے گھوم رہی تھی سمندر کے کنارے ماہی گیروں اور ان کی کشتیوں کی بھیڑ مار تھی۔ عجیب قابل دید منظر تھا۔

البارنی مجھے نیپچون تاورن بار کے باہر سمندر کے کنارے بنی ان چھوٹی چھوٹی دیواروں میں سے ایک پر بیٹھا ملا جن پہ کنڈے لگا کر کشتیو

کو باندھا جاتا ہے۔ وہ اب بھی وہی میلی بوسیدہ گرم قمیص اور گریس کے داغوں سے آلودہ پتلون پہنے تھا جو کہ اس نے مجھ سے پچھلی ملاقات میں پہن رکھی تھی۔ اس کی قمیص پر بدنما پیوند لگے تھے جو شاید اسی نے لگائے تھے۔ اس کے بھاری ہاتھ میں بیر کا خالی ڈبہ تھا سیاحوں کے ہجوم میں وہ زندہ گوشت کا پہاڑ سا معلوم ہو رہا تھا۔

البارنی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کبھی خوشحال نہ رہا ہو گا شاید دنیا کی سب سے بڑی غلط بیانیوں میں سے ایک ہو گی۔ اسے دیکھ کر خود بخود دل میں یہ خیال آتا تھا کہ کبھی اس کے بھی دن رہے رہوں گے۔ مجھے ایک بار ڈولاک نے بتایا تھا کہ کسی وقت بارنی ایک ماہر غوطہ زن تھا اور غوطہ خوری کا باقاعدہ اسکول چلاتا تھا۔ لیکن حد سے زیادہ بیر نوشی نے اسے اس حال کو پہنچا دیا تھا۔

اس کا موٹا پھولا ہوا چہرہ برسوں سے فلورنڈا کی دھوپ کھاتے رہنے کی وجہ سے لگ بھگ سیاہ ہو چلا تھا۔ سر کے بال اڑنے لگے تھے لیکن چھوٹی چھوٹی نیلی آنکھیں آسانی سے پیسہ کمانے کی کسی بھی موقع کی تلاش میں بے چین رہتی تھیں۔ اسکا یہ ہیولیٰ ایسا لگتا تھا گویا کوئی گدھ شکار کی گھات میں بیٹھا ہو۔

اس نے مجھے آتے ہوئے دیکھا۔

اچانک اس کے بھاری بھرکم جسم میں حرکت ہوئی۔ ایک ہاتھ سے اپنی زبردست توند سہلاتے ہوئے اس نے بیر کا ڈبہ سمندر کی طرف اچھال دیا۔

میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے پہچان چکا ہے۔ اس کے چہرے پر طمانیت کے

وہ آثار پیدا ہوئے جو کسی صحرا میں بھٹکتے ہوئے مسافر کو نخلستان کی دید سے ہوتے ہیں۔

"ہیلو بارنی" میں اس کے نزدیک بیٹھتا ہوا بولا۔ "مجھے پہچانا؟"

اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"بالکل" وہ بولا۔ "میری یادداشت بہت اچھی ہے۔" "تم مسٹر کمین بیلی ہو نا؟" "مصنف؟" اس نے پیشانی سکوڑتے ہوئے کہا۔

"تمہاری آدھی بات درست ہے" میں بولا "میں مصنف ضرور ہوں پر میرا نام کیمبرون ہے۔

اوہ کیمبرون! یاد آیا! دراصل میں لوگوں کو چہروں سے یاد رکھتا ہوں۔ پچھلی بار میں نے تمھیں اسمالڈی ہیروں کے بارے میں مواد دیا تھا۔ ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں"

اس نے اپنا ایک بازو دکھایا!

"کیا تم نے اس پر کتاب لکھی۔

میں اتنا بیوقوف نہیں تھا کہ اقرار کر لیتا میں نے انکار میں سر ہلایا۔

"خیر! کہانی بہت اچھی تھی۔ وہ کچھ دیر اور کھلاتا رہا۔ پھر اس نے نیپچون ٹاورن بار کی طرف جانے والی راہ کی طرف دیکھا۔

"میں ایک ایسا آدمی ہوں جو زمین سے کان لگائے رکھتا ہے۔

"کچھ نئی اور تازہ سننا چاہتے ہو؟"

میں نے اسے بتایا کہ میں نئی چیزیں سننے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہوں۔

کیا تم لیری مور کے ٹکٹوں کے بارے میں سننا پسند کروگے۔؟"
اس نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔
"ٹکٹ؟ کیا نئی بات ہے ٹکٹوں میں؟"۔
اچھا سوال ہے۔ اس نے اپنا سر ہلایا۔ پھر قمیص کے اندر ہاتھ ڈال کر توند کھجلائی "تمھیں ٹکٹوں کے بارے میں کچھ معلوم بھی ہے کیا؟"
میں نے کہا کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔
اس نے سر ہلایا اور ہاتھ باہر نکالا۔
"میں بھی نہیں جانتا تھا جب تک کہ مجھے لیری مور ٹکٹوں کے بارے میں پتہ نہ چلا۔ میرے کان زمین سے لگے رہتے ہیں۔ میرے لوگوں سے تعلقات ہیں۔ میرے کئی دوست بھی ہیں۔ اخبار والوں سے لے کر پولیس والوں تک، وہ لوگ باتیں کرتے ہیں اور میں سنتا ہوں۔
اس نے ہتھیلی کی پشت سے ہونٹ رگڑے۔" سننا چاہو گے؟
میں نے کہا کہ ٹکٹوں میں میری کوئی دلچسپی نہیں۔
ہونی بھی نہیں چاہیے۔" وہ سر ہلا کر بولا۔ لیکن یہ قصہ واقعی دلچسپ ہے چلو ایک بیئر پئیں"۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا "سوائے میرے کسی کو یہ کہانی پوری نہیں معلوم۔ اور مجھے بھی اس لئے معلوم ہے کہ میں اپنے کان کھلے اور منھ بند رکھتا ہوں۔"

میرے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ بھیڑ میں یوں جا گھسا جیسے بلڈوزر ٹوٹے پھوٹے مکانوں کے بیچ سے گزرتا ہے۔ لوگ یا تو خود ہی اس کے لئے راستہ چھوڑ دیتے تھے یا پھر اس کے دھکے کو نہ برداشت کر سکنے کی وجہ سے یوں الگ جا گرتے تھے گویا کسی ٹرک نے انھیں اچھال دیا ہو

میں بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں اب بیئر کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔ اور جب اس کا دھیان بیئر میں ہوتا تھا تو وہ سوائے اس آدمی کے جو کہ اس کا بل چکانے والا ہوتا تھا کسی کی نہیں سنتا تھا۔

جب ہم نیپچون ماڈرن بار میں داخل ہوئے تو بار میں سام ایک گلاس چمکا رہا تھا۔ جیسے ہی اس نے مجھے دیکھا اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی نہ صرف اس نے مجھے پہچان لیا بلکہ اسے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ بیئر کی اچھی خاصی فروخت ہو گی اور ایک موٹی ٹپ بھی ملے گی۔

"گڈ ایوننگ مسٹر کیمرون" وہ چہکتے ہوئے بولا "بہت دنوں بعد خدمت کا موقع دیا۔ کیا پیش کروں۔ ؟"

"دو بیئر" میں نے کہا اور جیسا کہ بیئر ڈائرسٹی کا دستور تھا میں نے اس سے ہاتھ ملایا۔

بارنی پہلے ہی کھڑکی کے پاس والی میز پر قبضہ کر چکا تھا۔ اور اپنی کہنیاں گیلی میز پر ٹیکے سام کی طرف پر امید نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ سام میز پر دو بیئر رکھ کر لوٹ گیا۔ میں بارنی کے مقابل جا بیٹھا۔ چونکہ میں اس کی عادت سے واقف تھا اس لئے میں نے جلد بازی نہ کی۔ میں جانتا تھا کہ جب تک اس کی پیاس بجھ نہ جائے گی۔ وہ خاموش ہی رہے گا۔

وہ اطمینان سے بیئر پیتا رہا۔ اس نے گلاس تبھی ہونٹوں سے ہٹایا جب وہ خالی ہو چکا تھا۔ اس نے آستین سے منہ پونچھا اور خوش ہو کر ڈکار لی۔

مجھے سام کو اشارہ کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ وہ دوسری بیئر لے کر آ کھڑا ہوا۔

تم جانتے ہو مسٹر" بارنی بولا۔ جب کوئی آدمی میری عمر کو پہنچتا ہے تو
بیر اسے کتنا سکون پہنچاتی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب میں عورتوں کے پیچھے
بھاگتا تھا۔ اب عورت میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ لیکن بیر میری زندگی
بن چکی ہے۔ اپنی چپٹی ناک جس نے اس کا آدھا چہرہ گھیر رکھا تھا سہلاتے
ہوئے بولا۔

" میری ناک کی موجودہ حالت کی وجہ بھی ایک عورت ہی تھی۔ اسکے
شوہر نے ہمیں رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تھا اور میری بد قسمتی تھی کہ وہ ایک کمے باز
تھا اس نے برا سا منہ بنا کر بیر کا گلاس اٹھایا۔

" غنیمت تھا کہ اس نے صرف میری ناک توڑنے پر ہی اکتفا کرلی۔ ورنہ
میرا کچومر نکالنا اس کے لیے مشکل نہ تھا۔

میں نے اپنی بیر کی چسکی لی۔ کچھ دیر ہم خاموش رہے۔ میں نے سگریٹ
سلگائی اور سوچنے لگا کہ بارنی کی شخصیت جوانی میں کیسی رہی ہوگی۔۔۔
لیکن یہ اندازہ لگانا آسان نہ تھا

مسٹر ڈولاک کیسے ہیں ؟" بارنی نے پوچھا" میں نے کئی ہفتوں سے
انھیں نہیں دیکھا۔

مزے میں ہیں۔" میں بولا" وہ کہہ رہے تھے کہ تمھارے بغیر پیرا ڈائز
سٹی بالکل اس طرح ہوگی جیسے پیرس ایفل ٹاور کے بغیر۔

بارنی ہنسا۔

" بہت عمدہ آدمی ہے وہ! ورنہ اس شہر کے رئیسوں کو تمیز و اخلاق
چھو نہیں گیا۔ اس نے آدھا گلاس خالی کیا اور مجھے پر خیال نگاہوں
سے گھورنے لگا۔

"مسٹر" آخر وہ بولا" کیا تم واقعی لیری مور کے روسی ٹکٹوں کے بارے میں سننا چاہتے ہو۔؟"

ان میں کیا خاص بات ہے؟"

"ایک ملین ڈالر (دس لاکھ ڈالر) کی قیمت کی ہر چیز خاص الخاص ہوتی ہے۔ بارنی مضبوط لہجے میں بولا" حالانکہ میں یہ سوچ کر حیران ہوتا تھا کہ لوگ کاغذ کے چھوٹے سے ٹکڑوں پر جن پر ڈیزائن بنے ہوئے ہیں اتنی خطیر رقم کیوں اڑا دیتے ہیں۔ لیکن جب مجھے لیری مور کے روسی ٹکٹوں کے بارے میں پورا علم ہوا تب مجھے پتہ چلا کہ ٹکٹوں کی کیا قیمت ہے اور لوگ انھیں کس کس طرح سے کام میں لاتے ہیں" وہ آگے جھکا اور اپنی کیلے جتنی موٹی انگلی میری طرف اٹھا کر بولا۔ کیا تم جانتے ہو کہ کچھ لوگ انکم ٹیکس بچانے کی خاطر ٹکٹوں میں پیسے لگاتے ہیں؟ کیا تم جانتے ہو کہ کچھ لوگ ٹکٹوں کو زر مبادلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں؟

میں نے اسے بتایا کہ میں اس قسم کی کئی کہانیاں سن چکا ہوں "لیکن اس سب کا لیری مور سے کیا تعلق تھا۔؟"

"لمبی کہانی ہے" بارنی بولا" میں تمھیں پوری تفصیل کچھلی شرطوں پر سنا سکتا ہوں۔۔۔ اگر تم سننا چاہو تو!

میں نے کچھ اشتیاق نہیں ظاہر کیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ٹکٹوں کی کہانی مجھے جچتی نہیں۔

اس نے بیئر ختم کی۔ اور گلاس میز پر رکھ دیا۔

گلاس کے میز پر رکھنے کی آواز سنتے ہی سام ویٹر آیا اور نئی بیئر رکھ کر خالی برتن وہ سمیٹ لے گیا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں کہ تمھاری دلچسپی کیوں نہیں۔ لیکن یہ ایک ایسی کہانی ہے جس پر عمدہ کہانی لکھی جا سکتی ہے۔ میں تمھیں بتا دوں اگر میں لکھنے کا فن جانتا تو تمھیں کبھی نہ بتاتا۔ لیکن چونکہ میں مصنف نہیں اس لئے تم سے سودا کرنا چاہتا ہوں۔ کیا خیال ہے؟"

میں نے کہا چونکہ میں فرصت میں ہوں۔ اس لئے سننے کے لئے تیار ہوں۔

اس کی آنکھیں مجھے ٹٹولنے لگیں۔

"شرائط وہی ہوں گی۔

"شرائط، کونسی؟

وہ ذرا بھی نہ ہچکچایا۔ اسے میرا نام بھلے نہ یاد رہا ہو لیکن اسے یہ ضرور یاد تھا کہ اس نے پچھلی دفعہ مجھ سے کیا اینٹھا تھا۔

"جتنی بیر بھی چاہوں۔ کچھ کھانا۔ اور چند ڈالر میرے وقت کی قیمت وہ بولا۔

"منظور" میں نے بیس ڈالر کا نوٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا اس نے فوراً اسے اپنی پتلون کی جیب میں ٹھونس لیا اور سام کو اشارہ کیا۔

"تمھیں مایوسی نہ ہوگی مسٹر" وہ بولا۔ بھوک لگی ہے؟۔

"نہیں"۔ میں بولا۔

اس نے انکار میں سر ہلایا "مسٹر۔ کھانا جب ملے کھا لینا چاہیے کیونکہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگلا کھانا کب ملے گا۔"

میں نے اسے یقین دلایا کہ آئندہ میں ایسا ہی کروں گا۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔ پھر سام ایک طشتری میں تین ہتھوں والا ہیمبر گر لے کر آگیا۔ جو کہ چکنائی سے تر تھا۔

بارلی بڑے پیار سے ہیمبر گر کو دیکھنے لگا اسکی رال ٹپکنے لگی تھی وہ بیری طرف دیکھے بغیر اس پر جھپٹ پڑا۔ ہیمبر گر کی دونوں اور بیر کا گلاس ختم کرنے سے بعد اس نے آستین سے منہ پونچھا۔ اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔ "ٹکڑوں کے اس جھمیلے میں کئی لوگ کھیلے تھے"۔ وہ بولا "تمھیں ساری باتیں سمجھانے کے لیے میں جوائے لک اور اس کی بیٹی سنڈی سے ابتدا کروں گا۔ پھر میں تمھیں ڈان ایلیٹ کے بارے میں بتاؤں گا۔ جانتے ہو کون تھا یہ ڈان ایلیٹ۔؟"

"وہی فلمی اسٹار؟"

بارلی نے اثبات میں سر ہلایا۔ کبھی اسکی کوئی فلم دیکھی ہے؟

"نہیں۔ کیونکہ اردل فلن کے بعد وہی مار دھاڑ اور اسٹنٹ فلموں میں چمکا تھا اور میری ایسی فلموں میں دلچسپی نہیں۔"

"تمھیں نہ ہوگی لیکن اس کے کئی مداح تھے۔ اس نے چھ فلموں میں کام کیا تھا اور وہ خوب چلی تھیں"۔

بہت دنوں سے اس کا نام نہیں سنا۔ کیا ہوگیا ہے اسے؟"

دقت وقت کی بات ہے۔ اس کے بارے میں میں بعد میں بتاؤں گا میں چاہتا ہوں کہ کہانی کا تسلسل صحیح ہو۔ اس نے بے چینی سے سام کی طرف دیکھا جو نئی بیر گلاس میں ڈال رہا تھا۔

ٹھیک سے سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ میں اسے اپنے انداز سے سناؤں۔

میں نے کہا کہ اب میں دخل اندازی نہیں کروں گا وہ کہانی جاری رکھے۔

ہاں تو میں جوائے لک اور اس کی بیٹی لوسنڈا جسے پیار سے سنڈی کہا جاتا تھا کی بات کر رہا تھا۔ کیونکہ لیری امور کے ٹکٹوں کے اسکینڈل میں ان دونوں کا کافی بڑا رول تھا۔

اس نے میری طرف مکارانہ انداز سے دیکھا اور بولا۔

" میں شرط لگا سکتا ہوں کہ تم نے دس لاکھ ڈالر کی مالیت کے ٹکٹوں کی چوری کے بارے میں سنا تک نہ ہوگا۔

میں نے کہا کہ اگر میں نے سنا بھی ہو تو میری صحت پر کوئی اثر پڑنے والا نہ تھا۔

بارنی نے برا سا منہ بنایا۔ وہ مجھے اپنے ڈرامائی انداز سے مرعوب کرنا چاہتا تھا لیکن میں اسے ایسا موقع نہ دے سکتا تھا۔

" میں چوری کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا۔ اس نے ہیمبرگر کی تیسری تہہ پر جو کہ چکنائی کا لوتھڑا معلوم ہو رہی تھی ا چھلنے کے بعد کہا۔ اسے ختم کرنے کے بعد وہ اطمینان سے پھیل کر بیٹھ گیا۔ اپنے دونوں ہاتھ میز پر رکھ دئے اور کسی قدر آگے جھک کر بولا۔

" پہلے تم جوائے لک کے بارے میں سنو۔ دراصل اگر وہ تھوڑا کم تھا تو صرف نام کے معاملے میں۔ وہ ایک پاکٹ مار تھا۔ وہ بڑا ہاتھ مارنے کے بجائے چھوٹی چھوٹی رقموں پر ہاتھ صاف کرنا زیادہ بہتر سمجھتا تھا۔ خوش قسمتی سے اگر کسی ہفتے اسے سو ڈالر مل جاتے جیسا کہ شاذ و نادر ہی ہوتا تھا تو وہ خود کو سنہری فورڈ سمجھنے لگتا تھا۔ چھوٹے پیمانے پر پاکٹ ماری سے نہ صرف وہ اسمارٹ بن گیا بلکہ پولیس کے خوف سے بھی

بچا رہا۔ بہت سے ایسے پاکٹ مار ہیں جنھوں نے بڑے ہاتھ مارے پر جلد ہی جیل کی سلاخوں کے پیچھے نظر آئے۔ لیکن جوائے کا تو پولیس میں ریکارڈ تک نہیں تھا۔ اب مسٹر کیمپ بیل میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جوائے .... " میں نے سوچا کہ بار بار یہ میرا نام غلط لے رہا تھا اسے صحیح کر دیا جائے، اس لئے میں نے اسے ٹوک کر کہا کہ میرا نام کیمرون تھا۔

" ٹھیک ہے کیمرون ہی سہی۔" وہ اپنی ناک سہلا کر بولا۔ جیسا کہ میں کہہ رہا تھا کہ جوائے پاکٹ مار ہونے کے باوجود برا آدمی نہیں .. بلکہ وہ ایک بہترین آدمی تھا۔ میری اس سے اچھی دوستی تھی۔ جب بھی اس کے پاس کچھ فاضل روپیہ ہوتا تھا وہ اپنے دوستوں کو بیر ضرور پلاتا تھا میں اس کی تصویر تمھارے ذہن میں بٹھا دوں۔ جوائے لمبے پتلے جسم کا مالک تھا۔ اس کے بال سفید تھے۔ اور چہرہ معمولی۔ اس کی شخصیت میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ وہ ہمیشہ گھٹیا سا بھورے رنگ کا سوٹ اور پرانا گھسا ہوا تنکوں کا ہیٹ پہنتا تھا۔ اس کی عمر پچاس برس کے قریب تھی۔ اس نے نوعمری میں ہی شادی کر لی تھی لیکن اس کی بیوی لوسنڈا کی پیدائش کے وقت ہی چل بسی تھی۔ جوائے ان دنوں جوان ہی تھا۔ لیکن بیوی کی موت سے اسے کوئی خاص صدمہ نہیں پہنچا۔ کیونکہ ان دونوں کے تعلقات زیادہ خوشگوار نہ تھے۔ مگر اسے اپنی بیٹی لوسنڈا سے بیحد لگاؤ تھا۔ اس نے سنڈی کو نہ صرف عمدہ تعلیم دلائی بلکہ اپنے دھندے کے بارے میں بھی اس سے کچھ نہ چھپایا۔ سنڈی بھی اپنے باپ کو بے حد چاہتی تھی اور اسکول کی پڑھائی مکمل کر کے وہ بھی پارٹنر کی حیثیت سے باپ کے ساتھ ہی کام پر لگ گئی۔ جوائے نے اسے پاکٹ ماری کے

تمام گر سکھا دئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اٹھارہ سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے سنڈی ایک تجربہ کار پاکٹ مار بن گئی۔

گرمیوں میں ان کا دائرہ عمل نیو یارک میں ہوتا تھا لیکن سردیاں شروع ہوتے ہی دونوں یہاں آ جاتے تھے یہاں بھی ان کے لئے دھندے کی کمی نہ تھی لیکن وہ کام چھوٹے پیمانے پر ہی کرتے تھے۔ انکا رہن سہن شاندار تھا لیکن انھیں امیر بننے کی ہوس بالکل نہ تھی۔

وہ کچھ دیر خاموش رہ کر گلاس میں بچی بیر کو گھورتا رہا۔ پھر بولا۔

" اب میں تمھیں سنڈی کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بیس سال کی عمر میں وہ بڑی ہی لاجواب چیز بن چکی تھی۔ میں نے اس عمر کی بے شمار لڑکیاں دیکھی ہیں۔ لیکن ان میں کوئی بھی سنڈی کے پاؤں کی دھول کے برابر بھی نہ تھی۔ باپ کی طرح اس کا قد اونچا تھا۔ اس کے بال سنہرے تھے جسم کی بناوٹ اتنی سڈول تھی کہ نگاہیں خود بخود اس کی طرف کھنچ جائیں اس کی لمبی سڈول مرمریں ٹانگوں کو دیکھ کر کوئی بھی اپنے ہوش کھو سکتا تھا اس کی خوبصورتی جوائے کے لیئے پریشانی کا باعث ہو چکی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ جلد یا بدیر کوئی آدمی سنڈی کی زندگی میں آئے گا۔ اور وہ سنڈی کو کھو بیٹھے گا۔ سنڈی کے بغیر زندگی کا تصور بھی اس کے لئے انتہائی اذیت ناک تھا۔ بیس برس کی عمر تک سنڈی نے لڑکوں میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ وہ جوائے کے ساتھ پاکٹ ماری کرنے اور گھریلو کام میں ہی خوش تھی۔ حالانکہ جوائے خدا سے دعا مانگتا رہتا تھا کہ دونوں باپ بیٹی ایسے ہی رہیں لیکن وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ خود کو طفل تسلیاں دے رہا ہے۔

میں تمھیں ان کے روزانہ کے معمولات کے بارے میں بتاتا ہوں تاکہ تم ان کے بارے میں اچھی طرح اپنی رائے قائم کر سکو۔ وہ صبح سو کر دیر سے اٹھتے تھے۔ اور کافی پیتے ہوئے دن کے پروگرام پر اور کھانے کے مینو پر بحث کرتے تھے۔ وہ عمدہ کھانا پسند کرتے تھے لیکن اس پر پیسہ خرچ کرنا ان کی عادت نہیں تھی۔ یہ خرچ یہاں کے مختلف اسٹورز اور دکانوں کو اٹھانا پڑتا تھا۔ جوائے نے ایسی کارآمد ترکیب نکال رکھی تھی کہ جس سے دونوں کو حسب ضرورت اشیائے خوردنی اور شراب مفت اور بغیر کسی خطرے کے حاصل ہو جاتی تھی۔ اس نے ایک ایسی ہلکی اور انڈہ نما ٹوکری بنا رکھی تھی جس کا اوپری حصہ کھلا ہوا تھا۔ سنڈی اسے اپنے پیٹ پر باندھ کر اوپر سے حاملہ عورتوں والا چوغہ پہن لیتی تھی اس طرح جب وہ اپنے باپ کی بانہہ کا سہارا لے کر چلتی تھی تو اس کے چہرے کے زرد میک اپ کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا تھا گویا کوئی پہلی بار حاملہ ہونے والی عورت ہو۔ اس طرح نہ صرف وہ قطار میں لگنے کی زحمت سے بچ جاتے بلکہ خود کو مشکوک افراد کی فہرست سے بھی الگ کر لیتی۔ اس دوران میں جبکہ سنڈی کے تجربہ کار ہاتھ بہترین کوالٹی کی ضروری چیزوں سے ٹوکری کو بھرنے میں مصروف ہوتے تو جوائے اپنے پتلے جسم کی آڑ سے اسے لوگوں کی نظروں سے محفوظ رکھتا۔ باہر نکلتے وقت وہ کوئی سستی سی چیز قیمت ادا کر کے خریدتے تھے۔ اس طرح مفت اشیائے خوردنی لے کر وہ گھر لوٹ آتے تھے۔ سنڈی لنچ تیار کرنے لگتی تھی اور جوائے اسکی دلچسپی کی خبریں پڑھ کر سناتا تھا۔ لنچ سے نپٹ کر دونوں الگ الگ جگہ کام پر نکل جاتے تھے۔ جوائے کا علاقہ بس اسٹیشن تھا

اور سنڈی جنرل اسٹورز میں ہاتھ کی صفائی دکھاتی تھی۔ شام کو جب دونوں ملتے تو ان کے پاس کھانا باہر کھانے کے علاوہ آڑے وقت کے لیئے کچھ بچا رکھنے کے لیئے کافی رقم ہوتی تھی۔ رات کو نیند آنے تک دونوں ٹی وی دیکھتے تھے اور اگلے دن صبح اٹھ کر پھر اسی معمول سے اپنے کام میں لگ جاتے تھے۔ وہ دونوں اسی میں خوش تھے۔

بارنی نے سام کو دیکھ کر سر ہلایا جس نے ابھی ابھی ایک اور بیئر لا کر دی تھی "ان کے یہاں آنے کا وقت ہو گیا تھا۔ انھوں نے پانچ سال کے کنٹریکٹ پر ایک چھوٹا بنگلہ کی ڈیوبولیوارڈ میں کرایے پر لے رکھا تھا نیو یارک سے یہاں آ کر وہ اسی طرح اپنی سردیاں گزار دیتے تھے۔ اور گرمیوں میں واپس چلے جاتے۔ لیکن اس بار ان کا پیراڈائز سٹی کا دورہ مختلف ثابت ہوا۔ بارنی نے اپنی بیر کی چسکی لی اور کہتا رہا۔

" یہ تب کی بات ہے جب جوائے ٹک کی قسمت اس سے روٹھنے لگی تھی یعنی وہی ہوا جس کا کہ اسے خوف تھا سنڈی کسی کی محبت میں گرفتار ہو گئی

بارنی نے انگلیوں سے پلیٹ میں لگی ہوئی چکنائی سمیٹی اور اسے چاٹنے لگا۔

میں نے پوچھا کہ کیا وہ دوسرا ہمبرگر کھانا چاہتا ہے "۔

" شکریہ ابھی نہیں۔ ذرا ٹھہر کر لوں گا" وہ بولا " ہاں تو سنڈی کو عشق ہو گیا۔ اور اس طرح ہمارے سامنے وِن بنیا آتا ہے حالانکہ بنیا کی عمر صرف چھبیس سال کی تھی لیکن وہ چھوٹا ہوا مجرم تھا۔ وہ ماہر نقب زن تھا اور مختلف قسم کے تالے اور تجوریاں کھولنے میں اس کا ثانی نہ تھا۔ وہ

بڑے ٹھاٹھ باٹھ سے رہتا تھا۔ اور جیگار کار میں سواری کرتا تھا۔ اس کا زیادہ وقت سفر میں گزرتا تھا۔ اس طرح وہ مختلف صوبوں کی پولیس کی دسترس سے بچا رہتا تھا۔ اس کے ساتھ مصیبت یہ تھی کہ وہ پیسے کو ٹکٹوں میں اڑا دیتا تھا۔ جیسے ہی اسے کسی چوری کے مال خریدنے والے سے رقم ملتی وہ فوراً اس سے عمدہ لباس بڑھیا رکھ رکھاؤ اور لڑکیوں پر خرچ کر دیتا۔ وہ اونچے قد۔ گٹھیلے جسم کا مضبوط اور خوبصورت نوجوان تھا۔ لمبے بالوں والا خوبصورت وہ گھومنے کے ارادے سے پیراڈائز سٹی آیا تھا۔ ساتھ ہی وہ اپنے دھندے کا بھی جائزہ لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں تھی کہ یہاں کافی دولتمند لوگ رہتے ہیں جن کے پاس عقل سے زیادہ دولت ہے۔ اور پہاڑی پر بنے بنگلے فرش سے چھت تک قیمتی اشیا سے بھرے پڑے ہیں۔

یہاں آنے سے پہلے وہ میامی میں کام کرتا تھا۔ جب وہ میامی کے ایک ہوٹل کے بیڈروم سے ایک امیر بیوہ کا جیول بکس لے کر فرار ہو رہا تھا تو بدقسمتی سے ہوٹل کے خانگی جاسوس سے اچانک اس کا سامنا ہو گیا جان بچانے کے لئے اس نے جاسوس پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ اس طرح وہ فرار ہونے میں تو کامیاب ہو گیا لیکن وہ جانتا تھا کہ ہوش میں آنے پر خانگی جاسوس اس کا حلیہ پولیس کو فوراً بتا دے گا۔ اس لئے وہ وہاں سے بھاگ کر یہاں آ پہنچا تھا۔

سنڈی کا نے اسے پہلی بار اس وقت دیکھا تھا جب کہ وہ ایک اسٹور سے ٹائی خرید رہا تھا۔ اگرچہ وہ اس کی مردانہ وجاہت سے کافی مرعوب ہوئی تھی لیکن پھر بھی وہ اس کا بٹوا اڑانے کا لالچ نہ چھوڑ

سکی۔ لیکن ون چوکنا تھا اپنی ہپ پاکٹ میں رینگتی ہوئی سنڈی کی انگلیوں کو اس نے اچھی طرح محسوس کر لیا تھا۔ وہ فوراً پلٹ کر اس کی طرف مڑا اور مسکرانے لگا تھا۔ دونوں کی نگاہیں ملیں۔ اور دونوں ایک دوسرے کی طرف راغب ہو گئے۔ سنڈی نے معذرت کے ساتھ اس کا پرس لوٹا دیا۔ اور ون کی ڈرنک کی پیشکش قبول کر لی۔ اس دن دیر تک وہ گپ شپ کرتے رہے سنڈی کو جب وقت کا احساس ہوا تو اسے پتہ چلا کہ اسے گھنٹہ بھر پہلے گھر لوٹ جانا چاہئے تھا۔ اس پرکشش نوجوان سے گھنٹوں گپ شپ کرتے رہنے کے چکر میں وہ اپنا دھندہ بھی نہ کر سکی تھی۔ اس نے ون کو اپنی پریشانی بتا دی۔ ون سن کر ہنسا اور اسے بیس ڈالر دے کر اگلے دن دوپہر بعد ملنے کے لئے بھی کہا۔

ون لڑکیوں کا شوقین تھا لیکن ان سے چپکے رہنے کا عادی نہ تھا مگر سنڈی کا جادو اس پر چل چکا تھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ سنڈی اسے دوسری لڑکیوں سے کئی گنا اچھی لگی تھی۔ اس لئے وہ اس سے دوبارہ ملنا چاہتا تھا۔

سنڈی نے اس سے لیڈ ومیں ملنے کا وعدہ کر لیا۔ جہاں وہ سوئمنگ بھی کر سکتے تھے اور گپ شپ بھی۔ اس نے اپنے اور اپنے باپ کے دھندے کے بارے میں بھی سب کچھ اسے بتا دیا۔ ون بہت خوش ہوا۔ گو کہ اس نے بھی اشارۃً یہ بتا دیا کہ وہ بھی اسی قسم کے کام کرتا تھا لیکن تفصیل نہیں بتائی جب وہ کار پر بیٹھ کر روانہ ہوا تو سنڈی کافی مرعوب ہو چکی تھی نہ صرف وہ خوبصورت جوانمرد اور خوش مزاج ہی تھا بلکہ امیر بھی تھا۔

اس نے سوچا۔

جیسے ہی سنڈی گھر پہنچی ماجو اسے کو یہ بھانپنے دیر نہ لگی کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ سنڈی کی آنکھوں میں عجیب سا کھویا پن تھا جو کہ لڑکیوں میں تبھی پایا جاتا ہے جب وہ کسی کو دل دے بیٹھتی ہیں۔

بارنی نے ایک سرد آہ بھری۔

جب میں جوان تھا تو میں بھی آنکھوں کے ان تاثرات سے واقف تھا۔ میری طرح جوائے بھی یہ سب کچھ سمجھتا تھا لیکن آدمی سمجھدار تھا۔ اس نے سنڈی سے کوئی سوال نہ پوچھا۔

اگلے چھ دن سنڈی اور ڈن روزانہ دوپہر بعد ملتے رہے۔ وہ ایک دوسرے کے دیوانے ہو چکے تھے۔ آخر سنڈی نے فیصلہ کیا کہ وقت آ چکا ہے کہ جوائے کو سب کچھ بتا دیا جائے۔ وہ اسے بتاتے ہوئے گھبراتی تھی لیکن کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ وہ زیادہ دن اسے اندھیرے میں نہیں رکھ سکتی تھی۔ اس نے ڈن کو یہ سب بتا دیا اور اصرار کیا کہ وہ اس کے والد سے ملے۔ پہلے تو ڈن مکر گیا۔ لیکن سنڈی کے بار بار کہنے پر اس نے حامی بھری۔

"اس سے اچھی طرح پیش آنا ڈن۔" سنڈی بولی۔ "اس نے مجھے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا ہے بلکہ دونوں سے بڑھ کر۔ تب تک میں اسے سب کچھ بتا کر اس کا موڈ ٹھیک رکھنے کی کوشش کروں گی۔"

"اچھا۔ اچھا۔" ڈن لاپرواہی سے بولا۔ "میں آ جاؤں گا۔ اور کسی کے لئے تو میں کبھی ایسا نہ کرتا۔ مگر تمہارے لئے ضرور کروں گا۔"

سنڈی گھر لوٹی تو اس کی بے چینی اور گھبراہٹ سے جوائے سمجھ گیا کہ اسے کچھ خبر دی جانے والی ہے۔ ان چھ دنوں میں اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ سنڈی کسی سے محبت کر بیٹھی ہے۔ اس نے بار بار اپنے دل

کو تسلی دینے کی کوشش کی کہ ایسا تو ہونا ہی تھا۔ لیکن اگر وہ ہوشیاری سے کام لے تو ہو سکتا ہے کہ سنڈی اسے نہ چھوڑے۔ شاید یہ محبت دیرپا نہ ثابت ہو! اس نے فیصلہ کیا کہ سنڈی کی خوشی کے لئے خوش ہونے کا بہانہ کرے گا۔ اور خدا سے دعا کرے گا کہ وہ نوجوان اسے بیچ میں ہی دھوکہ نہ دے جائے۔ تمہارہ جانے کا اذیت ناک تصور بھی اس کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ لیکن مجبوری تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ سنڈی کو پیار سے سمجھائے گا کہ شادی کے لئے جلد بازی نہ کرے۔

رات کے کھانے کے بعد بجائے ٹی وی آن کرنے کے جائے نے آہستہ سے سنڈی سے پوچھا۔

کیا بات ہے بے بی؟ مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو؟"

جواب میں سنڈی نے اسے سب بتا دیا۔

جوائے نے گردن ہلائی۔ اور شیریں لہجے میں بولا۔" اس طرح ایسا تو ہونا ہی ہے۔ اگر تم اس سے خوش ہو تو میں تم سے کہیں زیادہ خوش ہوں۔ لیکن کیا تمھیں اس پر کچھ غصہ ہے؟"

ہاں کہہ کر وہ اس کے قریب آگئی اور اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بولی میں تمھیں بتاتے ہوئے ڈر رہی تھی۔ میں نے سوچا تم بگڑ دگے"

" اس میں بگڑنے کی کیا بات ہے؟ تم جیسی لڑکی کو تو شادی کرنی ہی چاہیئے" جوائے جبراً مسکرایا۔ اور اس کے علاوہ میں نانا بھی بننا چاہتا ہوں۔ مجھے بچے اچھے لگتے ہیں۔ تو شادی کا ارادہ کب ہے؟"

سنڈی کی آنکھیں پھیل گئیں۔

" ہم نے ابھی تک شادی کا فیصلہ نہیں کیا۔ ابھی تو ہم صرف ساتھ رہ کر

گھومنا پھرنا چاہتے ہیں۔ ابھی تو ہمیں بچے قطعی نہیں چاہئیں۔"

جوائے نے اطمینان کی سانس لی۔ مگر اپنے تاثرات کا اظہار نہ ہونے دیا۔ "لیکن پھر بھی شادی کا ارادہ تو ہوگا ہی؟" اس نے پوچھا

"ابھی تک ہم نے اس بارے میں گفتگو نہیں کی۔" سنڈی بھڑک کر بولی

"ہم صرف عیش کرنا چاہتے ہیں۔"

"خیر۔" جوائے نے سر ہلایا۔ "مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔"

سنڈی کے منہ سے وہ ڈین کی تعریف سنتا رہا۔ اگرچہ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا لیکن بظاہر وہ پوری دلچسپی سے سن رہا تھا۔

"وہ اونچا دھندا کرتا ہے۔" سنڈی بولی۔ "پوری تفصیل تو مجھے معلوم نہیں لیکن اس کا کام ہماری طرح چھوٹے پیمانے پر نہیں۔ بے حد شاندار لباس پہنتا ہے اور اس کے پاس جیگوار کار بھی ہے۔ پیسے بھی دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔ مجھے امید ہے ڈیڈی آپ اسے پسند کریں گے۔"

"ضرور۔" جوائے نے کہا۔ "کیا اس کا پولیس میں ریکارڈ ہے؟"

"کیا مطلب؟" سنڈی نے کانپ کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے وہ کبھی جیل تو نہیں گیا؟"

"مجھے یقین ہے کہ وہ اب تک پولیس سے دور رہا ہوگا۔" وہ بولی۔

"تب تو ٹھیک ہے۔" جوائے بولا۔ پھر کچھ ہچکچاتے ہوئے کہنے لگا۔ "لیکن ہمیں محتاط رہنا چاہئے بے بی۔ جو آدمی جتنا اونچا دھندا کرتا ہے وہ اتنا ہی خطرناک ہوتا ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" سنڈی نے اتنی تیزی سے چیختے ہوئے کہا کہ جوائے اندر ہی اندر سہم گیا۔

"میرا مطلب صرف اتنا ہے۔" وہ نرم لہجے میں بولا۔ "کہ آپ کو ہوشیار رہنا چاہیے۔" "وہ تو ہم رہتے ہی ہیں۔ وِن کا اس سے کیا تعلق۔ میں کہتی ہوں وہ بہت ہوشیار اور چالاک ہے۔"

چھوٹے پیمانے پر مجرمانہ زندگی کے لمبے تجربے نے جوائے کو سمجھا دیا تھا کہ بڑے ہاتھ مارنے والے اکثر مصیبت میں رہتے ہیں لیکن وہ خاموش رہا۔ اب وہ صرف یہ دعا کر سکتا تھا کہ وِن سے سنڈی کا تعلق جتنا جلد ہو ختم ہو جائے۔

جب سنڈی نے جوائے کو یہ بتایا کہ وِن اگلے دن لنچ پر آ رہا ہے تو جوائے نے بظاہر بڑی خوشی ظاہر کی۔

بارنی نے آگے جھک کر سام کی طرف دیکھا اور بھنویں نچا کر اپنی زبردست توند کی طرف اشارہ کیا۔

"اگر آپ کو اعتراض نہ ہو مسٹر۔" وہ بولا۔ "تو میں ایک اور برگر کھانا پسند کروں گا۔"

جوائے اور وِن کی ملاقات امید سے زیادہ خوشگوار ثابت ہوئی۔ جوائے انتہائی خوش مزاجی سے گفتگو کرتا رہا۔ وِن کی خود اعتمادی نے جوائے کو کافی متاثر کیا لیکن اس کی آنکھوں کی سختی نے اسے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ کوئی چھوٹا موٹا دھندا نہیں کرتا ہو گا۔ اسے یہ جان کر بھی خوشی ہوئی کہ وِن سنڈی کے بارے میں کافی سنجیدہ تھا۔

دوسری طرف ڈِن کو بھی یہ جان کر کم حیرت نہیں ہوئی کہ جوائے دوسرے بوڑھوں کی طرح سنکی ضدی اور چڑچڑا نہ ہو کر سلجھا ہوا آدمی نکلا۔

لنچ بڑے خوشگوار ماحول میں لیا گیا۔ کھانے کے بعد ڈِن دونوں باپ بیٹی کو اپنی کار میں ساحل سے دور پہاڑی پر سیر کرانے لے گیا۔ جوائے سے بھی اس کا برتاؤ بہت نرم رہا تاکہ وہ یہ نہ محسوس کرے کہ اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

چار بجے کے قریب جوائے نے کام پر جانے کی خواہش ظاہر کی۔

"آج چھٹی کر نہ پاپا۔" وہ سنڈی کی سے بولا۔ دونوں موج کر در وہ ناپک شہر آئے۔ اور جوائے کو بس اسٹیشن پر اتار دیا۔ جب وہ آگے نکل آئے تو سنڈی کا نے بےچینی سے ڈن کی طرف دیکھا۔

ڈِن مسکرا دیا۔

"تمہارا باپ اچھا آدمی ہے" وہ بولا۔ "چھوٹا دھندا کرتا ہے لیکن مجھے پسند آیا۔" اس نے سنڈی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا "ہم تینوں میں خوب نبھے گی۔"

اور ایسا ہی ہوا۔ ایک ہفتہ بعد جوائے نے رائے دی کہ ڈِن کبھی ان کے ہی ساتھ آ کر رہے۔ تھوڑا بہت سوچنے کے بعد جوائے اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ وہ ان دونوں پر تبھی اچھی طرح نظر رکھ سکے گا جب ڈِن بھی یہیں آ جائے۔ اس کے علاوہ وہ مدت سے کسی دوسرے شخص سے گپ شپ کو ترس گیا تھا۔ ڈِن نے یہ کمی پوری کر دی تھی۔

ڈِن پہلے تو ہچکچایا۔ مگر بعد میں راضی ہو گیا۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ اپنی مالی حالت سے سخت متفکر تھا۔ یوں تو وہ اوسط درجے کے ہوٹل

میں ٹھہرا ہوا تھا۔ لیکن پیراڈائز سٹی میں اوسط ہوٹل کا خرچ بھی دوسرے شہروں کے شاندار ہوٹلوں سے کم نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ جلدی ہی کوئی داؤ مارنا چاہیئے۔ اب تک وہ سنڈی کے ساتھ موج مستی میں مصروف رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو یقین دلایا کہ خانگی جاسوس والے حادثے سے اس کے اعصاب پر قطعی خوف نہیں پڑا تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے طے کیا کہ اب ہوٹلوں پر قسمت آزمائی نہیں کرے گا۔ وہ کسی بنگلے میں چوری کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جب جوائے نے پیشکش کی کہ وہ ایک بیڈروم لے سکتا ہے اور بدلے میں اسے صرف بیس ڈالر فی ہفتہ دینے ہوں گے تو اپنے بٹوے کے آخری پانچسو ڈالروں کی طرف دیکھ کر وہ مان گیا۔ اس طرح حالانکہ اس کے اخراجات میں کمی ہو گئی تھی، پھر بھی دن کام شروع کرنے کے لئے بے چین تھا۔ لیکن وہ اس شہر میں نیا تھا۔ اس کی کسی سے جان پہچان بھی نہ تھی۔ اس طرح کام شروع کرنے میں خطرہ تھا۔ چونکہ جوائے اور سنڈی پچھلے تین سالوں سے یہاں آ رہے تھے اس لئے اس نے جوائے سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایک صبح جب سنڈی کھانا بنا رہی تھی اور وہ دونوں بنگلے کے چھوٹے سے باغ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے گپیں لڑا رہے تھے دن نے پوچھا کہ کیا جوائے کسی چوری کی اشیاء خریدنے والے کو جانتا تھا۔؟

"ہاں" وہ بولا۔ "کئی ہیں اس شہر میں لیکن قابل بھروسہ شخص یہاں کا سب سے اچھا چوری کا مال خریدنے والا کلاڈ کینیڈرک ہے۔ شہر کے سب سے شاندار علاقے میں اس کی نوادرات کی بہت بڑی

دکان ہے۔ وہ یہاں کے رئیسوں کو قیمتی نادر اشیاء مہیا کرتا ہے اور خوب منافع لیتا ہے۔ لیکن وہ چوری کی چیزوں کا بھی لین دین کرتا ہے مگر چیز بڑھیا ہونی چاہیئے۔ ایک اور بھی ہے ایب لیوی جو سیاحوں کے مطلب کی چیزیں بیچتا ہے۔ چھوٹی موٹی سب چیزیں خرید لیتا ہے مگر قیمت بہت کم دیتا ہے۔ میری رائے میں ایب لیوی ہی تمھارے لئے ٹھیک رہے گا۔"

جوائے ون کی طرف پرخیال نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر بولا "تو تم کام شروع کرنا چاہتے ہو۔؟"

"ہاں" ون بیزاری سے بولا "کیونکہ میرے پاس پیسے ختم ہو چکے ہیں"

جوائے کو ایک جھٹکا سا لگا لیکن اس نے کچھ ظاہر نہ ہونے دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ ون کے پاس کافی رقم ہوگی لیکن اس نئی خبر نے اسے بے چین کر دیا۔

"دیکھو ون" وہ بولا "کوئی الٹا سیدھا کام نہ کر بیٹھنا میں....."

ون کی ایک ہی گھرکی نے اسے خاموش کر دیا۔ پہلی بار جوائے نے ون کی شخصیت کے اس رخ کو دیکھا اسے دھکا سا لگا۔

"کیا مطلب ہے تمھارا" ون غرایا "جب میں کوئی کام کرتا ہوں تو وہ درست ہی ہوتا ہے۔"

"مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہوگا" جوائے جلدی سے بولا "لیکن تم اس وقت سپارڈ اٹونسٹی میں ہو۔ یہ شہر خاص قسم کا ہے۔ یہ ایک بند دکان کی طرح ہے.... میرا مطلب سمجھتے ہو نا۔"

"بند دکان کی طرح۔ کیا مطلب؟" ون اسے گھورتا ہوا بولا۔

یہاں کام کرنے والے پوری طرح منظم ہیں۔ جوائے نے معذرت بھرے لہجے میں سمجھایا۔ باہری آدمیوں کی ذرا بھی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

ڈن کے جسم میں تناؤ سا پیدا ہوا۔ اور آنکھیں سختی سے سکڑ گئیں۔

کیا یہ صحیح ہے؟ کیا میں باہری آدمی ہوں؟"

میرے خیال میں تم باہری آدمی ہی ہو۔" جوائے ہاتھ ملتے ہوئے بولا اگر تم یہاں کام شروع کر دوگے تو یہاں کے لوگوں کو تم سے ذرا سی بھی ہمدردی نہ ہوگی۔

کیا کر لیں گے وہ میرا۔؟

جوائے نے اپنے بھورے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"شاید وہ پولیس میں مخبری کر دیں۔ اور ڈن کسی غلط فہمی میں نہ رہنا یہاں کی پولیس بہت تیز ہے۔ ان کا کام ہی یہاں کے امیر اور رئیس لوگوں کی حفاظت کرنا ہے اور وہ یہ کام بخوبی کرتے ہیں۔

ڈن نے دوسرا سگریٹ سلگایا۔ کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر بولا۔

"میں ان لوگوں میں کیسے شامل ہو سکتا ہوں جوائے۔؟"

"مشکل ہے۔" جوائے ناخوشگوار لہجے میں بولا لیکن ایب سے بات کر کے دیکھ لو۔ اس سے کہنا کہ تم اس دھندے میں نئے ہو۔ اور اس سے نرمی سے مدد کی درخواست کرنا یہی ایک راستہ ہے ڈن۔ اگر ایب نے تمہیں لفٹ نہ دی تو اس شہر میں قطعی کام نہ کرنا۔ کیونکہ اگر اسکی منظوری کے بغیر تم نے یہاں کام کیا تو یقیناً پولیس تمہیں پکڑ لے گی۔"

"میامی میں تو مجھے ایسی کوئی دقت نہیں تھی۔ ڈن جھلا کر بولا۔ سمجھ میں نہیں آتا یہ کیسا شہر ہے۔

"تو پھر ایک ہمنگ کی صلاح مانو" جوائے بولا۔ "یہاں رہو اور کام میامی میں کرو کہ وہ زیادہ دور بھی نہیں۔ کچھ دن وہاں کام کرنے کے بعد پھر تم یہاں لوٹ آیا کرو۔"

"میامی میں فی الحال کام ممکن نہیں۔" وہ افسردہ لہجے میں بولا۔ "مجھے اگر کام کرنا ہی ہے تو اسی شہر میں کرنا ہوگا۔"

جوائے نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ "تم کسی مصیبت میں تو نہیں پھنس گئے تھے؟"

"مصیبت نہیں۔ لیکن میامی پولیس کے پاس میرا حلیہ ہے میں وہاں واپس نہیں جا سکتا۔" وہ خلا میں گھورتا رہا، پھر بولا۔

"جوائے۔ میں اس طرح کی زندگی سے تنگ آ گیا ہوں۔ میں کوئی بڑا ہاتھ مارنا چاہتا ہوں تاکہ تین چار سال کے لیے فرصت ہو جائے۔ میں سنڈی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں یہاں ایک بنگلہ خریدنا چاہتا ہوں تاکہ ہم تینوں ساتھ رہ سکیں۔ تم اور میں مچھلی کا شکار کیا کریں گے اور مچھلیاں پکڑا کریں گے اور جب میں اور سنڈی گھومنے جایا کریں گے تو تم گھر کا دھیان رکھو گے۔ میں اور سنڈی طے کر چکے ہیں کہ تمہیں بھی ساتھ رکھا جائے جوائے۔ جب ہم دونوں تنہائی چاہیں گے میں تمہیں اشارہ کر دیا کروں گا۔ اس طرح ہم تینوں ساتھ رہ کر آرام سے بسر کر سکتے ہیں۔"

جوائے کو اپنی سماعت پر یقین نہ ہوا۔ وہ اسی کی تو دعا مانگا کرتا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ جیسے اس نے ناک صاف کرنے کا بہانہ کرتے ہوئے رومال سے پونچھ لیا۔

"لیکن سب سے پہلے مجھے کسی تگڑے داؤ کا ہاتھ مارنا ہوگا" جوائے کی دلی کیفیت سے بے خبر ون کہتا گیا "کم سے کم پچاس ہزار ڈالر تو ہاتھ لگنے ہی چاہئیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اتنا تگڑا داؤ کیسے مارا جائے؟"

پچاس ہزار ڈالر۔

جوائے چونک کر سیدھا بیٹھ گیا۔

"دیکھو ون۔ بچپنا مت کرو۔ پچاس ہزار کے چکر میں پندرہ سال کی جیل بھی ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس خرافات کو ذہن سے فوراً نکال دو کیونکہ میں ایسا داماد ہرگز نہیں چاہتا جو پندرہ سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزارے۔"

ون نے اسے گھور کر دیکھا۔ اسکی آنکھیں خواب آلود تھیں اور وہ دور کہیں دیکھ رہی تھیں۔ اسے اپنے خیال کو الفاظ کا جامہ پہنانے کی ضرورت نہ پڑی۔ جوائے سمجھ گیا کہ ون اسے ترحم آمیز مگر حقارت کی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ اور ون سوچ رہا تھا کہ وہ ایک ایسے شخص کو دیکھ رہا ہے جسکی اوقات ہی معمولی ہے ساری عمر چھوٹے پیمانے پر دھندہ کرنے کی وجہ سے اسکا اندازِ فکر ہی گھٹیا اور نچلے درجے کا ہو چکا ہے۔

اتنے میں ہاسنڈی نے آکر اطلاع دی کہ کھانا تیار ہو چکا ہے۔ دونوں اٹھ کر اندر چل پڑے۔ اٹھتے وقت ون نے پوچھا۔

"میں ایب لیوی سے کہاں مل سکتا ہوں۔؟"

ایب لیوی کی کباڑخانے کی دکان سمندر کے کنارے اس جگہ کے قریب تھی جہاں کشتیاں وغیرہ لنگر ڈالتی تھیں۔ یہ دکان بھی سیاحوں کے لئے خاص کشش رکھتی تھی۔ بھوسہ بھری سانپ کی کھال سے لیکر کچھوے کی کھوپڑی نقلی ہیروں سے لے کر مقامی انڈین لوگوں کی بنائی ہوئی چیزوں اور چھوٹی سی کشتی سے لیکر چھوٹے تاریخی جنگی جہازوں تک ہر شے وہاں مل سکتی تھی۔ آپ کسی بھی چیز کا نام لیجئے ایب اسے حاضر کر دیتا تھا۔

مختلف اشیا سے ٹھسا ٹھس بھری۔ ہلکی روشنی سے منور اس لمبی چوڑی دکان میں چار سیلز گرلس تھیں، جو خوبصورت ہونے کے علاوہ مختصر لباس میں ملبوس رہتی تھیں۔ انھیں کاؤنٹر پر دیکھ کر کوئی بھی کسی نہ کسی چیز کو خرید ہی لیتا تھا۔

لیوی بذات خود پچھلی طرف بنے اپنے گندے سے آفس میں بیٹھا تھا حالانکہ اس دکان سے اسے اچھی آمدنی تھی لیکن اس سے کئی گنا زیادہ آمدنی اسے مقامی چوروں اور اچکوں سے تھی جو قیمتی چیزیں چرا کر اسکے ہاتھ کوڑیوں کے مول بیچ جاتے تھے

ایب لیوی ادھیڑ قد کا دبلا پتلا گنجا شخص تھا۔ اسکی طوطے کی چونچ کی طرح مڑی ہوئی ناک اور بیجان آنکھوں نے اسے عجیب شخصیت عطا کر دی تھی۔

اس نے سامنے بیٹھے ہوئے وِن کا جائزہ لیا لیکن اسے یہ خوبصورت

نوجوان پسند نہیں آیا۔ ویسے بھی وہ خوبصورت آدمیوں کو ناپسند کرتا تھا۔ اس کا سابقہ بدشکل میلے کچیلے گھٹیا چوروں سے ہی پڑا کرتا تھا لیکن سامنے بیٹھے ہوئے خوبصورت پراعتماد اور بڑھیا سوٹ میں ملبوس نوجوان کو دیکھ کر اسے عجیب احساس کمتری ہوا اور اس کا پارہ چڑھ گیا۔

ون نے اسے اپنے بارے میں بتایا کہ وہ کون تھا اور کیا چاہتا تھا لیوی کا نے تیز نظروں سے اسے دیکھا پھر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"اگر میں کوئی دھندا کروں؟" آخر میں ون نے پوچھا "تو کیا آپ میری لائی ہوئی چیزیں خرید لیں گے؟"

"نہیں" دو ٹوک جواب ملا۔

اس ٹکے سے جواب اور لہجے میں حقارت کا عنصر محسوس کر کے ون کھول اٹھا۔ غصے کی ایک زبردست لہر اس کے دماغ میں اٹھی۔

"کیا مطلب؟" وہ غرا کر بولا۔ "آپ یہ دھندا کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟"

ایب نے اسے اپنی بیجان آنکھوں سے گھورا۔

"میں یہ دھندا کرتا ہوں لیکن باہری آدمیوں کے ساتھ نہیں۔ تمہارے لئے اس شہر میں کوئی امید نہیں۔ جیامی میں کوشش کرو۔ وہاں باہر والے چل سکتے ہیں۔ لیکن یہاں ان کی دال نہیں گلتی۔"

"ٹھیک ہے۔" ون آگے جھکتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر بولا۔ "اگر تم میرے ساتھ دھندا نہیں کرنا چاہتے تو اور بہت مل جائیں گے۔"

ایب اپنی مڑی ہوئی ناک سہلاتا رہا۔

"نوجوان" وہ بولا۔ "ایسی غلطی نہ کرنا۔ یہ شہر ایک بند دکان ہے۔"

باہری اور اجنبی لوگوں کے بغیر ہمارا دھندہ مزے میں چل رہا ہے۔ یہاں کچھ کرنے کے بجائے تم میامی چلے جاؤ تو بہتر ہوگا۔

”شکریہ“ ڈان اسے غصیلی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا ”میں یہیں کام کروں گا دیکھتا ہوں مجھے کون روکتا ہے۔“

”پولیس روکے گی“ ایب پرسکون لہجے میں بولا۔ یہاں کی پولیس جانتی ہے کہ شہروں میں چھوٹے موٹے جرائم ہوتے ہی رہتے ہیں۔ وہ کسی حد تک برداشت بھی کرتی ہے۔ لیکن وہ نئے چہرے نہیں برداشت کرتی۔

کوئی نہ کوئی انھیں بتادے گا کہ ایک نیا چہرہ آن پہنچا ہے جس کے ارادے خطرناک ہیں۔ بس اگلے چند دنوں میں وہ یا تو اس شہر سے کھدیڑ دیا جائے گا یا سلاخوں کے پیچھے نظر آئے گا۔ میری رائے مانو اور میامی چلے جاؤ۔ یہاں کچھ نہیں رکھا ہے۔ تمھارے جیسے نوجوان کے لئے گھومنے پھرنے کے لئے یہ شہر اچھا ہے۔ لیکن اور کسی کام کے لئے نہیں۔“

ڈان کافی دیر تک اس لمبے منحنی یہودی کو گھورتا رہا۔ اسے احساس ہوا کہ ایک طرح سے وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”شکریہ“ وہ بولا ”میں اس بارے میں سوچوں گا۔“

باہر نکلتے وقت اس نے سیلز گرلز کو بالکل نظرانداز کر دیا۔ جو اسے پر امید نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

ساحل کے کنارے چلتے وقت زندگی میں پہلی بار اسے عدم اعتماد کا احساس ہوا۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کی رقم زیادہ دن چلنے والی نہیں تھی۔ وہ پیراڈائز سٹی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سنڈیکیٹ کے ساتھ رہنے کا پلان بنا چکا تھا۔ لیکن کام کہاں کرے؟ [illegible] تنبیہہ فوراً سمجھ جاتا تھا

اور ایب باپو کی کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے الفاظ میں دھمکی پوشیدہ تھی۔

گھسٹتے قدموں سے وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس نے کار پارک کر رکھی تھی۔

ایک ادھیڑ عمر موٹی عورت ایک شخص کے ساتھ بار میں داخل ہوئی جو اس کا شوہر بھی ہو سکتا تھا۔ وہ بار میں آ کر اسٹول پر بیٹھ گئے اور وہسکی کا آڈر دیا۔ آدمی مریل اور گنجا تھا۔ اس نے لش شرٹ اور خاکی پتلون پہن رکھا تھا۔ اس کی گردن میں دو قیمتی کیمرے لٹک رہے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھا۔ آخر اس کی نظریں بارنی پر آ کر رک گئیں۔ جو اب دوسرے ہمبر گر کی تیسری تہہ پر ہاتھ صاف کر رہا تھا۔

مریل شخص نے اپنی موٹی عورت کو اشارہ کیا جس نے گھوم کر بارنی کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اس عورت نے اپنے زبردست کولھے زرد رنگ کی تنگ نیکر میں قید کر رکھے تھے مجھے خوف ہوا کہ اس کی ذرا سی حرکت اس نیکر کی سلائی کو ادھیڑ نہ دے۔

مقامی لوگوں میں سے ایک ہے کم۔ اس نے اتنی اونچی آواز میں سرگوشی کی جو کہ تمام بار میں سنی گئی "مجھے یہ شہر پسند آیا۔ یہاں قدم قدم پر دلچسپیاں ہیں"

بارنی نے تجزیہ انداز میں مجھے دیکھا۔

ٹکٹوں کا چکر

"مسٹر کیمپ بیل" وہ بولا "لوگ مجھے خاص طور سے دیکھتے ہیں۔ مسٹر ڈولاک صحیح کہہ رہے تھے۔ میں کبھی سیاحوں کے لئے کشش کا مرکز ہوں۔" اس نے اپنی موٹی انگلی میری طرف اٹھائی اور بولا آدھے ڈالر کی تشہیر ہی۔ جب یہ دونوں جانے لگیں گے تو وہ حرامی میری فوٹو ضرور لے گا۔"

میں نے کہا کہ ٹھیک ہی لیکن وہ اپنا بیان جاری رکھے۔

بارنی نے سر ہلایا۔

"ہاں تو تمھیں جوائے سنڈی اور ون کے بارے میں معلوم ہو گیا۔ ون اپنے کام کے بارے میں پریشان تھا۔ قاعدے سے تو اسے چاہئے تھا کہ وہ ویگس جا کر اپنی قسمت آزماتا۔ لیکن اس کے سر پر تو بڑا داؤ مار کر سنڈی کے ساتھ رہنے کا بھوت سوار تھا۔ وہ جانتا تھا کہ میامی کے علاوہ پیراڈائز سٹی ہی ایسا شہر ہے جہاں بڑا داؤ مارا جا سکتا ہے۔" اچانک یہ دیکھ کر کہ موٹی عورت اب تک اسے دیکھ رہی تھی بارنی نے اپنی گھنی بھنویں نچائیں۔ اور اس کی طرف ایک مسکراہٹ پھینکی۔ موٹی عورت نے فوراً نظریں گھما لیں اور اپنے ساتھی سے کچھ کہنے لگی۔

"تھوڑی تشہیر ہی ہے" بارنی نے کہا۔ "ذرا ٹھہر کر دیکھنا وہ میرا فوٹو لینے کے لئے یہاں آئیں گے۔"

میں خاموش رہا اور وہ سناتا رہا۔

"اب میں تمھیں ڈان ایلیٹ کے بارے میں بتاؤں گا۔ تم نے اس کی کئی تصویریں یہاں دیکھی ہوں گی۔ اونچا قد کسرتی بدن خوبصورت چہرہ اور آنکھوں میں ایسی چمک کہ عورتیں پہلی نظر میں ہی اسے دل دے بیٹھتیں۔

جب اردل فلن کا ستارہ غروب ہوا تو ایک ایسے اداکار کی ضرورت محسوس ہوئی جو اس کی جگہ لے سکے۔ ایلیٹ کا پیسیفک پکچرز والوں سے کنٹریکٹ تھا۔ اور انھوں نے محسوس کیا کہ ذرا سی محنت سے ایلیٹ کو اس قسم کی فلموں میں فٹ کیا جا سکتا ہے۔ ایسا ہی کیا گیا اور وہ چل نکلا اس کی پہلی تین فلمیں بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ جیسا کہ تم نے کہا تھا۔ وہ بہت اچھا اداکار نہ تھا لیکن مار دھاڑ اور اچھل کود اچھی کر لیتا تھا اس کے ایجنٹ نے کمال ہوشیاری سے تیسری فلم کے بعد منافع میں بھی اس کا حصہ رکھوا دیا۔ اور ایلیٹ جلد ہی امیر لوگوں کی فہرست میں آ گیا دیگر فلم اسٹارز کی طرح وہ بھی بہت شاہ خرچ تھا۔

بارنی نے ہیمبرگر کے بچے کھچے ٹکڑوں کو ختم کیا اور بولا۔

ان فلمی اداکاروں کے ساتھ ایک عجیب بات یہ ہے کہ اکثر وہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں۔ میرا مطلب سمجھتے ہو نا؟ وہ سوچتے ہیں اگر وہ بہت شان و شوکت سے نہ رہیں تو لوگ انھیں گھٹیا اداکار سمجھیں گے ان کے پاس بڑی بڑی کاریں۔ خوبصورت لڑکیاں۔ اور سوئمنگ پول والے بڑے بڑے مکان ہونا ضروری ہیں۔ اس کے لیے انھیں کافی دولت خرچ کرنی پڑتی ہے۔ ایلیٹ بھی اس روایت سے مستثنیٰ نہ تھا۔

وہ اس شہر میں آیا اور پہاڑی پر ایک کوٹھی تعمیر کروائی۔ میں نے سنا ہے کہ اس کی لاگت تقریباً پانچ لاکھ ڈالر آئی تھی۔ شاید یہ رقم بڑھا چڑھا کر بتائی گئی ہو۔ وہ بہت بڑی تو نہ تھی لیکن اس میں آرام و آسائش کی ہر چیز موجود تھی۔ میرے ایک صحافی دوست نے اس ولا پر ایک آرٹیکل لکھا تھا اور چند فوٹو بھی لیے تھے جو اس نے مجھے بھی دکھائے تھے

بارنی نے پھر ایک ٹھنڈی سانس لی: جیسا کہ میں نے کہا ہے اس ولا میں موجودہ طرز زندگی کی وہ تمام سہولتیں موجود تھیں جس کی کہ کوئی تمنا کر سکتا ہے چار بیڈ روم، چار باتھ روم۔ لیونگ روم اتنا بڑا کہ بیک وقت دو سو افراد بیٹھ سکیں۔ ایک ڈائننگ ہال ایک سوئمنگ پول پلے روم غرضیکہ ہر چیز موجود تھی اس کا وہاں ایک ذاتی فلم تھیٹر بھی تھا۔

اس کے پاس تین کاریں تھیں۔ ایک رولز رائیس۔ ایک الفا اور ایک ریسنگ کار۔ وہ بہت ملنسار آدمی تھا۔ اور سب اسے پسند کرتے تھے یہاں کے رئیس اکثر اسے دعوت دیتے رہتے تھے یا اس کے یہاں مدعو ہوتے تھے۔ اس کی فلمیں باکس آفس ہٹ تھیں۔ اس کا مستقبل سہانا تھا۔

لیکن جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اس کی قسمت بھی دغا دینے لگی۔ ٹھیک اسی لمحے موٹی عورت اور اس کا منحنی سا شوہر وہسکی ختم کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بارنی نے مسکرا کر مجھے آنکھ ماری اور تن کر بیٹھ گیا لیکن موٹی اور اس کا شوہر اس کی طرف بغیر دیکھے ہوئے نکلتے چلے گئے۔ اور پھر بارنی خیالوں میں گم ہو گیا۔ تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر میں نے اسے یاد دلایا کہ وہ آدھا ڈالر ہار چکا ہے۔

بارنی کو اپنی بصارت پر یقین نہ ہوا۔

"ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا" وہ سر ہلا کر بولا۔ اگر میں کہوں کہ اس سے پہلے سیاحوں نے اکثر میرے فوٹو لئے ہیں تو شاید تم یقین نہ کرو گے۔"

"آدھا ڈالر" میں نے دہرایا۔

"اب چھوڑو بھی" وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔ اس نے گلاس میز پر کھٹکھٹایا سام چراغ الہ دین کے جن کی طرح نئی بیئر کے ساتھ حاضر تھا۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ ڈان ایلیٹ کی قسمت اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھی۔ اس نے چھ فلمیں مکمل کر لی تھیں اور پیسیفک پکچرز اس کے ساتھ نیا کنٹریکٹ کرنے والی تھی جس کی رو سے اسے نفع کا بیس فیصد ملنا تھا جو اندازاً دس لاکھ ڈالر ہوتا۔ اس کے علاوہ دیگر اخراجات کی مد میں بھی خاصی رقم ملنے والی تھی۔ کنٹریکٹ فارم بھرا جا چکا تھا اور اس کے ایجنٹ نے اسے مطلع کیا تھا کہ وہ ہالی وڈ آ کر دستخط کر جائے۔ انھیں دنوں ڈان ایک حسینہ کے چکر میں پڑ گیا تھا۔ اور محسوس کر رہا تھا کہ اسے اس سے محبت ہو گئی ہے۔ میں نے بھی اس تتلی کو دیکھا تھا۔ اچھی تھی۔ اگر تمھیں دبلی پتلی عورتیں اچھی لگتی ہوں۔ سبز آنکھوں اور بھری بھری چھاتیوں والی۔

دونوں کار سے میرا مطلب ہے ریسنگ کار سے ہالی وڈ کی طرف روانہ ہوئے۔ آدھے سفر کے بعد اس لڑکی نے کار چلانے کی خواہش ظاہر کی، چونکہ ایلیٹ اس پر مرتا تھا۔ اس لئے اس نے اجازت دے دی۔ اسے ریسنگ کار چلانے کا کوئی تجربہ نہ تھا۔ ایک سو پانچ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اس نے ایک ٹرک کو ٹکر مار دی۔ ایلیٹ تو حفاظتی بیلٹ کی وجہ سے بچ گیا۔ لیکن وہ حسینہ جان بحق ہو گئی۔

جب ایلیٹ کو ہوش آیا تو وہ ایک بہترین پرائیویٹ اسپتال میں تھا۔ اس کا ایجنٹ لیوشن اور پیسیفک پکچرز کا صدر اس کے سرہانے موجود تھے بارنی نے تھوڑی بہری اور کوشش کی کہ اس کا چہرہ غمزدہ نظر آئے۔ "شاید تم نے اخباروں میں اس کے متعلق پڑھا ہوگا۔؟"

میں نے اسے بتایا کہ میرے پاس اخبارات پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا اور ہالی وڈ کے بارے میں خبریں تو میں قطعی نظر انداز کر دیتا ہوں

بارنی نے سر ہلایا
وہ لڑکی تو مر گئی تھی اور ایلیٹ کو بھی کار کے ملبے سے بہت مشکلوں سے نکالا گیا۔ اسے باہر نکالنے کے لئے اسکی بائیں ٹانگ کاٹنی پڑی جو چور چور ہو کر ملبے میں پھنسی پڑی تھی۔

پیسیفک پکچرز کے صدر نے جس کا نام میر تھا۔ بڑی ہمدردی ظاہر کی اور ایلیٹ سے کہا کہ وہ قطعی فکر نہ کرے۔ ٹھیک سے علاج کرا لینے کے بعد وہ اس سے ملے۔ اس کے بعد وہ چلا گیا دراصل وہ صرف اس بات کی تصدیق کے لئے آیا تھا کہ کیا واقعی ایلیٹ کی ایک ٹانگ کٹ گئی ہے اسے اخبارات میں چھپی خبر پر یقین نہیں آیا تھا۔

چند دنوں پہلے وہ اس کا ہیرو تھا۔ جو اچھلتا کودتا۔ ڈانس کرتا تیرتا۔ غنڈوں کی پٹائی کرتا اور گھوڑے دوڑاتا تھا۔ وہی اس کے سامنے ایک ٹانگ کے بغیر چارپائی سے لیٹا تھا۔

بارنی نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور مجھے گھورتا ہوا بولا ،، قسمت کی ستم ظریفی دیکھی ؟۔ ایک خوبصورت نوجوان جو لاکھوں ڈالر کمانے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اچانک ایک ٹانگ کھو بیٹھا۔

میں نے اظہار تاسف کیا۔

ایلیٹ دواؤں کے زیر اثر تھا۔ اسے اس بات کا احساس نہ تھا کہ اس کی ایک ٹانگ کٹ چکی ہے پیوشن سمجھ چکا تھا۔ کہ اس کے سونے کے انڈے دینے والی بطخ ختم ہو چکی۔ وہ اب کسی نئے چہرے کی تلاش میں تھا۔ تاکہ میر سے کہہ کر ایلیٹ کی جگہ اسے متعارف کرا سکے۔ اس کے پاس اب ایلیٹ کے لئے وقت نہیں تھا۔ اسی نے ایلیٹ کو ٹانگ

کٹ جانے کی منحوس خبر سنائی۔ اور یہ کہہ کر کہ اسپتال سے نکلنے کے بعد وہ اس سے ملے بغیر چلیا بنا تھا۔

ایک ماہ بعد ایلیٹ واپس پیراڈائز سٹی آگیا۔ اب وہ کافی بدلا ہوا انسان تھا۔ وہ تلخ مزاج اور چڑچڑا ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں سے بھی ملنا بند کر دیا تھا۔ چند مہینوں بعد اس نے ٹین کی ایک نقلی ٹانگ لگوالی۔ دیگر خوبیوں کے علاوہ وہ دھن کا بھی بہت پکا تھا۔ اس نے لگاتار محنت سے خود کو نقلی ٹانگ کا عادی بنایا اور اب اس کی چال میں خفیف سی لنگراہٹ بھی نہیں دکھائی دیتی تھی۔ لیکن دوڑنا، تیرنا اور گھوڑسواری کرنا اب بھی بہت مشکل تھا۔ اس کے علاوہ نقلی ٹانگ کی وجہ سے وہ احساس کمتری کا شکار ہو چکا تھا۔

اس حادثے سے قبل وہ خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ سوئمنگ پول میں خاصہ وقت گزارتا تھا۔ لیکن ٹین کی ٹانگ لے کر یہ ممکن نہ تھا۔ اس کے علاوہ ان سے جسمانی تعلقات میں بھی اسے شرم آنے لگی تھی۔ اس کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ اپنا ٹھونٹھ لے کر بستر میں کسی لڑکی کے ساتھ گھسے یہ تو مصیبتوں کی ابتدا ہی تھی۔

جیسے ہی ایلیٹ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ بغیر کسی نقص کے چل پھر سکتا ہے وہ فوراً ہوائی جہاز سے بالی وڈ پہنچا۔ اور پیوشن سے ملاقات کی۔ جب وہ پیوشن کے آفس میں داخل ہوا تو پیوشن اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ ایلیٹ کو بھلا چکا تھا۔ لیکن دوبارہ سے پہلے کی طرح بھلا چنگا اور اسی طرح پرکشش دیکھ کر وہ حیرت میں پڑ گیا۔ اس کے دل میں دوبارہ امید کی کرن جاگ اٹھی۔

اس نے فوراً میر کو فون کیا۔ لیکن میر جانتا تھا کہ ایلیٹ میں اداکاری
نام کی کوئی چیز ہی نہیں رہ گئی تھی۔ اور ٹین کے ہیرو والے ہیرڈ کو اسٹنٹ فلم میں
پیش کرنا اس کی رائے میں نری حماقت تھی۔ اس لیے لیوشن
کے بار بار کہنے پر بھی اس نے صاف انکار کر دیا۔
لیوشن نے جب میر کے انکار کے بارے میں ایلیٹ کو بتایا تو اس
کا چہرہ سفید پڑ گیا۔
میں اب کیا کروں گا۔ بڑی مشکلوں سے وہ کہہ سکا۔ میری آمدنی کا
کیا ذریعہ ہوگا۔؟
اس کی گھبراہٹ دیکھ کر لیوشن الجھن میں پڑ گیا۔
تمھیں فکر کس بات کی ہے!۔ وہ بولا۔ کم سے کم اگلے پانچ سال تک
تو تمھیں تیس ہزار ڈالر سالانہ تمھاری فلموں کی رائلٹی سے ملتے رہیں گے
اور اس سے کچھ کم اس سے اگلے پانچ سالوں تک۔ تم بھوکے تو نہیں مرو گے
اور کون جانتا ہے دس سال بعد کون جیتا ہے یا مرتا ہے۔"
ایلیٹ کی مٹھیاں کھنچ گئیں۔
میں نے ہر جگہ سے قرض لے رکھا ہے"۔ وہ بولا "تیس ہزار میں تو
کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ میں تو نئے کنٹریکٹ کی امید میں تھا۔
لیوشن نے کندھے جھٹکائے۔
"کوٹھی بیچ دو۔ تمھیں پانچ لاکھ ڈالر تو مل ہی جائیں گے۔
وہ پہلے ہی گروی پڑی ہے۔
"اوکے۔ اور کوئی طریقہ سوچتے ہیں۔ کتنا قرض ہے تم پر۔" بلو"
ایلیٹ نے بے چارگی سے ہاتھ ہلائے۔

"کہہ نہیں سکتا، پر بے حساب ہے۔ شاید دو لاکھ ڈالر یا اس سے بھی زیادہ!"

لیوشن کچھ دیر سوچتا رہا۔ وہ بہت تیز دماغ تھا اسے اس میں فائدہ کے آثار نظر آئے۔

اس نے حساب لگایا کہ ایلیٹ کی پچھلی فلمیں تیس ہزار ڈالر سالانہ رائلٹی کم سے کم پانچ سال تو دیں گی۔ اور اس سے اگلے پانچ سالوں میں بھی کچھ نہ کچھ ہاتھ تو آئے ہی گا۔ اس نے سوچا کہ وہ ایلیٹ کی رائلٹی کے حقوق اگر ایک لاکھ ڈالر میں بھی خرید لے تو فائدے میں ہی رہے گا۔

اس نے ایلیٹ سے کہا کہ وہ کسی کو (اس کا مطلب خود سے تھا) اس بات پر راضی کرے گا کہ اس کی فلموں کے جملہ حقوق ایک لاکھ ڈالر میں خرید لے۔ ایلیٹ نے بہت کوشش کی کہ وہ یہ رقم ڈیڑھ لاکھ ڈالر کر دے مگر لیوشن تیار نہ ہوا۔ مجبور ہو کر ایلیٹ نے اسی رقم پہ سودا منظور کر لیا۔

لیکن اس رقم سے اس کے قرضے کا ایک حصہ ہی ادا ہو سکا۔ اس کی ایک بری عادت یہ بھی تھی کہ وہ پیسے کو بیدردی سے خرچ کر دیتا تھا۔ اسے تو چاہیئے تھا کہ اتنی بڑی کوٹھی بیچ کر کسی چھوٹی جگہ منتقل ہو جاتا تاکہ اپنے نوکروں کی بھی چھٹی کر دینی چاہیئے تھی جو اچھی خاصی تنخواہ پا رہے تھے۔ اسے نئی رولس کار کا بھی آرڈر نہیں دینا چاہیئے تھا جس کی قیمت تیس ہزار ڈالر اس نے جلد ہی ادا کرنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ وہ تباہی کی طرف جا رہا تھا لیکن بچت کی کوئی

کسی کونے میں خودکشی کا خیال نہیں رہا تھا۔
وہ بھی تو نہ تھی۔ اس کے دماغ کے
اس نے خود کو سمجھایا کہ جب تباہی علی سر پر آپہنچے گی تو وہ نیند کی گولیوں
کی پوری بوتل حلق سے اتار کر اس مصیبت سے نجات حاصل کرے گا۔
اس نے سوچا جب مرنا ہی ہے تو کیوں نہ چند روز اور جشن منا لیا جائے
وہ پھر دعوتیں دینے لگا لیکن اب وہ اتنی کامیاب نہ ہوتی تھی۔ اسکا تخت
اور طنز یہ سلوک لوگوں کو بیزار کرنے لگا تھا۔ لیکن کسی کے خواب میں بھی نہ تھا
کہ وہ کنگال ہو چکا ہے۔ اب تک سب کو اس کے نقلی پیر اور فلمی دنیا سے
نکال دیے جانے کی بات معلوم ہو چکی تھی مگر مالی اعتبار سے لوگ اسے
امیر ہی سمجھتے تھے۔

پھر ایک دن اس کے بینک منیجر کا فون آیا۔ وہ اس سے ملنا چاہتا تھا
ایلیٹ جانتا تھا کہ وہ کیا کہے گا۔ وہ اس کے آفس گیا۔ اس کے
اکاؤنٹ میں بیس ہزار ڈالر کا اوور ڈرافٹ چڑھ چکا تھا۔
بینک منیجر جو کہ اس کا دوست تھا۔ اور اکثر اس سے گولف کھیلا کرتا
تھا، معذرت بھرے لہجے میں بتانے لگا کہ ہیڈ آفس والے اوور ڈرافٹ
کی ادائیگی کے لئے زور ڈال رہے ہیں۔
"فکر نہ کرو۔" ایلیٹ نے جواب دیا۔ "جلد ہی ادا کر دوں گا۔" یہ
جانتے ہوئے بھی کہ وہ کچھ بھی ادا کرنے کے قابل نہ تھا۔ اسے یقین دلا
کر وہ اٹھ آیا۔
رولس کو یہ کار بھی پچھلے ہفتے ہی آئی تھی۔ پورے شہر میں اپنی قسم کی
اکلوتی کار تھی۔ یہ دوسرے لوگوں کا منہ چڑا کر ایلیٹ کو بھی
تھی۔ اس کار کی قیمت بھی ادا نہیں کی گئی تھی لیکن اس کار سے اس کی

گرتی ہوئی ساکھ کو کچھ سہارا ضرور مل گیا تھا۔ اس شاندار کار میں کسی بھی اسٹور میں جانے سے اسے ادھار سامان مل جاتا تھا۔

پھر ایک دن اس کے جاپانی نوکر نے اسے مطلع کیا کہ وہسکی اور رم کا اسٹاک ختم ہونیوالا ہے اگلی ہی شام وہ ایک بڑی کاک ٹیل پارٹی دینے والا تھا۔ اس نے فریڈ بیلی کو فون کیا جس کی شہر میں شراب کی ایجنسی تھی۔

اس کا نام سنتے ہی بیلی نے اپنے پچھلے بل کی یاد دلائی۔

چھ مہینے ہوگئے ہیں مسٹر ایلیٹ۔ وہ معذرت بھرے لہجے میں بولا" چھ ہزار ڈالر کی ادائیگی باقی ہے۔ کیا میں آپ سے درخواست کردوں

ایلیٹ سن رہ گیا۔

" میں تمھیں چیک بھیج دوں گا۔" وہ تیزی سے بولا" فریڈ اسی وقت چار بکس وہسکی کے اور پانچ جن کے میری کوٹھی پر بھیج دو۔ دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

بیلی تو فریڈ ہچکچایا پھر بولا۔

ٹھیک ہے مسٹر ایلیٹ لیکن مجھے چیک مل جانا چاہئے۔

ایلیٹ نے محسوس کیا کہ اب وقت اس کا ساتھ نہیں دے رہا ہے۔ اس نے تمام واجب الادا بل اکٹھے کیے۔ اور حساب لگایا کہ وہ ستر ہزار ڈالر کا مقروض تھا۔ اور اس میں رولس کار کی قسطیں شامل تھیں۔ وہ بیٹھا ہوا پر تشویش انداز سے بنگلے کی قیمتی اشیاء کو دیکھتا رہا۔ اپنے عروج کے زمانے میں اس نے بے شمار قیمتی پینٹنگ اور نوادرات خریدے تھے اسی میں ایک سنگ یشب کا سیٹ بھی تھا۔ جس کی قیمت اس نے ان دنوں

پچیس ہزار ڈالر ادا کی تھی اس نے یہ سب سامان کلاڈ کینیڈرک کے
یہاں سے خریدا تھا جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔
بارنی نے خاموش ہو کر بیئر ختم کی اور بولا۔ یاد ہے کلاڈ کینیڈرک
کی۔؟
میں نے اس سے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ جوائے لک نے کہا تھا کہ کینیڈرک
میرا کا ٹائپ فنیس تھا۔
بارنی نے اثبات میں سر ہلایا "بالکل ٹھیک!۔ مجھے خوشی ہے مسٹر
کیمپبل کہ تم دھیان سے سن رہے ہو ورنہ کئی بار تو ایسے نالائق سننے
والوں سے سابقہ پڑ جاتا ہے جو چند ہی منٹوں میں خراٹے لینے لگتے ہیں۔
سام پھر بیئر لے آیا۔ اور بارنی کہتا رہا۔
اب میں پردے پر کلاڈ کینیڈرک کو پیش کرتا ہوں۔ اس کا بھی لیبری ہوڈ
بنکوں کی چوری میں بڑا ہاتھ تھا۔ اس کی عمر ساٹھ سال کے آس پاس تھی
وہ دبلا اور بھاری بھرکم تھا۔ وہ ایک بدنما نارنگی رنگ کی وگ پہنتا تھا
اور ہلکے گلابی رنگ کی لپ اسٹک لگاتا تھا۔ اس کا سر انڈے کے چھلکے
کی طرح شفاف تھا۔ اور اسی لیے وہ وگ پہنتا تھا۔ اس کی ایک عجیب
عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی خاتون گاہک سے ملتا تو وگ اتار کر
اسے سلام کرتا۔ جیسے آپ اپنا ہیٹ اتار کر تعظیم دیتے ہیں۔ وہ
موٹا بھی تھا" بارنی نے اپنی زبردست توند تھپتھپائی "میری طرح
نہیں ۔۔۔ میری طرح اس کے موٹاپے میں سختی نہ ہو کر پلپلا پن تھا۔
اس کی ناک لمبی اور موٹی تھی آنکھیں چھوٹی چھوٹی جو کہ چہرے پر چڑھی
ہوئی چربی کی وجہ سے اور بھی چھوٹی نظر آتی تھیں۔ حالانکہ وہ دیکھنے

میں مضحکہ خیز تھا۔ لیکن وہ آرٹ اور نوادرات کی پرکھ میں اپنا جواب نہ رکھتا تھا۔ اس کی آرٹ گیلری دنیا بھر سے جمع کی گئی قیمتی اور نادر اشیا سے بھری رہتی تھی۔ اور بڑی دور دور سے گاہک اس کے پاس آتے تھے۔

اپنی اس نفع بخش بزنس کے علاوہ کینڈرک ایک فینس بھی تھا۔ یا یوں کہئے کہ حالات سے سمجھوتا کرتے ہوئے اس نے چوری کا مال بھی خریدنا اور بیچنا شروع کردیا تھا۔ کئی رئیس لوگوں نے آکر اس سے ان نادر اشیا کی مانگ کی جو فروخت کے لئے نہ تھیں یعنی یا تو کسی کی ذاتی ملکیت تھیں یا سرکاری آرٹ گیلری کی۔ معاوضہ بہت زیادہ اور للچا دینے والا تھا۔ اس نے کئی ایسے شاطر چوروں سے رابطہ قائم کر لیا جو مناسب معاوضہ پر یہ سب کام کر دیتے تھے۔ اس میدان میں اس نے ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے کہ سن کر دنگ رہ جاؤ گے یہاں تک کہ برٹش میوزیم سے بھی کچھ اشیا اس نے غائب کرا دی تھیں۔ لیکن یہ الگ قصہ ہے۔ یہ سب تمھیں صرف اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم اس کا طریقہ کار سمجھ جاؤ۔

اس کے علاوہ وہ امیر آدمیوں کے مکانوں کی اندرونی زیبائش کا ٹھیکہ بھی لیتا تھا۔ اس کے پاس اس کام کے ماہر تھے اور اس شہر کے بیشتر رئیسوں کی کوٹھیوں کو سجانے میں اس کی کاریگری کارفرما تھی۔

جب ایلیٹ نے اپنی کوٹھی بنوائی تو اندرونی سجاوٹ و زیبائش کا کنٹریکٹ کینڈرک کو ہی ملا جس نے طرح طرح کی نادر اشیا، پینٹنگ اور زیبائشی سامانوں سے مکان کو آراستہ کیا۔ اور اس سامان کے لئے اس نے خطیر رقم وصول کی۔ اسی میں وہ ٹیپ کاسٹ بھی تھا

ایلیٹ نے طے کیا کہ وہ لیٹ سیٹ اور قیمتی پینٹنگ کے بغیر بھی گزارہ کر سکتا ہے۔ اسے اس وقت نقد رقم کی اشد ضرورت تھی۔ قرضہ ادا کرنے کے لئے نہیں ...... وہ تو بعد میں بھی ادا کئے جا سکتے تھے لیکن اسے اپنے اسٹاف کی تنخواہ بھی دینی تھی۔

کچھ ہچکچاہٹ کے بعد اس نے کار نکالی اور کینڈرک کی گیلری کی طرف روانہ ہو گیا۔

لوئس ڈی بارقی نے مسکراتے ہوئے ایلیٹ کا استقبال کیا۔ وہ کینڈرک کا ہیڈ سیلز مین تھا۔ وہ دبلا پتلا آدمی تھا اور اس کی عمر پچیس سے چالیس تک کچھ بھی ہو سکتی تھی۔ اس کے بال گھنے اور لمبے تھے چہرہ سکڑا ہوا اور ہونٹ بے حد پتلے پتلے تھے۔ کل ملا کر وہ ایک چوکنا چھپکلا معلوم ہوتا تھا۔

اخاہ مسٹر ایلیٹ! کتنی مسرت ہوتی ہے آپ سے مل کر" وہ باچھیں کھلا کر بولا۔ امید ہے آپ بہتر ہوں گے ...... بہت خوب! بہت خوب!! میں تو آپ کے ایکسیڈنٹ کی خبر سن کر صدمے سے پاگل ہو گیا تھا۔ لیکن آپ تو بہت اچھے نظر آ رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے

کلاڈ ہے"۔ ایلیٹ نے تیزی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ اس قسم کے آدمیوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتا تھا۔

"جی ہاں ذرا مصروف ہیں۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ کلاڈ ہر وقت

کام کی دھن سوار رہتی ہے۔ ۔ ۔ لیکن میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں!؟ اگر آپ کوئی خاص چیز دیکھنا پسند کریں تو میں فوراً آپ کی خدمت میں حاضر کردوں۔
اس کی آنکھیں اسے ٹٹول رہی تھیں۔

"مجھے اسی سے کام ہے" ایلیٹ بولا۔ "جلدی کرو لوئیس۔ میں بھی کافی مصروف ہوں۔"

"ابھی لیجئے۔"

ایلیٹ اسے اس لمبی راہداری پر جاتا دیکھتا رہا جو کلاڈ کے آفس کی طرف جاتی تھی۔ ۔ ۔ کینیڈرک اسے آفس کے بجائے استقبالیہ روم کہنا زیادہ پسند کرتا تھا۔ یہیں بیٹھ کر وہ بڑے بڑے سودے طے کیا کرتا تھا لمبے چوڑے اس کمرے کی ایک طرف کی کھڑکیاں سمندر کی طرف کھلتی تھیں یہ بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور دیواروں پر از حد قیمتی مصوری کے شاہکار لگائے گئے تھے۔

لوئیس کی آمد تک ایلیٹ بے چینی سے گیلری کی قیمتی اشیا کو دیکھتا رہا جو انتہائی دلکش انداز سے شوکیسوں میں سجائی گئی تھیں۔ ان چند منٹوں میں اس نے کئی چیزیں خریدنے کی اپنی خواہش کو زبردستی دبایا۔ وہ جانتا تھا کہ کینیڈرک اپنے کسی بھی گاہک کو خواہ وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو ادھار نہیں دیتا تھا۔

لوئیس دانت نکالے اس کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

"تشریف لائیے!" وہ بولا "کلاڈ آپ کے آنے کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے ہیں مسٹر ایلیٹ۔ مجھے کہنے دیجئے کہ آپ نے ہمیں نظر انداز کر کے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ آپ شاید چار ماہ کے بعد تشریف لائے ہیں۔"

"ہوں"

ایلیٹ مختصراً جواب دے کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

کلاڈ کینیڈی کھڑکی کے پاس کھڑا سمندر کا نظارہ کر رہا تھا۔ ایلیٹ کے اندر داخل ہونے پر وہ اس کی طرف مڑا۔ اس کے موٹے اندر دھنسے دھنسے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"کیا جھکی ہے! ایلیٹ نے اسے دیکھ کر سوچا۔ وہی بیہودی ڈگ! منحوس موٹا کتنا ہو گیا ہے!!

میرے پیارے ڈان۔ وہ اپنے پلپلے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ لیتا ہوا بولا۔ "کتنی خوشی ہو رہی ہے مجھے تمھیں دیکھ کر! تم تو مجھے بھول ہی گئے اور سناؤ۔ کیا حال چال ہیں؟ اس کا پیکر کیسے

"پتہ نہیں۔ بتا یار ایسے کسی بھٹی میں جھونک دیا گیا ہو۔ اس کے موٹے جسم سے الگ ہو کر وہ ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "تمھارا کاروبار کیسا چل رہا ہے؟"

"ٹھیک ہے۔" وہ مکارانہ مسکراہٹ سے بولا۔ "اپنی سناؤ۔ کیسے ہو؟ میں نے سنا ہے کہ میئر نے تمھیں کام دینے سے انکار کر دیا۔ کتنا کمینہ انسان ہے ... میں تو ایسے شخص سے ذرا بھی مراسم نہ رکھوں نہ ہی کوئی لین دین کروں۔ وہ ایک بار یہاں آیا تھا۔ لیکن مجھے ذرا بھی پسند نہیں آیا۔ ویسے کیا یہ سچ ہے کہ اس نے تمھارے ساتھ نیا کنٹریکٹ کرنے سے انکار کر دیا؟"

"میئر کا کوئی قصور نہیں۔ وہ احمق ہی ہوتا اگر ایسا کرتا۔" ایلیٹ لاپرواہی سے بولا۔ "میری ایک ... وہ اس لائن میں پیسہ کمانے آیا ہے ڈبونے نہیں۔ اور یہیں سے میرا بجٹ ہیرو خاتمہ ہے میں اسے ٹانگ میں کی ہے ..

قصور وار نہیں سمجھتا۔ اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو یہی کرتا۔"

"کچھ بھی کہو۔ اس دنیا سے خلوص نا پید ہو چلا ہے" کینڈرک سر ہلا کر بولا۔ کیا پینا چاہو گے؟ شمپین؟ وہسکی؟ کچھ تو لو۔"

"نہیں۔ شکریہ۔"

کچھ دیر خاموشی کا وقفہ رہا۔ پھر کینڈرک خاص طور پر اپنے لئے بنوائی گئی کرسی میں دھنس گیا۔ یہ کرسی کسی پرانے تخت کی نقل پر تیار کی گئی تھی۔ اور ایلیٹ کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگا

"تو میں کہہ رہا تھا کہ تم مصروف ہو۔ اس لئے میں تمہارا زیادہ وقت نہ لوں گا۔ ایلیٹ براہ راست مطلب پر آتا ہوا بولا۔

"تمہیں یاد ہے تم نے مجھے میرے ہاتھ لیتھ کا ایک سیٹ بیچا تھا؟"

"اوہ! وہ نایاب ترین چیز!! کینڈرک کی آنکھیں چوکنی نظر آنے لگیں میرے عزیز دوست ڈان۔ کیا اس کی صفائی کروانا چاہتے ہو۔؟ بہت دانشمندانہ اقدام ہے۔ اس کی وقتاً فوقتاً صفائی لازمی ہے....

"میں اس کی صفائی نہیں کروانا چاہتا۔ ایلیٹ بولا۔ میں اسے بیچنا چاہتا ہوں۔

کینڈرک نے وگ اتار لی اور رومال سے اپنا گنجا سر اور چہرہ کا یا اور پھر مکارانہ مسکراہٹ کے ساتھ وگ پہن لی۔

"خدا کے لئے اس منحوس وگ کو نہ پہنا کرو۔" ایلیٹ چڑ کر بولا۔

"اس کا مجھ پر کچھ نفسیاتی اثر ہے۔" کینڈرک بولا۔ جب میرے تمام بال جھڑ گئے تو میں عجیب احساس کمتری کا شکار ہو گیا تھا۔ میں نے کئی لوگوں کو کم عمر نظر آنے کے شوق میں وگ پہنتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں نے اسے

خرید لیا۔ اس سے میں گنجا بھی نظر نہیں آتا اور میرے دوست اس کی وجہ سے میرا ذکر دوسروں سے کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے میں مضحکہ خیز نظر آتا ہوں لیکن میں اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

ایلبیٹ نے کندھے اچکائے "خیر تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ "مجھے تو یقین نہیں آتا کہ تم اتنی خوبصورت چیز کو بیچنے کی سوچ رہے ہو شاید تمھیں معلوم نہ ہو۔ کہ لوگ اس وجہ سے تمھیں رشک کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ نوادرات کے شوقین لوگ۔

میں اسے بیچنا چاہتا ہوں" ایلبیٹ سپاٹ لہجے میں بولا" کیا دو گے؟

کیپنڈرک کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی۔ یہ چمک اس کی آنکھوں میں تب نظر آتی تھی جب وہ دکاندار سے خریدار کے رول میں آتا تھا۔

"قیمت؟" وہ تن کر بیٹھتا ہوا بولا" یہ تو اس بات پر منحصر ہے کہ خریدار کون ہے۔ میں اور تم اس کے دیوانے ہیں۔ اور واقعی وہ بہت خوبصورت چیز ہے۔ لیکن پھر بھی اتنی قیمتی چیز کے خریدار روز تو ملنے سے رہے۔"

وہ خاموش ہو کر ایلبیٹ کو گھورنے لگا۔ پھر بولا۔

"ڈانی بوائے کیا تم اس کے بدلے کوئی دوسری چیز لینا چاہتے ہو؟ کیا میری خوبصورت گیلری میں کوئی اور چیز تمھیں پسند آ گئی ہے۔ ؟"

"نہیں میں نقد رقم چاہتا ہوں" ایلبیٹ نے کہا" اور خدا کے لئے مجھے ڈانی بوائے کہنا چھوڑ دو۔"

"معاف کرنا" وہ دانت نکال کر بولا۔ اس میں ایک دقت ہے اگر تم اس کے بدلے میں کوئی دوسری چیز لینا چاہتے تو میں تمھیں بہترین آفر دے سکتا تھا لیکن نقد..."

کتنی رقم؟" ایلیٹ بات کاٹ کر بولا۔

اس کے لئے مجھے اسے دوبارہ دیکھنا پڑے گا۔ لوگ ایسی چیزیں کافی لاپرواہی سے رکھتے ہیں۔ اس میں کہیں خراش وغیرہ لگ سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اتنی ہی اچھی حالت میں ہے جیسی کہ میں نے تمھیں دی تھی تو میں تمھیں..... چھ ہزار ڈالر دے سکتا ہوں۔ چونکہ تم میرے بہترین دوست ہو۔

ایلیٹ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم نے مجھ سے پچیس ہزار ڈالر وصول کئے تھے۔

کینڈرک نے مایوسی سے سر ہلایا۔ اور بولا۔

لیکن پیارے ڈان۔ یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ تب سے قیمتیں بہت گر چکی ہیں خاص کر ٹیب کی۔ لوگ اب اسے بہت کم خریدتے ہیں۔ لیکن اگر تم دو تین سال رک جاؤ تو میں تمھیں یہ سیٹ نفع پر بکوا دوں گا۔ وہ کچھ ہچکچایا۔ پھر بولا: "لیکن اگر تمھیں نقد رقم کی اتنی ہی اشد ضرورت ہے تو چونکہ تم میرے دوست ہو اس لئے میں اسے لے کر تمھیں دس ہزار تک دیدونگا اس سے زیادہ ایک کوڑی نہیں۔ ہو سکتا ہے مجھے اس میں نقصان ہی ہو۔

ایلیٹ نے انکار میں سر ہلایا۔

"نہیں۔ میں میامی میں کوشش کروں گا۔ کئی لوگ میری جان پہچان کے وہاں اس بزنس میں ہیں۔

کینڈرک نے اسے ترحم آمیز نظروں سے دیکھا اور بولا شاید تم موریس ہاروے اور ولنگٹن آگ لینڈ کی بات کر رہے ہو۔ میری رائے میں تو تمھیں ان سے سودا نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کے پاس خود ٹیب کا اسٹاک بھرا پڑا ہے۔ وہ تو تمھیں چار ہزار ڈالر سے زیادہ شاید ہی دیں۔۔

ایلیٹ کو شکست کا احساس ہونے لگا۔ اسے نقد رقم چاہیے تھی۔ کچھ نہ ہونے سے تو دس ہزار ڈالر ہی بہتر تھے۔ اس بیٹ کی اب اس کے لئے کوئی وقعت نہ تھی

اس کے علاوہ اور بہت ایسا کباڑ بھی تو تم نے میرے ہاتھ بیچا تھا۔"

وہ بولا: "مجھے اسی وقت پیسوں کی ضرورت ہے۔ کیوں نہ وہ سب بھی واپس لے لو

کینیڈرک اٹھ کر الماری کی طرف گیا۔ اور وہ وہسکی کے جام تیار کئے۔ اسی الماری کے اندر موجود ریفریجریٹر سے برف نکالی۔ گلاسوں میں ڈالی۔ اور ایک گلاس ایلیٹ کو پیش کیا۔ اور ایلیٹ کی طرف ہمدردانہ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

"پیارے ڈان۔ کیا سچ مچ تم کسی مصیبت میں ہو۔ کیا کسی کا قرضہ دینا ہے۔؟

تم تو اتنے شاہانہ انداز سے رہتے تھے۔ کیا بدقسمتی نے تمہارے گھر کا راستہ دیکھ لیا ہے؟"

ایلیٹ کو ایسا محسوس ہوا گویا کسی نے اسے طمانچہ رسید کر دیا ہو۔

"تمھیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ اپنی ہمدردی اپنے پاس رکھو۔" وہ تلخ لہجے میں بولا "میں یہاں بزنس کے سلسلے میں آیا تھا۔ ذاتی مسئلوں پر گفتگو کرنے نہیں۔

"لیکن میں تمھارا دوست ہوں۔" کینیڈرک نرم لہجے میں بولا "یقین کرو کسی کا راز اس کمرے سے باہر نہیں جاتا۔ میں تمھاری مدد کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے تمھاری مشکلات کا تو اندازہ ہونا چاہیے۔

اس کے نرم لہجے اور ہمدردانہ رویے نے ایلیٹ کو سوچنے پر مجبور

کردیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت کوئی بھی اس کا سچا دوست نہیں ہے۔ اگر یہ بیہودی ڈگ والا یہ موٹا پلپلا انسان سچ کہہ رہا تھا تو اس کی پیشکش ٹھکرانا حماقت تھی۔ کچھ ہچکچاہٹ کے بعد وہ بولا۔

"بہت اچھا کلاڈ۔ میں تمھیں بتائے دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں دیوالیہ ہوچکا ہوں۔ اور گلے گلے تک قرضے میں ڈوبا ہوا ہوں۔ ابھی تک سالی اس کار کی قیمت بھی ادا نہیں ہوئی میرا اپنا کہنے لائق وہی سامان ہے جو تم نے مجھے بیچا تھا۔

کینڈرک نے وہسکی کی چسکی لی۔

کہیں سے کچھ امید ہے؟" اس نے پوچھا۔

نہیں۔ اداکار کی حیثیت سے میں ختم ہوچکا ہوں۔ مجھ میں اداکاری کی صلاحیت نہیں۔ نہیں۔! مجھے کوئی امید نہیں نظر آتی۔

تمھیں اتنا ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اپنی بھاری ناک کھینچتا ہوا بولا۔ میں یہ کہہ کر وقت نہیں ضائع کروں گا کہ یہ سن کر مجھے افسوس ہوا ہے حالانکہ حقیقت یہی ہے۔ تمھارا مستقبل اچھا تھا۔ لیکن قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ یہ تو کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اگر میں لوئیس کو تمھاری کوٹھی پر بھیج کر ان اشیاء کی فہرست تیار کروالوں تو تمھیں اعتراض تو نہیں ہوگا۔ چونکہ عرصہ ہوچکا ہے اس لئے مجھے خود یاد نہیں کہ تمھارے یہاں کون سا سامان گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" ایلیٹ رضامندی ظاہر کرتا ہوا بولا۔ "لیکن میں چاہوں گا کہ لوئیس اس معاملے میں اپنا منہ بند رکھے۔ میرے قرضخواہوں کو بھنک ملنے کی دیر ہے کہ وہ بھیڑیوں کی طرح مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ مجھے اس مہینے

کے آخر تک خاصی بڑی رقم چاہئے۔

خاصی بڑی رقم سے تمھاری مراد کیا ہے۔؟

مجھے اس وقت اس مصیبت سے بچنے کے لئے کم سے کم ڈیڑھ لاکھ ڈالر درکار ہیں۔ اگر مجھے اتنی رقم نہیں ملی تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔"

کینیڈرک نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

رقم کافی بڑی ہے لیکن ہمت نہ ہارو۔ جو ہو سکا وہ تو کروں گا ہی۔ کل دس بجے لوئیس تمھارے پاس آجائے گا۔ جب وہ فہرست بنائے گا پھر بات کریں گے۔

"وہ چاگل کی ایک پینٹنگ جو ہے اس کی تو خاصی قیمت ہوگی۔؟"

کینیڈرک اداس نظر آیا۔

"اگر مجھے صحیح یاد آرہا ہے تو وہ اتنی اچھی نہیں تھی۔ اس وقت لوگ چاگل کی تصویروں کے بے حد مداح تھے۔ لیکن پھر بھی اس کی کچھ نہ کچھ قیمت ہے یقین کرو میں اپنی طرف سے مدد کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔"

ایلیٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے کوئی خاص امید نہیں نظر آرہی تھی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ اس سودے میں اسے کم اور کینیڈرک کو زیادہ فائدہ ہونے والا تھا۔

"اچھا کل لاڈ میں چلوں گا۔"

کینیڈرک جو کچھ سوچ رہا تھا بولا "شاید تم پال لیری مور کو جانتے ہو"

"ہاں لیکن کیوں پوچھ رہے ہو؟" ایلیٹ نے متحیر ہو کر پوچھا۔

"بہت خشک مزاج اور تنہائی پسند انسان ہے۔" کینیڈرک نے اداسی سے سر ہلا کر کہا۔ "اس سے ملاقات کرنا کافی مشکل ہے۔

ہاں۔ وہ لوگوں سے زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتا۔

"تم اور وہ دونوں اچھے دوست ہو؟۔

میرا خیال تو ایسا ہی ہے۔ لیکن اس وقت اس کا ذکر کیوں چھیڑ دیا؟

میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس نے ملنے سے انکار کر دیا ہے مجھے تو وہ بدتمیز بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیا تم مجھے اس سے متعارف کرا سکتے ہو؟"

"لیری مور بہت چالاک ہے۔ ایلیبٹ سر ہلا کر بولا" وہ لوگوں سے ملنا پسند نہیں کرتا لیکن تمھیں کام کیا پڑ گیا ہے"؟

"ٹکٹ" کینڈرک مسکرایا میں نایاب ٹکٹوں کا ذخیرہ جمع کر کے اس دھندے میں آنا چاہتا ہوں۔ مجھے خوشی ہو گی اگر وہ میرا صلاح کار بن جائے۔

ایلیبٹ نے اسے یوں گھورا جیسے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

"لیری مور اور تمھارا صلاح کار؟ چھوڑو اسے کلاڈ یہ قطعی ناممکن ہے"

"یہ بات ہے؟" کینڈرک اداسی سے بولا" خیر! جب تم کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہی ہو گا۔ ویسے ذرا بتاؤ تو کہ تم دونوں کی دوستی کس طرح شروع ہوئی۔؟"

"ٹکٹ جمع کرنے کے علاوہ اسے گولف کھیلنے کا بھی شوق ہے۔ وہ اتنا اچھا کھلاڑی تو نہیں۔ لیکن اسے کھیل میں دلچسپی بہت ہے۔ وہ ہفتہ میں ایک بار ضرور کلب میں آتا ہے۔ وہیں میں کبھی کبھی اس سے کھیلا کرتا تھا میں نے اسے کچھ داؤ سکھائے اور تب سے ہماری دوستی ہے۔ لیکن بہت دنوں سے میں اس سے نہیں مل سکا ہوں۔ کیونکہ میری ٹانگ کے

ساتھ ہی کھیل بھی چھوٹ گیا۔

"کتنے افسوس کی بات ہے۔" اس نے وسکی ختم کرتے ہوئے کہا۔ "مانا کہ تم بہت دنوں سے اس سے نہیں ملے لیکن اس کے گھر تو جا سکتے ہو؟"

"دیکھو کلاڈ۔" ایلیٹ بے چینی سے بولا۔ "اسے بھول ہی جاؤ تو بہتر ہوگا لیری مور تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔" وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ "تو تم ہمیں کل دس بجے آؤ گے؟"

"ضرور۔" کینیڈنگ نے مسکرا کر کہا۔ "زیادہ فکر مت کرو دوست۔ شب کی تاریکی اپنے ساتھ صبح کا اجالا بھی لاتی ہے۔"

"یہ محاورہ میں پہلے بھی سن چکا ہوں۔" ایلیٹ نے کہا اور باہر آ گیا۔

اب مسٹر کیمپ بیل" بارنی نے کہا۔ "اتنا تو تم مانو گے کہ میں اپنی کہانی میں کرداروں کے تانے بانے نہایت مہارت سے بنتا ہوں۔ یہ تو میری بدقسمتی ہے کہ میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہوں۔ ایک عمدہ قصہ گو تو ہوں۔ لیکن کامیاب مصنف نہیں۔"

میں نے اسے سمجھایا کہ اچھا لکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اور اس کے علاوہ ہر ایک مصنف نہیں بن سکتا۔ پھر ملو نے کہا کیا وہ اور ہمبرگر لینا پسند کرے گا؟

"خیال برا نہیں۔" بارنی خوش ہو کر بولا۔ اور سام کی طرف دیکھ کر اس نے بھنوئیں نچائیں۔ "پیٹ بھرا ہو تو دماغ بھی ٹھیک کام کرتا ہے

میں نے کہا کہ یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔

ہاں تو میں جوائے۔ سنڈی۔ وو۔ ایلیٹ اور کینڈرک کو اسٹیج پر پیش کر چکا ہوں۔ اب وقت آگیا ہے کہ انھیں آپس میں ملایا جائے۔"

بارنی ررک کو سام کو بمپر گرد کی نئی پلیٹ لگاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے بعد اس نے بمپر گرد کا معائنہ کیا۔ اور آسودگی سے سر ہلایا۔

جوائے کو یہ پسند نہ تھا کہ سنڈی اب پھکڑ وِن سے کوئی بھی تعلق رکھے اس کی اپنی مالی حالت بھی کچھ ٹھیک نہ تھی۔ اس لئے وہ اور سنڈی بجائے دوپہر کے صبح سے ہی پاکٹ ماری کے اپنے کام پر جانے لگے۔ وِن گھر میں بیٹھا کسی بڑے داؤ کے خواب دیکھا کرتا۔

ایک دن جب سنڈی مین اسٹریٹ پر ایک اسٹور کی طرف جا رہی تھی تو اس نے سڑک کے کنارے ایلیٹ کی رولس کو کھڑے دیکھا۔ وہ کار کی خوبصورتی سے مبہوت ہو کر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ وہ سفید سوئٹر اور تنگ نیکر پہنے کار کو دیکھ رہی تھی کہ ایلیٹ کینڈرک کی گیلری سے برآمد ہوا۔

اس کی نظریں پہلے اس کی لمبی سڈول ٹانگوں پر پڑیں۔ پھر مارڈر کولھوں سے ہوتی ہوئی سخت چھاتیوں پر آ رکیں۔ خوبصورت جسم والی عورتیں ایلیٹ کی کمزوری تھی۔ وہ اپنی تمام فکریں حتیٰ کہ نقلی ٹانگ تک بھول گیا۔

وہ سنڈی کے قریب جا کھڑا ہوا اور اپنی خوبصورت آواز میں جس کی شیدائی لاکھوں عورتیں تھیں بولا۔

" تمھاری طرح خوبصورت ہے۔ ایسے نا!!

سنڈی چونک کر مڑی۔ پل بھر کے لئے گھبرائی۔ پھر ہنس پڑی۔

میری طرح؟ ارے مجھ سے بھی بڑھ کر ہے۔" اور اس نے ایلیٹ کو پہچان لیا۔

وہ بھی ایلیٹ کے مداحوں میں سے تھی۔ اپنے محبوب اسٹار کو اتنے قریب دیکھ کر اس کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔

"آپ ڈان ایلیٹ ہیں۔ میں آپ کو پہچان گئی" اس نے حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔

بہت عرصے بعد اپنے ایک مداح سے مل کر ایلیٹ کو پرانے دنوں کی یاد آ گئی۔

"ہیلو" اس نے اپنی مخصوص دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ کہا "تم مجھے پہچانتی ہو لیکن میں تمہیں نہیں جانتا۔"

"میں اتنی اہم شخصیت نہیں مسٹر ایلیٹ! میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ اس خوبصورت کار کو دیکھ کر رک گئی تھی آپ آ گئے۔"

"میری ہی ہے" ایلیٹ نے کہا۔ پہلی بار اسے اس کار کے مالک ہونے کی حقیقی خوشی کا احساس ہوا۔ "اس پر گھومنا پسند کرو گی؟"

"آپ مذاق تو نہیں کر رہے مسٹر ایلیٹ؟"

ایلیٹ ہنسا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولکر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مسرت و فرطِ جذبات سے مغلوب و مسحور سی ہو کر وہ کار میں جا بیٹھی۔ لڑکیوں کی نفسیات اچھی طرح سمجھنے والے ایلیٹ نے خاموشی سے کار اسٹارٹ کر دی۔ وہ اسے اپنے خوابوں میں کھویا رہنے دینا چاہتا تھا۔ وہ خاموشی سے کار چلاتا رہا۔ گنجان ٹریفک سے نکلکر اس نے کار کی رفتار بڑھا دی۔ اور پہاڑی کی طرف ہو لیا۔ کار انتہائی تیز رفتاری لیکن خاموشی سے بہتی جا رہی تھی۔ آخر جب سڑک میامی جانے والی شاہراہ سے آملی تو اس نے کار روک دی۔

"کیا خیال ہے" وہ پُر مذاق لہجے میں بولا "فیصلہ کیا؟"

"کیا فیصلہ؟" سنڈی نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔"
"کیا یہ کار خریدنے کا ارادہ نہیں؟" ایلیٹ مسکرایا۔" یہ تو ایک مرحلہ تھی
سنڈی بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"واقعی!" وہ بولی۔" کاش ایسا ہو سکتا۔ کاش میرے پاس پیسہ ہوتا۔"
سنڈی میں کچھ خاص کشش تھی جسے ایلیٹ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کا سابقہ سینکڑوں لڑکیوں سے پڑ چکا تھا لیکن کسی نے اسے اتنا متاثر نہیں کیا تھا۔

"تم کون ہو؟" وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا۔
یہ وہ راز تھا جسے سنڈی چھپانا چاہتی تھی۔
"سنڈی ملک"۔ اس نے جواب دیا۔ "ایک معمولی لڑکی۔"
کیا کام کرتی ہو؟"
"وہی..... آفس..... ٹائپ رائٹر..... اور میں!
"سنڈی بہت پیارا نام ہے۔ بہت خوش قسمت معلوم ہوتی ہو۔
"ہاں! اس کار میں بیٹھ سکنے کی حد تک!"

وہ ہنسا۔"
میری کوئی فلم دیکھی ہے۔؟"
"ہر ایک! وہ بھی تمہاری ہی طرح شاندار ہیں۔"
یہ آواز ایلیٹ کو اس کے دل سے نکلتی معلوم ہوئی۔
"چھٹی پر ہو؟"
"ہاں۔"

"اکیلی آئی ہو۔؟"

"نہیں۔ میرے والد میرے ساتھ ہیں۔"

ایلیٹ نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ "مجھے بھوک لگ رہی ہے۔" وہ بولا "اگر تمھارے والد انتظار نہ کر رہے ہوں تو لنچ میرے ساتھ ہی لو۔"

جوئے اور ون واقعی اس کا انتظار کر رہے تھے۔ لیکن وہ ذرا نہ ہچکچائی فریج میں آدھا مرغ رکھا تھا اور وہ اس کے بغیر بھی گذارہ کر سکتے تھے۔

"یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔" وہ بولی۔

وہ اسے لیکر اپنی کوٹھی کی طرف چل دیا۔

بارنی نے ہمبرگر کی دوسری نتہ پر حملہ شروع کیا اور منہ چلاتا ہوا بولا مسٹر کیمپ بیل میں یہ کہانی پوری تفصیل سے سننا چاہتا ہوں۔ اگر میں چاہوں تو چند ٹکڑے چھوڑ سکتا ہوں لیکن ایسا کرنے سے صحیح تصویر کشی نہ ہو سکے گی یہ نہ سوچو کہ میں صرف وقت گزاری کے لئے اتنی تفصیل میں جا رہا ہوں۔

میں نے جواب دیا کہ ایک اچھے قصہ گو کی یہی سب سے بڑی خوبی ہے کہ وہ کوئی خلا نہ باقی رہنے دے۔

اس نے اتفاق میں سر ہلایا۔ اور بولا۔

ایلیٹ کی کوٹھی دیکھ کر سنڈی بہت مرعوب ہوئی۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ کچھ لوگ اتنے شاہانہ انداز سے رہتے ہوں گے۔ بندرگاہ کی طرف کھلنے والے ٹیرس پر بیٹھ کر انھوں نے لنچ کھایا۔ جو نہایت عمدہ تھا اور اتنے ہی اچھے

طریقے سے کھلایا گیا تھا۔ لنچ کے بعد بہترین شمپین پیش کی گئی۔

ایلیٹ نے اسے پوری کوٹھی میں گھمایا۔ وہ سانس روکے حیرت سے سب کچھ دیکھتی رہی ہر ایک شے کو ایک عجوبے کی طرح دیکھ کر حیرت میں گنگ رہ جانے والی سنڈی کی آخر میں جب بیونگ روم پہنچا تو تعریف میں جو لفظ اس نے کہے ویسے ایلیٹ نے کبھی نہیں سنے تھے۔

اتنا خوبصورت مکان میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھا" وہ بولی "لیکن تم حقیقت میں اس کے مستحق ہو کیونکہ تم نے لاکھوں لوگوں کو تفریح کا سامان مہیا کر کے خوشی بخشی ہے۔ اور جو دوسروں کو خوشی دیتا ہے اس کے پاس جو کچھ ہو کم ہے۔

ایلیٹ اسے دیکھتا رہا۔ مہینوں بعد اس کے دل میں خواہش کی لہر اٹھی اس کا جی چاہا کہ وہ اسے اپنے بیڈ روم میں لے جائے۔ اسے برہنہ کر کے بستر پر لٹائے اور اس کے خوبصورت جسم سے لطف اندوز ہو۔ اسے یقین تھا کہ وہ بغیر حجت کے خود کو اس کے حوالے کر دے گی۔ پھر اچانک اسے اپنی نقلی ٹانگ کی یاد آئی۔ اور اس کی خواہش سرد پڑ گئی۔ ساتھ ہی اسے اس ٹانگ میں درد کا احساس ہونے لگا۔ سامنے کھڑی سنڈی کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا کہ وہ چلی جائے تو بہتر ہوگا۔ درد کے ساتھ ساتھ اسے اپنا دقتیں اور مصیبتیں بھی یاد آ گئیں۔

تمہارے والد تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔" وہ کسی قدر خشک لہجے میں بولا۔ میرا آدمی تمہیں واپس چھوڑ آئے گا۔

اس کے مزاج کی اچانک تبدیلی سے بوکھلا کر سنڈی اس کا شکریہ ادا کرنے لگی لیکن ایلیٹ نے ہاتھ ہلا کر اسے خاموش کر دیا۔

تمہارے ساتھ کچھ وقت گزار کر مجھے خوشی ہوئی۔ میرا ڈرائیور آتا ہی ہوگا۔ امید ہے پھر کبھی ملتی رہو گی۔ اس وقت تو مجھے ضروری کام ہے"۔ یہ کہہ کر وہ اپنی خوابگاہ میں داخل ہو گیا۔

اس کے رویے کی اچانک تبدیلی نے سنڈی کا سارا جوش ٹھنڈا کر دیا اسے ایسا محسوس ہوا گویا کسی نے اس پر گھڑوں پانی ڈال دیا ہو۔ جاپانی ڈرائیور اسے الفاکار میں واپس چھوڑ آیا۔ سنڈی کو واپسی کے لئے رولس نہ ملنے سے بھی کچھ توہین محسوس ہوئی۔ احتیاطاً اس نے اپنے بنگلے کا صحیح پتہ نہیں بتایا اور کچھ پہلے ہی اتر گئی۔ اسے حیرت تھی کہ اس سے ایسی کون سی غلطی ہو گئی جس سے ایلیٹ کا موڈ خراب ہو گیا۔

جوائے تو کام پر جا چکا تھا۔ ڈن اکیلا باغیچے میں بیٹھا تھا۔ جیسے ہی سنڈی قریب پہنچی وہ بولا۔ اتنی دیر کہاں رہ گئی تھیں۔

سنڈی نے اسے سب بتا دیا۔ اس کی رولس کار اور کوٹھی کی تفصیل سن کر ڈن کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"اس کے پاس تو کافی دولت ہوگی؟" اس نے پوچھا۔

"اور نہیں تو کیا۔ اتنا بڑا فلم اسٹار ہے۔ اتنی دولت کے ساتھ رہنا کتنا اچھا لگتا ہے"۔ سنڈی نے آہ بھر کر کہا۔ "اور کیا غضب کی کار ہے اس کی!"

"اچھا!" ڈن کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ "کیا حیثیت ہوگی اس کی؟"

"لاکھوں ڈالر کی۔ اتنی دولت کے بغیر اس شان سے رہنا ممکن نہیں"

"کیا تم اس سے پھر مل رہی ہو؟"

"نہیں۔ اچانک اس کا رویہ سخت ہو گیا تھا۔ اور اس نے مجھے واپس جانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد سنڈی نے اسے تفصیل سے بتایا کہ آخر میں

اس کا رویہ کس طرح بدل گیا تھا۔
"یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ زیادہ تر فلم اداکار سنکی ہوتے ہیں۔" ڈن نے
"کیا اس نے تمہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی؟"
سنڈی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔
"نہیں قطعی نہیں۔
"تعجب ہے! ڈن بولا۔" تب وہ تمہیں کار میں گھمانے اور لنچ کے لئے کیوں لے گیا۔؟
"سب کی ذہنیت تمہاری طرح پست نہیں ہوتی۔" سنڈی نے تیزی سے کہا اور اندر چلی گئی۔
پانچ بجے کے بعد جوائے واپس آیا۔ اسے بھی خاص کامیابی نہیں ہوئی تھی اور وہ متفکر نظر آرہا تھا۔ وہ کل ملا کر چالیس ڈالر اڑا سکا تھا۔ سنڈی کہاں ہے؟" وہ ڈن کے قریب بیٹھتا ہوا بولا۔ اسے کچھ ملا؟ میں تو چالیس ڈالر لا سکا ہوں۔"
وہ اپنے بال دھو رہی ہے۔" ڈن نے جواب دیا۔ وہ کافی کام کر آئی ہے میرا خیال ہے کہ ہم ایک اچھی رقم بنا سکتے ہیں۔"
جوائے تن کر بیٹھ گیا اور اسے مشتبہ نگاہوں سے گھورنے لگا۔
"کیا مطلب ہے؟"
"تمہیں یاد ہے میں نے کہا تھا اگر پچاس ہزار ڈالر ہمارے ہاتھ لگ جائیں تو ہم تینوں آرام سے رہ سکتے ہیں۔؟"
جوائے نے خوفزدہ نظروں سے ڈن کی طرف دیکھا۔
"ہاں۔ لیکن وہ تو صرف باتیں تھیں......"

نہیں۔ یہ اصلیت ہے۔ ہمیں پچاس ہزار ڈالر ملنے والے ہیں۔" ون نے
آنکھیں چمکا کر کہا۔ "اتنا آسان گویا اندھے کے سامنے سے پیسہ اٹھا لو!"
"لیکن کیسے؟" جوائے نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔ پچاس ہزار ڈالر اس
نے سوچا خاصی بڑی رقم تھی۔ اس میں خطرہ بھی ہو سکتا تھا اور وہ اب تک،
خطرات سے بچتا ہی آیا تھا۔
"گھبراؤ مت اور غور سے سنو۔" ون بولا۔ اس نے سنڈی اور ڈان ایلیٹ
کی ملاقات کا ذکر کیا۔ پھر بولا۔ "جانتے ہو کون ہے یہ؟ اپنے زمانے کا چوٹی
کا ہیرو۔ سنڈی کہتی ہے کہ وہ بہت دولت مند ہے۔ اس کے پاس ایک
رلیس بھی ہے۔ صرف اسی کی قیمت تیس ہزار ڈالر سے زیادہ ہوگی۔ اس کی
کوٹھی میں قیمتی چیزیں بکھری پڑی ہیں۔
جوائے نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری۔
"کیا تم اس کے گھر میں نقب لگانا چاہتے ہو؟"
"احمقانہ بات مت کرو۔" ون بگڑ کر بولا۔ "وہ سامان ہم سے خریدے
گا کون؟" اور پچاس ہزار ڈالر کی قیمت کا مال چرانے کے لئے ٹرک کی
ضرورت ہوگی۔
نہیں جوائے۔ ہم اس کو پکڑ لیں گے اور بدلے میں رقم کی مانگ کریں گے
جوائے کرسی سے گرتے گرتے بچا۔
"نہیں۔ خدا کے لئے نہیں۔ اغوا کی سزا موت ہے۔" جوائے کی آنکھیں دہشت
سے پھیل گئی تھیں۔ "میں اور سنڈی دونوں اس میں تمہارا ساتھ نہیں دیں گے
کسی حالت میں نہیں۔"
"یہ اغوا کی واردات نہیں ہوگی۔" ون بے چینی سے بولا۔ "بس ہم اسے

پکڑ لیں گے اور تب تک روکے رکھیں گے جب تک وہ ہمیں پچاس ہزار ڈالر دلوانے کا انتظام نہیں کر دیتا۔ اس کے لئے اتنی رقم کی کوئی دقت نہیں۔ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی۔ میں نے پورا پلان بنا لیا ہے۔"

"نہیں جوائے گھبرا ہوتا ہوا بولا۔ وہ اتنا بدحواس ہو گیا تھا کہ اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔ جو بھی کہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

ون نے اسے حقارت سے دیکھا اور بولا۔ بہت اچھا جوائے یونہی سہی! ہم تمہارے بغیر بھی کام چلا لیں گے۔ میں سنڈی کی مدد کے بغیر بھی یہ کام کر سکتا ہوں۔ جیسے ہی ہمیں رقم ملی میں اور سنڈی تمہیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینگے۔"

"سنڈی بھی اس سے الگ رہے گی۔ اسے اپنے ساتھ مت سمجھو۔" جوائے نے کہا۔

"وہ آ رہی ہے۔ اسی سے پوچھ لو۔" ون نے سنڈی کو آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"کیا پوچھ لو؟" سنڈی نے آخری جملہ سن کر کہا۔ "ڈیڈی۔ کیا بات ہے۔ گھبرائے ہوئے لگ رہے ہو۔"؟

یہ اس فلم اسٹار کو اغوا کرنا چاہتا ہے۔" جوائے نے جواب دیا۔ "اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ تم بھی اس جھمیلے میں نہیں پڑو گی۔"

سنڈی نے ون کی طرف دیکھا اور بولی "اغوا؟ کیوں ون؟"

"تو اس میں حرج ہی کیا ہے"۔ ون ٹانگیں پسارتے ہوئے بولا۔ ہم اسے کوئی چوٹ تو نہیں پہنچائیں گے۔ اس کے پاس مال ہے۔ ہمیں صرف اتنا کرنا ہے کہ اسے کسی کمرے میں بند کر دیں۔ اور کمرہ تب تک مقفل رکھیں

جب تک وہ ہمیں پچاس ہزار ڈالر نہ دے دے۔ جیسے ہی وہ رقم دے۔ ہم تینوں ساحل کی طرف ایک بنگلہ لے لیں گے۔ ہم دونوں شادی کر کے عیش کریں گے۔ دو تین سال کسی کام کی ضرورت نہ رہے گی۔ کیا کہتی ہو تم بے بی؟ میرا ساتھ دو گی۔؟"

سنڈی نے پہلے ون کی طرف پھر جوائے کی طرف دیکھا۔ پھر دوبارہ ون کو گھورتے ہوئے بولی۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟ نہیں میں اس میں شامل نہیں ہو سکتی۔

اس میں پاگل پن کی کیا بات ہے؟" ون غصہ ضبط کرنے کی کوشش کرتا ہوا بولا" تم کہہ رہی ہو کہ یہ آدمی رئیس ہے۔ پچاس ہزار ڈالر اس کے لئے کیا چیز ہیں؟۔ وہ ضرور ادا کر دے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں ذرا سوچو۔ ہم تینوں اور پچاس ہزار ڈالر!!"

سنڈی ہچکچائی۔ اگر ایلیٹ نے اس سے اتنی بے رخی نہ برتی ہوتی تو وہ کبھی نہ تیار ہوتی۔ اب وہ سوچنے لگی پچاس ہزار ڈالران کے لئے کتنی مسرت لا سکتے ہیں۔"

لیکن اگر اس نے رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا تو؟" وہ بولی۔

جوائے جھنجھلا گیا" سنڈی... ذرا سنو..." اسے خاموش ہونا پڑا کیونکہ سنڈی اس کی طرف متوجہ نہیں تھی۔

"تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو.... چاہتی ہو نا۔؟" ون بولا۔ تم زندگی کے مزے لوٹنا چاہتی ہو نا! تو یہی موقع ہے سنڈی۔ کہہ دو کہ تم میرے ساتھ ہو۔"

وہ اور جوائے جس انداز سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ سنڈی اس سے

تنگ آ چکی تھی۔ اس نے اب تک شکایت نہ کی تھی۔ لیکن ون سے ملنے کے بعد ایسے گھٹیا پیمانے پر زندگی گزارنا اس کے لئے ناقابل برداشت ہو چلا تھا۔ اس نے ایک بار پھر پچاس ہزار ڈالر اور اس سے حاصل ہونے والی آسائش کے بارے میں سوچا اور فیصلہ کر لیا۔

"ہاں ون۔ میں تمھاری مدد کروں گی۔"

"فیصلہ اکثریت کے حق میں ہے جوائے۔" ون بولا۔ "یا تو ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ورنہ اگر الگ ہونا چاہتے ہو تو تمھاری مرضی۔"

سنڈی۔" جوائے اپنا ہاتھ سنڈی کے ہاتھ پر رکھتا ہوا بولا۔ "یہ خطرناک ہے۔ یہ اغوا کا کیس ہو جائے گا۔ پے بی اور فیڈرل جاسوس ہمارے پیچھے لگ جائیں گے۔ ہمیں عمر قید یا پھانسی تک ہو سکتی ہے۔ اس میں حصہ مت لو بے بی۔"

پچاس ہزار ڈالر۔" ون پر ترغیب لہجے میں بولا۔ "پھر ہمیں چھوٹی موٹی چوریاں کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ ایک چھوٹا سا گھر ہو گا۔ میں ہوں گا اور تم ہو گی۔ سوچ لو بے بی۔ میں یہ کام تم دونوں کے ساتھ بھی کر سکتا ہوں اور اکیلا بھی۔ لیکن دوسری صورت میں تمھیں کچھ نہیں ملے گا۔

میں نے کہا تا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں۔ سنڈی پر سکون لہجے میں بولی۔

ون نے جوائے کی طرف دیکھا۔

اپنا ارادہ بدلنے کو تیار ہو یا ہم الگ ہو جائیں؟"

کیا تمھیں یقین ہے کہ یہ پلان کامیاب ہو جائے گا۔ جوائے کمزور لہجے میں بولا۔

"ہاں تم مجھے سمجھتے کیا ہو۔"

جوائے ہچکچایا۔ سنڈی کے چہرے پر فیصلہ کن تاثرات دیکھ کر وہ بھانپ گیا کہ وہ نہیں مانے گی۔ اس کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ ان کے ساتھ مل جائے۔ بصورت دیگر سنڈی کے ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ تھا۔

"بہت اچھا ڈن۔" وہ بولا۔ "مجھے بھی اپنے ساتھ سمجھو۔"

اگلی صبح ایلیٹ اپنے لان میں بیٹھا بے چینی سے لوئیس ڈی مارنی کے کام کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ جو اندر تمام قابل فروخت اشیا کی فہرست بنانے میں مصروف تھا۔ آخر لوئیس باہر نکلا۔ ایلیٹ نے اپنی بے چینی چھپاتے ہوئے اسے ڈرنک کی پیشکش کی۔

"نہیں جناب شکریہ۔" وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ پھر ایلیٹ کے سراپے کا جائزہ لیتا ہوا تعریفی لہجے میں بولا۔ "آپ اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

ایلیٹ کمر سے اوپر ننگا تھا۔ اس نے پتلون۔ جرابیں اور سینڈل پہن رکھے تھے۔ وہ سینڈل کے ساتھ جرابیں صرف اپنی نقلی ٹانگ کو چھپانے کے لئے پہنا تھا۔

"میں ٹھیک ہی ہوں۔" وہ ہاتھ ہلا کر بولا۔ "ہاں تو میری چیزوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔"

"آپ کے پاس بہترین نادر اشیا کا ذخیرہ ہے مسٹر ایلیٹ،" لوئیس بولا
ایک خاص قسم کا لیکن بہترین۔"

"مجھے معلوم ہے کہ میرے پاس کیا کیا ہے"۔ ایلیٹ بے چینی سے بولا۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ ان سب کی قیمت کیا ہے۔

"ضرور۔" لوئیس ہاتھ ہلا کر بولا "مسٹر ایلیٹ۔ میں آپ کو صحیح قیمت تو کلاڈ سے بات چیت کرنے کے بعد ہی بتا سکتا ہوں۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ یہ سب پچھتر ہزار ڈالر کی مالیت کا ضرور ہو گا۔

ایلیٹ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ لوئیس کافی کم رقم لگائے گا۔ لیکن اتنی کم کا اس نے تصور کبھی نہ کیا تھا۔ یہ تو لوٹ تھی۔

"کیا مذاق کر رہے ہو۔" وہ مشتعل ہو کر بولا۔ یہ تو اس رقم کی پچیس فی صد سے بھی کم ہے جو میں نے ادا کی تھی۔

لوئیس کوشش کرنے لگا کہ وہ اداس نظر آئے۔

واقعی آپ کو مایوسی ہوئی ہو گی مسٹر ایلیٹ"۔ وہ الفاظ چبا چبا کر بولا۔ لیکن اس وقت ایسی چیزوں کے گاہک نہیں۔ اگر آپ انتظار کر سکیں تو.... اس نے سوچنے کی اداکاری کی اور بولا۔

"کلاڈ آپ کا شب والا سیٹ اور چاگل کی پینٹنگ مناسب کمیشن پر اپنی گیلری میں لگانے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اس طرح آپ کو زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے لیکن اس میں وقت لگے گا۔

فائدہ کتنا ہو گا۔؟"

یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ اس کی قیمت تو کلاڈ ہی لگائے گا۔"

مجھے انتظار کتنا کرنا ہو گا۔؟ دو یا تین مہینے۔؟

لوئیس نے سر ہلایا۔ اس نے اپنی شکل نہ ار کبھی تھی جیسے ... بڑے
کا ارادہ رکھتا ہو۔

"نہیں مسٹر ایلبیٹ"۔ اس میں تو دو سال بھی لگ سکتے ہیں۔ اب جیسے
شب کہیں لے لو۔ اس کا فلیشن ایک دو سال بعد ہی شروع ہوگا۔ ایسا میرا
خیال ہے۔

ایلبیٹ نے اپنے گھٹنے پر گھونسہ جمایا اور بولا۔

"میں اتنا انتظار نہیں کر سکتا لیکن کلاڈ کر سکتا ہے۔ اس سے کہو کہ وہ
شیٹ اور ہینڈلنگ لے لے۔ لیکن مناسب داموں پر۔

لوئیس کچھ دیر اپنے خوبصورتی سے تراشے ہوئے ناخنوں کو دیکھتا رہا۔

میں اس سے ضرور بات کروں گا۔ وہ بولا۔ ایک لمحہ خاموش رہ کر اس
نے پھر کہنا شروع کیا۔ "کلاڈ کہہ رہا تھا کہ آپ کو نقد رقم کی سخت ضرورت
ہے مسٹر ایلبیٹ۔ یہ راز صرف ہم تینوں یعنی میرے۔ کلاڈ اور آپ کے
بیچ ہی رہے گا۔ چونکہ آپ کو پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے
ہم آپ کے سامنے ایک پیشکش رکھتے ہیں۔ اس طرح آپکو مفت میں دو لاکھ
ڈالر جیسی خطیر رقم ہاتھ آ سکتی ہے اور پچیس ہزار آپکی اشتہار کے۔ اس
طرح آپ کے پاس کافی رقم ہو جائے گی۔ اور آپ کی مشکلات حل ہو
جائیں گی۔

ایلبیٹ اسے گھورتا رہا۔

دو لاکھ ڈالر!" وہ سیدھا ہوتا ہوا بولا۔ اور یہ پیشکش کیا ہے۔؟

"آپ ٹکٹوں کے شوقین مسٹر لیری ماسور کے دوست ہیں۔؟

کیا اس پیشکش کا تعلق لیری مور سے ہے۔

لوئیس نے ایک لمحہ ایلبیٹ کی طرف دیکھا پھر نظریں دوسری طرف کر لیں

" جی ہاں۔"

" لیکن میں کلاڈ کو بتا چکا ہوں کہ مجھے لیری مور سے کوئی امید نہیں نظر آتی۔"

" کلاڈ نے اس کے لئے ایک اور ترکیب سوچ لی ہے۔" لوئیس محتاط انداز میں بولا۔" وہ تمھاری مدد کے بدلے ہی تمھیں دو لاکھ ڈالر آفر کرنے کے لئے تیار ہے۔"

ایلبیٹ نے گہری سانس لی۔ اس نے سوچا کہ اس وقت اس کے لئے دو لاکھ ڈالر کتنی قیمت رکھتے تھے۔

میری مدد؟ دیکھو لوئیس کسی سیاسی لیڈر کی طرح پیچدار باتیں مت کرو۔ صاف کہو کہ تمھارا مطلب کیا ہے۔؟"

" مسٹر لیری مور کے پاس کچھ مخصوص قسم کے روسی ٹکٹ ہیں۔ لوئیس دوبارہ اپنے ناخنوں پر نظریں جماتا ہوا بولا۔ کلاڈ کا ایک گاہک انھیں خریدنا چاہتا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں مسٹر لیری مور سے خط و کتابت کی تھی لیکن وہ کوئی جواب ہی نہیں دیتا۔ اگر آپ وہ اسٹامپس ہمارے لئے حاصل کر سکیں تو کلاڈ آپ کو دو لاکھ ڈالر کا کمیشن ادا کرنے کے لئے تیار ہے"

" ہے خدا! تو ان کی قیمت کتنی ہے۔؟"

میرے یا آپ کے لئے کچھ نہیں لیکن کسی ٹکٹ جمع کرنے والے کے لئے بہت زیادہ۔

" کتنی۔"

" میرے خیال میں ہمیں اتنی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔" لوئیس

مکارانہ انداز سے مسکرا کر بولا۔ بس اتنا سمجھ لیجئے اگر آپ وہ ٹکٹیں ہمیں لا کر دے سکیں یا دلانے میں مدد کر سکیں تو آپ پورے دو لاکھ ڈالر کے حقدار ہیں۔"

ایلیٹ چونکنا ہو گیا۔ مشکلوں سے نجات حاصل کرنے کا ایک ذریعہ نظر آ رہا ہے۔ لیکن کیا لیری مور ٹکٹ بیچنے کو تیار ہو جائے گا۔؟

"دیکھو اگر میں لیری مور سے بات کروں تو مجھے ان کی قیمت معلوم ہونی ہی چاہیئے۔ جب میں اسے ٹکٹ بیچنے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا تو مجھے اتنا تو کہنا ہی پڑے گا کہ خریدار اتنے دام لگا رہا ہے۔۔۔ لوئیس نے اپنے سیاہ بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

مجھے امید نہیں کہ لیری مور انھیں بیچنے کے لئے تیار ہو جائے گا چاہے آپ اسے کتنی بھی پیشکش کیوں نہ کر دیں۔ نہیں۔ اس معاملہ میں مسٹر لیری مور سے صاف گفتگو سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ایلیٹ بگڑ گیا۔

تو آخر تم چاہتے کیا ہو۔؟

لوئیس پھر اپنے ناخنوں کو اس طرح گھورنے لگا گویا وہ کوئی خوبصورت عجوبہ ہوں۔

"ہم نے سوچا چونکہ آپ کی لیری مور سے دوستی ہے اور آپ اس کے گھر آ جا سکتے ہیں اس لئے آپ کوئی نہ کوئی طریقہ ٹکٹ حاصل کرنے کا سوچ ہی لیں گے اور اگر آپ ایسا کر سکے تو ہم فوراً دو لاکھ ڈالر نقد آپ کو ادا کر دیں گے۔"

ایلیٹ نے اسے اتنی تیز نظروں سے گھورا کہ لوئیس بوکھلا کر کھڑا ہو گیا

اور ہم آپ سے کسی قسم کا سوال بھی نہیں کریں گے۔" وہ بولا۔

ایلیٹ کافی دیر خاموش رہا۔ پھر انتہائی سرد لہجے میں بولا۔

"تو تم مجھے وہ ٹکٹ چرانے کی رائے دے رہے ہو؟"

لوئیس نے ایلیٹ کی طرف دیکھے بغیر ہاتھ ہلائے۔

"مسٹر ایلیٹ۔ ہم کوئی رائے نہیں دے رہے ہیں۔ آپ کو ٹکٹ حاصل کرنے کے مواقع ہیں آپ کس طرح حاصل کریں۔ ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہم صرف ٹکٹ لیں گے۔ اور بغیر کوئی سوال کئے دو لاکھ ڈالر دے دیں گے۔

ایلیٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر غصہ و حقارت کے آثار دیکھ کر لوئیس تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"گٹ آؤٹ" وہ کڑک کر بولا۔ اس کی آواز کی گرج نے لوئیس کو اور پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ جاؤ۔ جا کر کلاڈ سے کہہ دو کہ میں بدمعاشوں سے کوئی سودا نہیں کرتا۔ میں اپنی چیزوں کا اور کوئی خریدار ڈھونڈ لوں گا۔ اس سے کہہ دینا کہ میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔

لوئیس نے بے تری سے کندھے جھٹکے۔

میں نے اس سے کہا تھا کہ آپ نہیں مانیں گے۔ لیکن کلاڈ آس لگائے تھا۔ غضب نہ کیجئے مسٹر ایلیٹ! اگر آپ کسی وقت اپنا ارادہ تبدیل کرنا چاہیں تو ہماری پیشکش برقرار رہے گی۔

"گٹ آؤٹ"

لوئیس نے لمبی سانس لی۔ اور کار پارک کی طرف چل دیا۔ وہاں سے وہ سیدھا گیلری پہنچا اور فوراً کلاڈ سے ملاقات کی۔

وہ حرامی تیار نہیں ہوا۔ وہ دروازہ بند کرتا ہوا بولا۔" اس نے تمھیں بدمعاش تک کہا۔ اور یہ بھی کہ وہ تمھاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا۔ میں نے پہلے ہی تمھیں خبردار کیا تھا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔؟"

کینڈرک نے اپنی وگ اتار کر میز پر رکھ دی اور سوچ میں ڈوب گیا "کوشش بری نہیں تھی۔" آخر وہ بولا۔" اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ میں ڈان پر ذرا دباؤ ڈلواؤں گا۔" اس نے اپنی دراز کھول کر ایک ڈائری نکالی اور اسے دیکھتا ہوا بولا۔ اس کا سب سے بڑا قرضخواہ کون ہے

" لوس اینڈ فریملن۔" لوئیس فوراً بولا۔ وہ اپنی ہر ایک معشوقہ کو کوئی نہ کوئی زیور تحفتہً دیتا تھا۔ اپنی آخری محبوبہ کو اس نے جواہرات کی انگوٹھی دی وہ کافی قیمتی تھی۔"

کینڈرک نے ڈائری میں نمبر دیکھا۔ پھر لوس اینڈ فریملن شہر کے سب سے مہنگے جوہری کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ لائن ملنے پر اس نے مسٹر فریملن سے بات کرانے کے لئے کہا جو فرم کا جونیئر پارٹنر تھا۔ دوسری بدعلتوں کے علاوہ وہ ہوموسیکسول بھی تھا۔

" ہیلو سڈنی۔۔۔ میری جان۔۔ میں ہوں تمھارا عاشق کلاڈ۔۔۔ میں کیسا ہوں؟ ٹھیک ہی ہوں اپنی سناؤ۔ ہی ہی ہی۔۔۔ سڈنی ایک خبر دینا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم نہیں ڈان ایلیٹ کو تمھیں کچھ دینا ہے یا نہیں ہاں ہاں وہی فلم اسٹار۔۔۔ کیا کہا دینا ہے؟ تو میرا خیال صحیح تھا۔۔۔۔۔ ۔۔ میں ذرا پریشان ہوں اس سے کچھ رقم لینا تھی میں نے لوئیس کو صبح وہاں بھیجا تھا تو اس نے چیک کے لئے درخواست کی لیکن وہ بگڑ گیا۔ میرا خیال شاید اسے کڑکا ہو چلا ہے۔۔۔ کتنی افسوس کی بات ہے۔۔۔ ہاں ہاں

بیچارہ ٹانگ کٹ جانے کے صدمے سے بیکار ہوگیا ہے... لیکن میں سمجھ رہا تھا کہ وہ اس اعتبار سے مضبوط ہوگا... کیا کافی رقم ہے تمھاری"۔ کلاڈ نے دوسری طرف کچھ سنا اور ہونٹ سکوڑ کر سیٹی بجائی۔ اوہ میری جان! پچاس ہزار ڈالر.... کافی بڑی رقم ہے یہ تو۔ میرے تو صرف پانچ ہزار پھنسے ہیں"۔ وہ کچھ دیر سنتا رہا پھر بولا۔ بہت اچھا۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ میرے خیال میں اب اس کی حیثیت کچھ نہیں رہی۔ بہت افسوس کی بات ہے لیکن میں نے سوچا تمھیں خبردار کردوں۔ اچھا پھر ملیں گے۔ بائی۔ بائی۔

اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"بیچارہ سڈنی"۔ وہ بولا "تھوڑا بے وقوف ضرور ہے لیکن میں اسے پسند کرتا ہوں اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے"۔ کینڈرک نے وگ پھر سے پہن لی۔ "ذرا اس کے دوسرے قرض خواہوں کے نام بتانا... انھیں خبردار کرنا بھی ایک کار خیر ہی ہوگا۔ اس نے ڈائری اٹھائی اور دوسرے نمبر تلاش کرنے لگا۔

ایلیٹ کا جاپانی شوفر ٹوبیو وسٹن آک لینڈ سے ہیرالڈ ائرز کے ہوائی اڈے پر ملا اور اسے کوٹھی پر لے آیا۔ آک لینڈ اپنے چھوٹے نجی جہاز.. میامی سے ایلیٹ کی درخواست پر آیا تھا۔

آک لینڈ چھوٹے قد کا فربہ اندام اور خوش مزاج شخص تھا۔ وہ میامی کے پرانے نوادرات کا کاروبار کرنے والوں میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا اور اپنے فن کا ماہر تھا۔ میامی میں اس کی گمایری خاصی شہرت رکھتی تھی۔ جب ایلیٹ نے اسے بتایا کہ وہ لیشب سٹ اور چاگل کی پینٹنگ بیچنا چاہتا ہے تو آک لینڈ فوراً آنے کے لئے تیار ہوگیا۔

البیٹ اسے جاگل کی تصویر کا بغور معائنہ کرتے دیکھتا رہا۔ آگ لینڈ کے سپاٹ چہرے سے کچھ اندازہ لگانا مشکل تھا۔ آخر آگ لینڈ اس کی طرف مڑا۔

"یہ ایمل باوری کی ہو سکتی ہے۔ لیکن جاگل کی ہرگز نہیں۔" وہ بولا۔ بہت عمدہ نقل ہے۔ میرے خیال میں تم نے اس کی زیادہ قیمت نہیں دی ہوگی مسٹر البیٹ"۔

ایک لاکھ ڈالر دئے ہیں"۔ البیٹ بھرائی آواز میں بولا۔ کیا تمھیں یقین ہے کہ یہ نقل ہے۔

کچھ یقین سے نہیں کہا جا سکتا لیکن میری رائے میں تو یہ نقل ہی ہے۔" وہ آہستہ سے بولا۔ کینڈرک سے لی ہوگی؟۔

"ہاں"۔

"کینڈرک اس قسم کے آرٹ کا اتنا اچھا جانکار نہیں جتنا وہ خود کو سمجھتا ہے۔" آگ لینڈ نے کہا۔ "ہو سکتا ہے اسے خود دھوکہ ہوا ہو!۔ باوری کی بنائی ہوئی نقول سے اچھے اچھے ماہر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ میں جاگل کے آرٹ کا اسپیشلسٹ ہوں اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس کی بنائی ہوئی نہیں۔

البیٹ کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے۔

اور لیشب سیٹ کیا وہ بھی نقلی ہے۔؟

"نہیں وہ عمدہ چیز ہے۔ میں اس کے بیس ہزار ڈالر دے سکتا ہوں"۔

"کیا جاگل کی پینٹنگ کے کچھ نہیں دے سکتے؟"۔

آگ لینڈ نے سر ہلایا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کی چیزوں سے

میری ساکھ میں فرق پڑ سکتا ہے۔"

"اور باقی چیزیں۔؟"

"اتنی اچھی تو نہیں۔ لیکن اگر تمام پینٹنگ نکال دینا چاہتے ہو تو میں دس ہزار ڈالر اور دے سکتا ہوں۔ یہ تصویریں صرف نمائشی ہیں۔ ان کی کوئی تاریخی قیمت نہیں۔"

ایلیٹ ہچکچایا۔ پھر بولا۔ "او کے! مجھے تیس ہزار ڈالر دے دو۔ یہ سٹ تمھارا ہوا۔"

آک لینڈ نے قیمت ادا کر دی۔ اس کے جانے کے بعد ایلیٹ پھر کچھ سوچنے لگا۔

شاید کلاڈ کو معلوم نہ ہو کہ پینٹنگ نقلی ہے۔ کچھ پس و پیش کے بعد اس نے کینڈرک کی گیلری کا نمبر ملایا۔

"کلاڈ سے بات کراؤ"۔ ایلیٹ نے کہا۔

"کیا مسٹر ایلیٹ ہیں۔؟"

"ہاں۔"

"ایک لمحہ انتظار کیجئے۔"

پھر کینڈرک لائن پر آ گیا۔

"اگر چاہو تو چاگل کی پینٹنگ خرید سکتے ہو۔" ایلیٹ نے کہا۔

"میرے عزیز لڑکے! بڑی حیرانی کی بات ہے! لوئیس کہہ رہا تھا کہ تم مجھ سے ناراض ہو۔"

"فکر نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میں چاگل کی پینٹنگ آک لینڈ کے ہاتھ بیچوں مجھے بتاؤ کہ تم کتنا دے سکتے ہو۔"

گلوٹوں کا چکر

"آک لینڈ؟ ۔ اس سے کوئی سودا نہ کرنا عزیز لڑکے! وہ تو تمھیں کچھ بھی نہیں دے گا بلکہ یہاں تک کہہ دے گا کہ یہ نقلی ہے ... بہت بیہودہ ہے یہ آک لینڈ!"

تمھاری بولی کیا ہے؟۔

میں اسے کمیشن پر گیلری میں لگا سکتا ہوں تاکہ ...."

مجھے نقد چاہیئے ۔ سنا ... کتنے دو گے؟"

"تیس ہزار ڈالر ۔

میں نے ایک لاکھ ڈالر دیئے تھے ۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس وقت بازار مندہ ہے۔"

"پینتالیس ہزار میں لے لو ... فوری ادائیگی شرط ہے۔"

چالیس میرے عزیز ۔ ایک کوڑی بھی اوپر نہیں ۔

لوئیس کو قیمت دے کر بھیج دو ۔ وہ اسے لیجا سکتا ہے۔" ایلیٹ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا ۔ کینڈرک بھی ریسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے لوئیس کو دیکھنے لگا ۔

" اس احمق نے ہمیں وہ پینٹنگ چالیس ہزار ڈالر میں بیچ دی ۔ ادھر وہ مسز وان جانسن چاگل کی ایک تصویر کے لئے مری جارہی ہے ۔ اب اگر ایک لاکھ ڈالر اس سے نہ وصول کے تو میرا نام بھی کینڈرک نہیں ۔

" لیکن کلاڈ " لوئیس بولا ۔ اگر اس نے کہیں سے چیک کر ڈالیا تو؟"

وہ ایسا نہیں کرے گی ۔ ایلیٹ نے کبھی نہیں کیا تھا ۔ کینڈرک کرسی پر آرام سے پسر گیا ۔ اس کے موٹے چہرے میں مسکرانے سے جھریاں پڑنے لگیں

" میرا ایک لفظ ہی ان کے لئے گارنٹی ہے ۔" وہ بولا ۔

اس طرح اس دن دوپہر تین بجے تک ایلیٹ کے پاس ستر ہزار ڈالر جمع ہو گئے۔ اس نے آک لینڈ اور کلیولینڈ کے چیک ایک دوسرے بینک سے کیش کروائے کیونکہ اپنے بینک میں چیک جمع کراتے ہی وہ اوور ڈرافٹ کی رقم کاٹ لیتے۔

اس نے پیسے اپنی میز کی دراز میں مقفل کر کے اطمینان کی سانس لی۔ اب وہ اپنے نوکروں کی تنخواہ دے سکتا تھا اور باقی رقم سے چند ماہ اسی شان وشوکت سے گزار سکتا تھا۔ پہلی بار کئی ہفتوں بعد اس نے چین کی سانس لیا تبھی ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔

جھنجھلاتے ہوئے اس نے رسیور اٹھایا۔ دوسری طرف لاری کافین تھا رولس رائس کار کا ایجنٹ۔

"مسٹر ایلیٹ" اس نے تیز جارحانہ انداز میں کہا۔ "براہ مہربانی رولس کی قیمت ادا کر دیں۔ آپ کو کار لئے ہوئے دو ماہ سے اوپر ہو چلے ہیں۔ مجھے اوپر سے ادائیگی کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔"

ایلیٹ ایک لمحہ ہچکچایا۔ اس کے پاس الفا کار تھی اور ایسی حالت میں وہ اور تیس ہزار ڈالر ادا کرنے کی بے وقوفی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ہر قسم کے فالتو خرچ سے بچنا تھا۔

"تم اپنی کار واپس لے سکتے ہو لاری۔ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے مجھے اب اس کی ضرورت نہیں۔"

"ضرورت نہیں" کافین چیخا۔

"میں نے یہی کہا ہے۔"

"لیکن میں اب کیسے واپس لے سکتا ہوں۔ وہ سکنڈ ہینڈ ہو چکی ہے"

"بہت اچھا! تو سکنڈ ہینڈ کار کی طرح ہی واپس لو۔ کتنے پیسے دوں؟"
کیا آپ کار لوٹانا ہی چاہتے ہیں مسٹر ایلبیٹ؟"
"ہاں"
میں آپکے سامنے ایماندارانہ پیشکش رکھوں گا کیونکہ کار فوراً بک جائیگی
فرض کرو میں آپ سے تین ہزار ڈالر کی مانگ کروں؟"
"جائز ہے"
میں بے ایمانی کا پیسہ حرام سمجھتا ہوں۔
"ٹھیک ہے۔ آکر چیک اور کار لے جاؤ"
حالانکہ ایلبیٹ نے اپنے آپ کو سمجھانے کی بہت کوشش کی پھر بھی اسے کار سے بچھڑتے وقت کافی صدمہ ہوا۔ کان ہیں آکر چیک اور کار دونوں لے گیا تھا۔
ایلبیٹ سوچ رہا تھا کہ معلوم نہیں چیک کیش ہوگا یا نہیں بینک مینیجر پہلے ہی سے مزید اوور ڈرافٹ روک چکا تھا۔
لنچ کے بعد وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اونگھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ بنک مینیجر کا فون آیا۔
ڈان۔ کاف ہین تین ہزار کا چیک لے کر آیا تھا۔ میں نے صرف تمھاری دوستی کی خاطر پاس کر دیا ہے۔ لیکن یہ آخر دفعہ ہے۔۔ تمھیں اوور ڈرافٹ کے بارے میں کچھ کرنا ہوگا۔ اب تک اوور چیک قطعی بند ڈان! سمجھ رہے ہو نا؟"
"ہاں میں کچھ اسٹاک بیچ کر انتظام کر دوں گا۔ اس ہفتے کے آخر تک حساب بے باق کر دوں گا۔

قرض خواہ اسے گھیر رہے تھے۔ اس نے سوچا ستر ہزار ڈالر لے کر یہاں بیٹھ کر ہالی وڈ چلا جائے اور کسی ہوٹل میں ڈیرہ ڈال دے۔ اسے یہ خیال پسند آیا۔ لیکن جیسے ہی وہ اپنے کپڑے وغیرہ پیک کرنے کے لئے کھڑا ہوا دروازے کی گھنٹی بجی۔

" ایک صاحب ملنا چاہتے ہیں۔ جاپانی نوکر نے کہا۔

ایک لمبا سخت چہرے والا آدمی بریف کیس لئے جھپٹ کر آگے آیا۔

" مسٹر ایلیٹ میں اسٹان جیرالڈ ہوں۔" وہ نوکر کے جانے تک خاموش رہا، پھر بولا۔ مجھے میسرز لوس اینڈ فرسلین اور ہینا پاکاک اینیڈ ایلیبن نے دوبلوں کی ادائیگی کی وصولی کے لئے بھیجا ہے۔ مجھے ہدایات ہیں کہ عدم ادائیگی کی صورت میں فوری عدالتی کارروائی شروع کر دوں۔"

" ایسی بات ہے؟" ایلیٹ جبراً مسکرا کر بولا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر ایک بار سمن جاری ہو گئے تو سارے قرضخواہ گھر کے باہر ڈیرہ ڈال دیں گے رقم کتنی ہے؟"

اکسٹھ ہزار ڈالر۔

ایلیٹ کو جھٹکا لگا۔ مگر وہ سنبھل گیا۔

" ایس؟" یہ جانتے ہوئے کہ اسے ہر قیمت پر سمن سے بچنا ہے۔ وہ بولا: میں نقد ادا کر دوں گا۔

دس منٹ بعد جیرالڈ اپنا بریف کیس نوٹوں سے کھلائے واپس چل دیا۔ ایلیٹ کے پاس صرف نو ہزار ڈالر بچ رہے۔"

اس نے ایک سگریٹ سلگائی۔ اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر مستقبل کے بارے میں سوچنے لگا۔ جو کہ اب اور مایوس کن نظر آنے لگا تھا۔ وہ جانتا تھا

کہ اب اس کے دیوالیہ پن کی خبر پھیل جائے گی اور سب قرض وصول کرنے دوڑے آئیں گے۔ اب یہاں سے جتنا جلد ہو سکے نکل جانا ٹھیک تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ ہالی وڈ چلا جائے گا اور نو ہزار ڈالر ختم ہونے پر نیند کی گولیاں کھا کر ہمیشہ کی نیند سو جائے گا۔

بیڈ روم میں جا کر اس نے اپنے بہترین سوٹ اور کپڑے سوٹ کیس میں بھر لئے۔ اسے معلوم تھا کہ ان سب کی قیمت بھی ادا نہیں کی گئی ہے۔ اس نے اسکاچ کی ایک بوتل اور دو سو عمدہ سگرٹوں کا ٹین بھی رکھ لیا۔

پھر اس نے اپنی گھٹتی ہوئی رقم میں سے تین سو ڈالر نکالے اور جاپانی نوکر کی تلاش میں باہر آیا۔ وہ اسے کچن میں ملا۔ اسے یہ سمجھا کر کہ وہ باہر جا رہا ہے اسے تین سو ڈالر تھمائے

"یہ میرے آنے تک خرچ کرنا۔ میں مسٹر لیویشن سے ملنے جا رہا ہوں۔"

جاپانی خادم نے جھک کر اسے تعظیم کی۔ اور اداس نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

اس کی نظروں سے ایلیٹ نے اندازہ لگایا کہ اسے اس کی مشکلات کا اندازہ تھا۔

"اگر مجھے واپسی میں ایک ہفتہ سے زیادہ دیر لگی تو میں تمہیں خط سے مطلع کر دوں گا۔"

اپنے بوڑھے نوکر کی استفہامیہ اور اداس نظروں سے بے چینی سی محسوس کرتے ہوئے وہ اپنے بیڈ روم میں آیا۔ اور ایک لمحہ رک کر چاروں طرف دیکھا۔ اسے یقین تھا کہ اب کبھی وہ اس جگہ کو اپنی نہ کہہ سکے گا۔

اس نے سوٹ کیس اٹھایا اور گیراج کی طرف چل دیا۔

وہ اپنی الفا کار میں بیٹھا ہی رہا تھا کہ اس نے کھاٹک کے اندر ایک خوبصورت لڑکی کو سوئٹر اور سکرٹ پہنے آتے دیکھا۔

"سنڈی لگ"۔ اس نے دل میں سوچا۔ اور کار اسٹارٹ کر کے ٹھیک اس کے سامنے روک دی۔

"ہیلو"۔ وہ مسکرایا۔ "کیسے آنا ہوا۔"

سنڈی کچھ پریشان لگ رہی تھی۔ لیکن زبردستی مسکرائی۔

"میں آپ سے دوبارہ ملنا چاہتی ہوں۔"

ون۔ جوائے اور سنڈی تینوں نے اغوا کا پلان بنا لیا تھا۔ ون کو یقین تھا کہ سنڈی ایلیٹ کو ان کے بنگلے تک لا سکتی ہے۔

"اسے یہاں لے آؤ۔ باقی میں سنبھال لوں گا۔" وہ بولا تھا۔

سنڈی ہچکچائی

"لیکن تم اسے کوئی چوٹ نہیں پہنچاؤ گے۔"

"چوٹ؟ پاگل ہو گئی ہو کیا۔ میں صرف اسے پستول سے دھمکاؤں گا۔ اور وہ ڈر جائے گا۔ اس سے آگے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ مجھے معلوم ہے ان لوگوں میں کتنا دم ہوتا ہے۔ وہ پردے پر تو بہادر اور پرقوت نظر آتے ہیں لیکن اصل میں ایک گھڑکی میں ان کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔"

ایلیٹ نے اسے دیکھا۔ کافی خوبصورت ہے اس نے سوچا۔ کاش میری ٹانگ ٹین کی نہ ہوتی تو میں ضرور اسے حاصل کرتا۔

"ہی لو۔" وہ پھر مسکرا دیا۔ "میں ہالی وڈ جا رہا ہوں۔"

سنڈی کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ یہ غیر متوقع تھا۔

"اوہ مسٹر ایلیٹ۔ میرے والد کو کتنی مایوسی ہو گی۔ وہ کب آپ کا بہت

مداح ہے۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں آپ سے مل چکی ہوں اور آپ نے
مجھے لنچ بھی کھلایا ہے تو اسے مجھ سے رشک ہونے لگا۔ وہ اتنا بے چین ہو گیا کہ
مجھے کہنا پڑا کہ میں آپ سے درخواست کر کے آپ کو پانچ منٹ کے لئے اپنے
گھر لے چلوں گی۔ اور اس سے ملواؤں گی

اس نے ایلیٹ کی آنکھوں میں چھوٹا پن دیکھا اس کا دماغ تیزی سے
کام کر رہا تھا۔

مجھے معلوم ہے کہ میں آپ سے بہت بڑی درخواست کر رہی ہوں لیکن میرے
والد اپاہج ہیں۔ اور خود آسکنے سے معذور لیکن انہوں نے آپ کی سب فلمیں دیکھی
ہیں اور میری طرح وہ بھی آپ کو عظیم فنکار سمجھتے ہیں۔

ایلیٹ نے سوچا میرا کیا بگڑتا ہے۔ اس دنیا میں تو کوئی میرا رفیق نہیں اور
یہ باپ بیٹی... اگر میں ان سے مل لوں تو کتنے خوش ہوں گے۔

وہ مسکرایا۔

"او کے بے بی۔ کہاں ہے گھر تمھارا؟"

"سپی ڈیولیوارڈ پر۔"

یہ تو میرے راستے پر ہی پڑے گا۔ آؤ بیٹھ جاؤ۔ ایلیٹ نے جھک کر کار
کا دروازہ کھولا۔ میں زیادہ دیر نہیں رک سکوں گا۔ لیکن اگر اس سے تمھارے
بوڑھے باپ کو کچھ خوشی ملے تو مجھے بھی مسرت ہو گی۔

سنڈی کو اچانک پچھتاوا ہونے لگا۔ اس نے یہ سوچ کر اغوا کے
پلان میں حصہ لیا تھا کہ پچاس ہزار ڈالر سے ایلیٹ کا تو کچھ بگڑے گا نہیں۔
اس وقت اسے صرف اپنے عیش و آرام کا خیال تھا لیکن ایلیٹ کے مہربان اور
شفیق برتاؤ سے اس کے ضمیر میں چبھن سی ہونے لگی کتنی ہی دیر وہ ہچکچائی

سی کھڑی رہی۔ ایلیٹ کے دوبارہ کہتے پر وہ کار میں بیٹھ گئی۔

"میرے پاس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی۔

آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ میرے والد کتنے خوش ہوں گے۔

"ارے چھوڑو بھی" ایلیٹ نے کار اسٹارٹ کر دی۔ "میں ایک قسم سے تمہارا مقروض ہی تھا۔ تم نے مجھے اتنی اچھی بات کہی تھی کہ جو کسی نے نہیں کہی۔

"کیا واقعی؟"

تمھیں یاد نہ ہوگا چونکہ وہ الفاظ دل سے نکلے تھے۔ تم نے میری کوٹھی کو دیکھ کر کہا تھا کہ میں اس کا مستحق ہوں کیونکہ میں نے لاکھوں دلوں کو مسرت بخشی ہے۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔" میں اب اس پیمانے پر کھرا اترنا چاہتا ہوں

سنڈی نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ایک لمحہ اس کے دل میں خیال آیا کہ اسے حقیقت بتا دے لیکن دن۔ اپنے باپ اور پچاس ہزار ڈالر کا خیال کر کے ضبط کر گئی۔ اس نے اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ یہ شفیق فلم اسٹار لاکھوں کا مالک ہے اسے پچاس ہزار ڈالر جانے سے کچھ غم نہ ہوگا۔

"شکریہ۔ وہ بولی۔ میں نے پورے خلوص سے کہا تھا اور واقعی آپ اس قابل ہیں۔" ایلیٹ تیزی سے سی ویو بولوارڈ کی طرف کار چلا رہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ لڑکی پریشان معلوم ہوتی ہے۔ جب وہ تھوڑی دیر تک کچھ نہ بولی تو اس نے پوچھا۔

"کیوں بے بی۔ کیا سوچ رہی ہو؟ کچھ گڑبڑ ہے؟"

سنڈی گھبرا گئی۔

نہیں۔ وہ ہڑبڑا کر بولی۔ میں سوچ رہی تھی کہ میں کتنی خوش قسمت اور آپ

کتنے مہربان ہیں۔

ایلبیٹ ہنسا۔" اوہ سنڈی اب سکہ مت لگاؤ۔ ایسا کوئی بھی کر سکتا ہے

" اچھا؟" وہ دل ہی دل میں ونا اور ایلبیٹ کا موازنہ کرنے لگی پہلی بار اس نے محسوس کیا کہ ونا خود غرض اور ظالم ہے۔ اس میں نرم دلی کا فقدان تھا۔ اس کے پاس جھوٹی شان و شوکت اور اکڑ تھی۔ جبکہ ایلبیٹ مہربان شفیق اور مخلص تھا۔" آپ کی طرح امیر اور مشہور لوگوں میں سے کوئی بھی ایسا شاید ہی کرتا۔ کون پرواہ کرتا میری اور میرے غریب باپ کی۔" وہ چپ رہا۔ شاید وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھی اگر میٹھک پکچرز والے اسے نیا کنٹریکٹ دے دیتے تو شاید وہ بھی اس کی پرواہ نہ کرتا۔ اسے حیرت ہوئی کہ وہ کیوں اتنی آسانی سے اس کے ساتھ چل دیا۔ ہو سکتا ہے بوڑھا بور قسم کا آدمی ہو۔ لیکن اسے کیا۔ وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے گا۔

کل میں اپنے ایجنٹ سے مل رہا ہوں۔ تاکہ پھر کام شروع کر سکوں۔" وہ بولا سنڈی کے چہرے پر خوشی کی ایسی چمک آگئی کہ ایلبیٹ اپنے جھوٹ پر خود کو کوسنے لگا۔

مجھے بہت خوشی ہوئی۔" وہ بچوں کی طرح تالیاں بجا کر بولی۔" میں نے ایکسیڈنٹ کے بارے میں پڑھا تھا۔ آپ جیسے آدمی کے ساتھ ایسا حادثہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔

یہ تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ ایلبیٹ ہچکچایا پھر بولا" اب میرا ایک پیر ٹین کا ہے۔ اس نے سنڈی کی طرف دیکھا۔ ہر ایک کو برا لگتا ہوگا۔

" برا نہیں۔ آپ کی چال میں ذرا بھی نقص نہیں۔ کسی کو پتا معلوم نہیں ہو سکتا۔"

" جب میں جوتے اتارتا ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے۔ ایلبیٹ کے لہجے میں

اداسی اور کڑواہٹ تھی۔

"میں سمجھتی ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔"

"کس بات کا۔؟"

وہ ہچکچائی پھر بولی۔ "پہلے آپ کی لاتعداد گرل فرینڈ رہی ہوں گی لیکن اس معمولی بات کو لے کر آپ کو اپنی زندگی کی مسرتوں کو پامال نہیں کرنا چاہیے۔"

وہ پھر رکی اور ایک لمحہ خاموش رہ کر بولی۔ اگر ایک آدمی اور عورت میں محبت ہو تو ٹانگ سے کیا فرق پڑتا ہے۔؟"

ایلیٹ نے آہستہ سے سیٹی بجائی۔

"تم نہیں جانتیں۔ ابھی بچی ہو۔ اس سے بہت فرق پڑتا ہے۔

میرا مطلب ہے اگر آدمی اور عورت میں سچی محبت ہو۔ میرا مطلب سینما والی محبت سے نہیں۔"

"کیا تمھیں اس سے فرق نہیں پڑتا۔؟"

"میری جلد ہی شادی ہونے والی ہے۔" سنڈی اس کی طرف دیکھے بغیر بولی

"سچ!" ایلیٹ کو حیرت و مایوسی کا ملا جلا احساس ہوا۔ اس نے سوچا اس خوبصورت لڑکی سے اس کا کیا واسطہ۔ لیکن پھر بھی اس کی شادی کی بات سن کر اسے تھوڑا صدمہ ہوا۔" کون ہے وہ خوش نصیب۔؟

"وہیں مل لوگے اس سے۔" سنڈی نے کہا۔ "وہ میرے والد کے ساتھ ہی ٹھہرا ہوا ہے۔ وہ داہنی طرف والا تیسرا بنگلہ ہے ہمارا۔"

ایلیٹ نے چھوٹے سے بنگلے کا جائزہ لیا۔ جو آدھا درختوں اور جھاڑیوں میں چھپا ہوا تھا۔ اسے اس بھدے مکان کو دیکھ کر حیرت نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنے آرام دہ عالیشان مکان سے مختلف اس گھٹیا عمارت کو دیکھنا اسے اچھا ہی

لگا۔ اس نے پھاٹک کے باہر ڈن کی نیلی جیگار کار کے پیچھے کار کھڑی کر دی۔

" یہ تمہارے بوائے فرینڈ کی کار ہے۔ وہ سنڈی کے ساتھ مکان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔ "ہاں"

" اچھی کار ہے۔ چلو جلدی کر دیں زیادہ نہیں رک سکوں گا۔"

سنڈی اسے باہری دروازے کی طرف لے چلی۔

جوائے اور ڈن کھڑکی کے پردے کے پیچھے سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ جوائے کے پسینے چھوٹ رہے تھے اور اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ ڈن کے ہاتھ میں ایک ریوالور تھا۔ اس کی سانس بھی بے ترتیب چل رہی تھی۔

"وہ اسے لے آئی" وہ بولا۔ "مجھے معلوم تھا وہ کامیاب ہو جائے گی۔ اب پچاس ہزار ڈالر جیب میں ہی سمجھو۔ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔"

" اسے چوٹ نہ پہنچانا" جوائے گھگھیایا۔ "ڈن ہوشیار رہنا۔ مجھے یہ سب پسند تو نہیں لیکن ...."

"شٹ اپ" ڈن غرایا۔ "میں سنبھال لوں گا۔"

سنڈی نے باہری دروازہ کھولا۔

"اندر آ جائیے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آواز میں تھرتھراہٹ محسوس کر کے ایلیٹ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا۔

" کیا بات ہے بے بی۔؟" ایلیٹ پر تشویش لہجے میں بولا۔ "ٹھیک تو ہو نا؟"

تبھی اسے ایک کھٹکے کی آواز آئی۔ ایلیٹ نے اس طرف دیکھا۔ ڈن لیونگ روم کے دروازے پر پستول لئے کھڑا تھا جس کی نال کا رخ ایلیٹ کی طرف تھا

" شور مچانے کی کوشش نہ کرنا بیٹا۔" وہ ٹھوس سخت لہجے میں بولا۔ "چپ چاپ اندر چلے آؤ۔ ذرا بھی غلط حرکت کی تو جسم میں ایک نیا سوراخ کھود دوں گا

ایک لمحہ کے لئے ایلیٹ بوکھلا گیا۔ لیکن اس نے فوراً خود پر قابو پالیا اور مسکرایا۔

"کسی گھٹیا فلم کا ڈائیلاگ معلوم ہوتا ہے۔" وہ بولا۔ پھر اس نے سنڈی کی طرف مڑ کر دیکھا۔ "مجھے بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم کسی گروہ کی رکن ہوگی۔" اپنی بات پر وہ خود ہی ہنس پڑا۔

"یہ بھی اسی فلم کا ڈائیلاگ معلوم ہوتا ہے۔" اس نے کہا۔ اور ہنستا رہا۔ اس کے بعد وہ اندر آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

یہاں پہنچ کر بارنی رکا۔ اور مجھے مکارانہ انداز سے گھور کر بولا۔ "کیا تم سام کے بنے ہوئے ساسیج کھانا پسند کرو گے مسٹر کیمپ بیل؟ اس بار کی مشہور ڈش ہے۔ انھیں مرچوں میں تلنے سے پہلے رم میں ڈبو کر رکھا جاتا ہے — بہترین ذائقہ کی ذمہ داری کے ساتھ میں ان کی سفارش کر سکتا ہوں۔"

میں نے اسے بتایا کہ میں ڈنر لے چکا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنے وزن کا بھی خیال رکھتا ہوں۔"

وزن کو لے کر بہت شور مچایا جاتا ہے۔" بارنی نے ناخوش ہو کر کہا۔ "مسٹر زندگی صرف ایک بار ملتی ہے۔ مجھے تو یہ سوچ کر دہشت ہوتی ہے کہ اگر میں اپنے وزن کا خیال رکھنا شروع کر دوں۔ تو مجھے کتنا کھانا چھوڑنا پڑے گا"

میں نے کہا کہ وہ صحیح کہہ رہا ہے۔ شاید وہ ایک یا دو ساسیج لینا پسند کرے لیکن میں بالکل نہ لے سکوں گا۔

اس نے مسکرا کر سام کی طرف انگلی اٹھائی۔ شاید یہ پہلے سے طے شدہ اشارہ تھا۔ کیونکہ سام فوراً ایک طشتری میں ایک درجن چھوٹے چھوٹے ساسیج لیے پہنچ گیا۔

"ایک چکھ کر دیکھو۔" بارنی نے طشتری میری طرف کھسکا کر کہا لیکن میری چھٹی حس نے مجھے خبردار کیا کہ یہ ٹھیک نہیں۔ میں نے کہا کہ وہ بسم اللہ کرے۔

"ان میں مرچ زیادہ ہوتی ہے۔" اس نے سامبج کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ اس نے اسے چبایا اور اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ میں نے اسے نہیں چکھا۔

پھر کچھ لمبے گھونٹ بھر کر اس نے آستین سے منہ اور آنکھیں پونچھیں۔

"بارود ہے بارود!" وہ بولا۔ میں نے اچھے اچھے سانڈوں کو ایک ہی لقمے میں کرسی سے تین تین فٹ اچھلتے دیکھا ہے۔"

"ہم اغوا کے بارے میں بتا رہے تھے۔" میں نے کہا پھر کیا ہوا۔؟

بارنی نے دوسرے ٹکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور بولا۔ ڈن پلیٹیئر چوڑا اور سخت مزاج تھا۔ اس کے خوفناک دھمکانے کے انداز نے جوائے اور سنڈی کو تو ضرور ہی خوفزدہ کر دیا۔ پر ایلیٹ پر اس کا مطلق اثر نہیں ہوا۔ وہ ڈن اور اس کے ریوالور کو قطعی نظر انداز کرتا ہوا دلچسپی سے جوائے کو دیکھنے لگا۔ اسے جوائے پسند آیا۔ لیکن یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ خوف سے کانپ رہا تھا۔

"یہ تمھارا باپ ہے سنڈی؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں" سنڈی نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

ایلیٹ جوائے کی طرف مڑا۔ "میں تمھیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ تم اتنی خوبصورت لڑکی کے باپ ہو مسٹر لک! اور یہ شریف زادے جو مجھ پر پستول تانے ہیں یہ کون ہیں؟ تمھارے منگیتر؟" اس نے سنڈی سے پوچھا۔

"دیکھو بیٹا" ڈن غرایا۔ "خاموش رہو۔ میں بکواس پسند نہیں کرتا۔"

ایلیٹ نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ وہ سنڈی سے بولا "میں سوچ

بھی نہیں سکتا تھا کہ تمہاری پسند اتنی گھٹیا ہوگی۔ اس قسم کی اداکاری تو ٹی وی پر بھی نہیں چل سکتی جو یہ پیش کر رہا ہے۔ میں سوچ رہا تھا کہ تمہاری پسند کچھ اونچی ہوگی۔

ون سمجھ گیا کہ اس کی ٹانگ کھینچی جا رہی ہے۔ اس نے ساڑھی اور جوائے کی بے چینی اور گھبراہٹ بھی نوٹ کی۔

"او کے حرامی"۔ وہ چیخا۔ ابھی ٹھیک کرتا ہوں تجھے۔

اس سے پہلے بھی اس کا سابقہ غنڈوں اور سٹنٹ ڈوں سے پڑ چکا تھا۔ مار پیٹ اس کے لئے نئی چیز نہ تھی۔ اس نے سوچا اس خوبصورت فلم اسٹار کو اس کی حیثیت دکھا دی جائے۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ اس وقت پاس کون ہے۔ آگے بڑھ کر اس نے ایلیٹ کا گریبان پکڑنا چاہا۔ وہ اسے کرسی سے گھسیٹ کر دیوار سے ٹکرانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ تاکہ اس کے ہوش ٹھکانے آ جائیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

ایلیٹ نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے اسکی بڑھتی ہوئی کلائی تھامی۔ اور اپنا دایاں سلامت پیر اس کی چھاتی پر رکھ کر اتنا زبردست دھکا دیا۔ کہ ون کا جسم کرسی کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے رکھی میز پر جا گرا جو کہ اس کے وزن سے ٹوٹ گئی۔ اور وہ اسی میں پھنسا رہ گیا۔ پستول دور جا گری تھی۔ ایلیٹ نے اٹھ کر پستول قبضے میں کر لیا۔ ون وہیں پڑا لمبی لمبی سانس لیتا رہا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر لنک۔ لیکن شاید میز زیادہ قیمتی نہیں تھی۔"

جوائے کے منہ سے آواز نہ نکل سکی۔ وہ خاموشی سے ایلیٹ کی طرف دیکھتا رہا جو پستول لئے کھڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ ابھی پولیس کی پٹرول کار آ پہنچے گی اور ان تینوں کو باندھ لے جائے گی۔ کم سے کم دس سال کی جیل تو ضرور ہو

جائے گی۔

وہ دل ہی دل میں اس پلان میں شامل ہونے کے لئے خود کو کوسنے لگا
اسے سنڈی کو تو ہرگز نہ شامل ہونے دینا چاہیے تھا۔

سنڈی دیوار سے لگی خوفزدہ نظروں سے ون کو دیکھ رہی تھی اور سوچ
رہی تھی شاید اسے زیادہ چوٹ آئی ہے۔

"اتنا پریشان مت ہو۔" ایلبیٹ بولا۔ "اسے کچھ نہیں ہوا۔ اس قسم کے
مشنڈوں کو اتنے سے تو پتہ بھی نہیں چلتا۔"

ون سر کو جھٹکتا اور لڑکھڑاتا ہوا میز کے نیچے سے نکلا۔ اس نے گھونسہ بنا کر
ون کو قہر آلود نظروں سے دیکھا۔

"ذرا بھی غلط حرکت کی بٹیا۔" ایلبیٹ نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔ "تو جسم
میں ایک نیا سوراخ کر دوں گا۔"

سنڈی نے ون کی طرف دیکھا جو مجسم قہر نظر آ رہا تھا۔ پھر اس نے ایلبیٹ
پر نظر ڈالی جو پرسکون اور لاپرواہ دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک اسے اپنے
جذبات میں تغیر کا احساس ہوا۔ اسے محسوس ہونے لگا کہ ون اس لئے موزوں
آدمی نہیں۔ اس حقیقت کے احساس سے اسے ایک جھٹکا سا لگا اور وہ
تیزی سے جوائے کے قریب جا کھڑی ہوئی اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ جوائے
جو اس کے دل کی کشمکش بھانپ چکا تھا۔ اس عالم میں بھی خوش ہوا کہ اس
کی بیٹی اسے واپس مل گئی۔

"کیوں نہ ہم بیٹھ کر اس جھمیلے کے بارے میں بات کریں۔" ایلبیٹ نے کہا
"تم اس کرسی پر جاؤ۔" اس نے دس منٹ ڈنر رکھر کی کے ساتھ پڑی کرسی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے ون سے کہا۔ "اگر تم چاہتے ہو کہ پستول آگ نہ اگلے تو خاموشی

سے وہاں بیٹھے رہو۔"

بڑبڑاتے ہوئے لیکن کسی قدر خوفزدہ ون اس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

ایلیٹ نے مسکرا کر سنڈھی کو دیکھا۔

تم اور تمھارے والد برائے مہربانی صوفے پر بیٹھ جائیں۔

جوائے اور سنڈھی نے تعمیل کی۔

ایلیٹ نے اپنی کرسی ان سب سے دور گھسیٹ لی۔ اس نے پستول کرسی کے ہتھے پر رکھ دیا اور بیٹھ کر سگریٹ سلگانے لگا۔

"سنڈھی۔ مجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ میں تم سے صفائی طلب کروں۔ مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا گڑبڑ ہے؟"

جوائے نے سنڈھی کا بازو ہلکے سے دبایا۔

بتا دو بے بی۔ سچائی کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

"شٹ اپ" ون غرایا۔ اپنی زبان بند رکھو۔ سنڈھی۔ اس کی طرف دھیان مت دو۔"

سنڈھی کا چہرہ غصہ سے تمتما گیا۔ وہ اس طرح کے طرز گفتگو کی عادی نہ تھی۔

"مسٹر ایلیٹ۔!" وہ بولی۔" میں بہت شرمندہ ہوں۔ ہمیں پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔ اور یہ سب بہت آسان لگ رہا تھا۔ یہ ون کا آئیڈیا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ میں آپ سے مل چکی ہوں تو وہ کہنے لگا۔ کہ آپ کا اغوا کر لیا جائے اور ایک لمبی رقم لے کر چھوڑا جائے۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ میں نے اور میرے والد نے بھی سوچا کہ آپ جیسے امیر آدمی کو زر تاوان ادا کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی اور ہم ایک نئی زندگی

شروع کر سکیں گے۔ اب معلوم ہوا کہ ہمارا اندازہ کتنا غلط تھا۔ ہمیں معاف کر دیجئے۔

ایلیٹ اسے گھورتا رہا۔

"تم کتنی رقم کی مانگ کرنے والے تھے۔؟"

سنڈہی نے جوائے کی طرف اجازت طلب نگاہوں سے دیکھا جس نے سر ہلا کر اجازت دیدی۔

"پچاس ہزار ڈالر۔ آپ جیسے امیر آدمی کے لئے تو یہ رقم کچھ نہ ہوگی۔؟ کیوں بتا؟"

ایلیٹ اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔ سنڈہی جوائے اور ون اسے حیرت سے دیکھتے رہے۔ وہ اتنا ہنسا کہ اس کے آنسو نکل آئے۔ جسے اس نے رومال سے پونچھا۔ "اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟" سنڈہی نے گھبرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"ہنسنے کی کیا بات ہے؟" ایلیٹ بولا۔ "ارے یہ تو اس سال کا سب سے بڑا لطیفہ ہے میرے بھولے دوست! میں بھی تمہاری طرح مفلس اور پھکڑ ہوں۔ اس وقت میری کل کائنات یہ کار، سوٹ کیس اور نو ہزار ڈالر ہیں اور یہ بھی میرے اپنے نہیں! اس سے پہلے کہ میرے قرضخواہ میرا گریبان پکڑلیں میں یہاں سے دور بھاگ جانا چاہتا ہوں۔ تم لوگوں نے غلط آدمی کا انتخاب کر لیا۔ تمھیں ہوا کیا تھا؟ پہلے پوچھ تاچھ تو کر لینی تھی میرے متعلق! کیا تمھیں اتنی بھی عقل نہیں کہ کسی کی ظاہری شان و شوکت سے اسکی حیثیت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔؟"

"یہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔" ون بولا۔ اور کرسی سے اٹھنا چاہا۔

ایلیٹ نے پستول پر ہاتھ رکھ دیا۔
"یہ جھوٹ نہیں ہے دوست۔" وہ بولا "ذرا ایک بات سمجھ لو۔ ایک "ٹانگ نقلی ہوتے ہوئے بھی میں تم جیسوں کو اچھی طرح ٹھیک کر سکتا ہوں"۔ اسکی نگاہوں میں کچھ ایسی بات تھی جسے دیکھ کر ونن پھر کرسی میں دھنس گیا۔
"تمھارا مطلب ہے... کہ حقیقت میں تمھارے پاس دولت نہیں ہے؟... تم امیر نہیں ہو؟" سنڈی نے پوچھا "لیکن وہ کار... وہ عظیم الشان کوٹھی۔.. یقین نہیں آتا۔
"کار تو چند گھنٹہ پہلے واپس ایجنٹ کے پاس گئی۔ کوٹھی میری نہیں۔ بے بی اب میں بھگوڑا ہوں... ختم ہو چکا ہوں۔"
"نو ہزار ڈالر کے ہوتے ہوئے کوئی ختم نہیں ہوتا۔" ونن کونے سے بولا۔
"وہ کتنے دن چلیں گے؟ جب وہ ختم تو کھیل ختم۔ میرے پاس پیسہ کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ میں دیوالیہ ہو چکا ہوں۔"
"لیکن اتنی رقم سے تم کم سے کم دس سال آرام سے گزار سکتے ہو" سنڈی نے اپنے رہن سہن کے حساب سے سوچ کر کہا۔
"کچھ آدمی تو اس سے بھی زیادہ عرصہ کام چلا سکتے ہیں۔ لیکن میں نہیں۔" ایلیٹ بولا۔ "یا تو میں اپنے معیار سے رہوں گا ورنہ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔"
کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر جوائے پہلی بار بولا۔
"مسٹر ایلیٹ۔ ایسا سوچنا ٹھیک نہیں۔ ہم دو سو ڈالر فی ہفتہ میں اچھی طرح گزارہ کر لیتے ہیں۔"
"لیکن میں نہیں گزارہ کرنا چاہتا تھا۔ میں جینا چاہتا ہوں۔ اگر تم دو سو ڈالر فی ہفتہ میں ہی مطمئن تھے تو ٹکٹوں کے چکر میں کیا کیوں پڑے؟"

جواب دیا۔"میں اس کے خلاف تھا۔" وہ پر خلوص لہجے میں بولا۔ "میں ایسا کبھی نہ کرتا۔"

"یہ صحیح کہہ رہے ہیں مسٹر ایلیٹ۔" سنڈھی نے کہا۔ "میں نے اور ون نے انھیں مجبور کر دیا۔ ہمیں پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔ میں اس زندگی سے ... یعنی روز روز چوری کرتے کرتے تنگ آ چکی تھی۔ مجھے بڑی رقم کی ضرورت تھی تاکہ کچھ دن عیش کر سکوں اور روزانہ لوگوں کی جیب کترنے سے فرصت پا جاؤں۔"

ایلیٹ نے بھنوئیں اٹھائیں۔

"کیا تم یہی کام کرتی ہو؟"

"ہاں۔ ڈینڈی بھی یہی کام کرتے ہیں۔ ہر روز! اسی طرح ہم دو سو ڈالر ہر ہفتہ کما لیتے ہیں۔"

"اور یہ لوگوں پر پستول تاننے کے علاوہ کیا کرتا ہے؟" ایلیٹ نے ون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ نقب زن ہے۔" سنڈھی بغیر اسکی طرف دیکھے بولی۔

"بہت دلچسپ مثلث ہے!" ایلیٹ مسکرایا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں تم لوگوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تم لوگوں نے مجھ تک آنے میں دیر کر دی۔ اگر میرے اچھے دنوں میں ملے ہوتے تو شاید میں پچاس ہزار دے دیتا۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اب چلنا چاہیے۔" اس نے پستول کرسی کے ہتھے پر ہی رہنے دی اور دروازے کی طرف بڑھا۔ "اگر میری رائے مانو تو اغوا وغیرہ کا چکر چھوڑ دو۔ یہ تم لوگوں کے بس کی بات نہیں۔"

"یہ آپ صحیح کہہ رہے ہیں مسٹر ایلیٹ"۔ جوائے بولا پھر کچھ ہچکچا کر کہنے لگا: "آپ ہمارے لئے کوئی مصیبت تو نہیں کھڑی کریں گے؟ میرا مطلب ہے پولیس"

"نہیں" ایلیٹ بولا۔ "کون جانتا ہے کچھ دیر بعد پولیس خود مجھے ڈھونڈ رہی ہو"۔ اس نے مذاق میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اسے اس تلخ حقیقت کا احساس ہوا کہ یہ سچ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ محسوس کر کے کہ وہ بھی ان تینوں پیشہ ور چوروں کی طرح ہی ہے اس کے دل پر کافی صدمہ پہنچا۔ یہ لوگ معمولی قسم کے چور تھے جبکہ وہ اپنے قرض خواہ اور بینک کی لمبی رقم لے کر بھاگ رہا تھا۔ ایک طرح سے یہ بھی چوری ہی تھی۔ اس کے پاس نو ہزار ڈالر اور سوٹ کیس میں قیمتی کپڑے سب چوری کے تھے۔

"میرے خدا"۔ اس نے سوچا۔ "میں بھی چور ہوں۔ ان لوگوں کی طرح بے ایمان اور دھوکہ باز۔"

تبھی اس کے دماغ میں ٹومیس ڈی مارفی کے الفاظ گونج اٹھے۔

"آپ کو ٹکٹ حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ آپ کس طرح حاصل کریں ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہیں گے۔ ہم صرف ٹکٹ لیں گے اور بغیر کوئی سوال کئے دو لاکھ ڈالر دے دیں گے۔"

ایلیٹ نے تینوں کی طرف دیکھا جو بیٹھے اسے پر امید نظروں سے گھور رہے تھے۔ اس نے سوچا شاید ان کی مدد سے ٹکٹ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ وہ انھیں پچاس ہزار ڈالر دے دے گا۔ پھر بھی اس کے پاس ڈیڑھ لاکھ ڈالر بچ جائیں گے۔ اس رقم سے اس کی پریشانی کافی حد تک دور ہو سکتی ہے یہ خیال اس کے دماغ میں جم سا گیا۔

اگر تم واقعی پچاس ہزار ڈالر چاہتے ہو تو کیوں نہ کوئی کام کر کے حاصل کرو

وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ "میرے ساتھ ایک کام کرنا پسند کروگے؟" ڈن نے مشتبہ انداز سے پلکیں جھپکائیں۔

"کام کیا ہے؟"

"تمھاری ہی لائن کا ہے۔" اور آگے کی طرف جھک کر ایلیٹ انھیں روبی ٹکڑوں کے بارے میں بتانے لگا۔

لوئیس ڈی مارتی گیلری کی کھڑکی بند کر رہا تھا کہ اس نے ایلیٹ کو کار پارکنگ کی طرف سے آتے دیکھا۔ وہ فوراً کینڈرک کو خبردار کرنے دوڑ گیا۔

کینڈرک جو گھر جانے کی تیاری کر رہا تھا اس خبر پر مسکرا دیا۔

"مجھے اس کا انتظار تھا۔ اسے اندر لے آؤ۔ اور قریب ہی رہنا۔ تمھاری ضرورت پڑ سکتی ہے۔" لوئیس واپس گیلری میں آگیا۔

ایلیٹ اندر داخل ہوا۔

"اوہ مسٹر ایلیٹ۔" لوئیس چہرے پر مسکراہٹ لاتا ہوا بولا۔ "آپ کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی۔ شاید آپ کلاڈ سے ملنا چاہیں گے۔؟"

"ہاں۔" ایلیٹ نے خشک لہجے میں کہا۔ "وہ گیا تو نہیں ہوگا؟"

جانے ہی والے تھے لیکن آپ سے ضرور ملیں گے۔ آپ اندر تشریف لے جائیے۔

ایلیٹ نے اسے گلاس میں وہسکی ڈالتے ہوئے پایا۔

"مائی ڈیر ڈان!" وہ بولا۔ "آؤ۔ میرے ساتھ اس زہر کا ایک گھونٹ

چکھو۔ یہ اکیلا پینا مجھے پسند نہیں، اور لوئیس تو چھوڑ ہی چکا ہے۔ اسے تو صرف اپنی صحت کا خیال ہے۔"

"شکریہ۔" ایلیٹ دروازہ بند کر کے اس کے مقابل بیٹھ گیا۔

کینڈرک نے اپنا گلاس میز پر رکھا اور اپنی کرسی میں دھنس گیا۔

"کیسے آنا ہوا ڈیر ڈان؟" اس نے پوچھا۔

ایلیٹ نے سگریٹ سلگایا۔ "کلاڈ مجھے ان روسی ٹکٹوں کے بارے میں بتاؤ جس کا ذکر تم نے کیا تھا۔"

"ڈیئر بوائے! اگر تم انھیں لے آؤ....."

"مجھے سب معلوم ہے لوئیس سب بتا چکا ہے۔ مجھے ان کی تفصیل بتاؤ اور خدا کے لئے مجھے ڈیئر بوائے کہنا چھوڑ دو۔"

"ساری! زبان پھسل جاتی ہے۔" کینڈرک شرارتی انداز میں بولا۔ "تو جناب یہ ٹکٹ جن کا میں نے ذکر کیا تھا ان کی کہانی بہت ہی دلچسپ ہے۔ دو سال پہلے ان پر ایک روسی لیڈر کی تصویر چھپی تھی۔ نام کا ذکر چھوڑو لیکن وہ اتنا اہم نہ تھا کہ ڈاک ٹکٹ پر اسکی تصویر چھپ سکتی۔ ہم اس کا نام اپنی آسانی کیلئے مسٹر جے کا سر رکھ لیتے ہیں۔ مسٹر جے چونکہ اس وقت اقتدار میں تھا اسلئے روسی گورنمنٹ نے اسکی تصویر والے ٹکٹ جاری کرنے کی منظوری دیدی لیکن اچانک اور خلاف توقع اسکے ایک سیاسی حریف نے اس پر یہ الزام لگایا کہ وہ سچا کمیونسٹ نہیں بلکہ سرمایہ دارانہ خیالات رکھتا ہے۔ اس نے اس بات کے ثبوت بھی پیش کر دیئے گورنمنٹ سکتے میں آگئی اور اس نے ان تمام ٹکٹوں کو ضائع کرنے کے احکامات دے دیئے جن پر مذکورہ لیڈر کی تصویر تھی۔ مسٹر جے کا سیاسی اقتدار ختم ہو گیا۔ سرکار کو احساس تھا کہ ان ٹکٹوں کی چھپائی روک دیئے جانے سے ان کی اہمیت بڑھ جائے گی۔

کل پندرہ ہزار ٹکٹ چھپ چکے تھے۔ چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ آٹھ ٹکٹ غائب ہیں۔ اندازہ لگایا گیا کہ چھاپنے والوں میں سے کسی ایک نے انھیں روس سے باہر اسمگل کر دیا کیونکہ تھوڑے وقفے کے لئے ان کے پیرس میں ہونے کی خبر ملی تھی۔ ایک فرانسیسی ٹکٹ بیچنے والے نے اپنے ایک امیر گاہک کو ان کی پیشکش کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ شوقین انھیں خرید سکتا اس فرانسیسی کا خون کر دیا گیا۔ اور ٹکٹ چرا لئے گئے۔ تب سے وہ غائب ہیں لیکن یہ طے ہے کہ وہ روسیوں کے ہاتھ نہیں لگ سکتے۔ میرا ایک گاہک بھی ان ٹکٹوں کے لئے اچھی رقم دینے کے لئے تیار ہے پچھلے چار سالوں میں اس نے کافی تحقیقات کر ڈالی۔ ہر بڑے ٹکٹ بیچنے اور جمع کرنے والے شوقین لوگوں سے تعلق قائم کیا لیکن ہر ایک نے اس بارے میں لاعلمی ظاہر کی۔ اور یہ کہا کہ وہ بخوشی اسے بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے اگر وہ ان کے پاس ہوتے۔ میرے موکل کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ سچ کہہ رہے ہیں یا آخری اہم ٹکٹ جمع کرنے والا صرف لیری سور ہے جسے میرا موکل چیک نہیں کر سکا کیونکہ وہ اس سے ملنے سے صاف انکار کر چکا تھا۔ اس سے ہمیں شک ہوتا ہے کہ ٹکٹ اسی کے پاس ہیں اور وہ انھیں کسی بھی قیمت پر دینے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا خیال غلط بھی ہو۔ ٹکٹ اس کے پاس نہ ہوں اور صرف اپنی ضدی اور اکھڑ طبیعت کی وجہ سے وہ ملنے سے کترا رہا ہو۔ چونکہ تم اس کے دوست ہو۔ اس لئے تمھارے لئے یہ معلوم کرنا مشکل نہیں کہ ٹکٹ اس کے پاس ہیں یا نہیں۔

"اتنا فساد صرف آٹھ ٹکٹوں کے لئے؟" ایلبیٹ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"اور صرف انھیں ٹکٹوں کے لئے! تمھارا موکل ان ٹکٹوں کی کتنی قیمت لگاتا ہے؟"

کینیڈرک نے وگ اتاری۔ چند لمحے اس کے اندر جھانک کر کچھ تلاش کرتا

رہا، پھر اسے دوبارہ پہن لیا۔

"ڈیر ڈان۔ ہمیں اس بارے میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔" وہ بولا "تمھارے لئے اتنا جان لینا بہت ہے کہ ہم تمھیں کیا دے رہے ہیں۔"

"لیکن تم نے مجھے ہی کیوں چنا؟ میں تو اس معاملہ میں بالکل اناڑی ہوں اگر تمھارا سو کل ٹکٹوں کے لئے اتنا ہی بے چین ہے تو اس نے لیری مور کے گھر میں نقب لگانے کے لئے پیشہ ور چوروں کی خدمات کیوں نہ حاصل کیں؟"

کینیڈرک نے وسکی ختم کی۔ ایک ریشمی رومال سے ہونٹ پونچھے۔ اور بڑی خوش دلی سے مسکرایا۔

مائی ڈیر ڈان۔ لیری مور کے پاس تین لاکھ سے زیادہ ٹکٹ ہیں۔ ایک چور ان میں سے مطلوبہ ٹکٹ کیسے تلاش کر سکتا ہے؟ تمھیں یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ ٹکٹ کس طرح رکھتا ہے۔ کس خانے میں روسی ٹکٹ ہیں اور انھیں کیسے نکالا جا سکتا ہے۔ یہ سب معلوم ہوئے بغیر اس ذخیرہ میں وہ ٹکٹ ڈھونڈنے میں ہفتوں لگ جائیں گے۔

ایلیٹ کچھ دیر سوچتا رہا۔

"سمجھ گیا۔ وہ سر ہلا کر بولا۔ مان لو میں کسی طرح ٹکٹوں کے قریب پہنچ جاتا ہوں تو میں انھیں پہچانوں گا کیسے؟"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" کینیڈرک نے اپنی دراز سے ایک اسٹیل کا بکس نکالا۔ چابی لگا کر اس کا تالا کھولا۔ یہ ان ٹکٹوں کے فوٹو اسٹیٹ کاپی ہے دیکھنے میں کوئی خاص نہیں اور تم انھیں آسانی سے پہچان سکتے ہو۔" اس نے فوٹو اسٹیٹ کاپی ایلیٹ کی طرف بڑھا دی۔ جو اسے غور سے دیکھتا رہا۔ جیسا کہ کینیڈرک نے کہا تھا۔

ٹکٹوں کا چکر

ٹکٹ کوئی خاص زبدہ زیبدہ نہ تھے۔ صرف ایک شخص کا چہرہ نقاب کی شکل کسی مرکھنے سانڈ کی طرح تھی۔ اور داہنی طرف C C C P چھپا ہوا تھا۔

"اچھا" ایلیٹ فوٹو واپس میز پر رکھتا ہوا بولا۔ "میں دیکھوں گا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔"

"تم لیری مور سے بہت ہوشیاری سے بات چیت کرنا" کینڈرک آہستہ سے بولا۔ "وہ ان ٹکٹوں کے لئے پیش کی گئی کافی خطیر رقم کی پیشکش ٹھکرا چکا ہے اگر اسے ذرا بھی شک ہو گیا کہ ٹکٹوں کی وجہ سے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے تو ممکن ہے وہ انھیں بینک لاکر میں رکھوا دے۔ اور اگر اس نے ایسا کر دیا تو بیڑا غرق سمجھو"

ایلیٹ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تو ہم اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں" کینڈرک کہتا گیا۔ "حالانکہ ہمیں پکا یقین ہے کہ ٹکٹ اسی کے پاس ہوں گے پھر بھی ممکن ہے ایسا نہ ہو۔ ہو سکتا ہے یہ ٹکٹ کسی معمولی ٹکٹ کے شوقین کے پاس ہوں۔ اس لئے سب سے پہلے معلوم کرو کہ یہ ٹکٹ اس کے پاس ہیں بھی یا نہیں۔ اور اگر ہیں تو وہ انھیں کہاں رکھتا ہے۔ صرف ان معلومات کے بدلے ہی ہم تمھیں دو لاکھ ڈالر دے دیں گے۔ تمھیں کوئی خطرہ نہ ہو گا۔ باقی اقدام میرا سو بھی خود کرے گا۔ کیا خیال ہے؟"

ایلیٹ کچھ پرسکون نظر آنے لگا۔

لیری مور کے گھر چوری کا خیال پہلے ہی وہ دن کی مدد سے ہو۔ اس کے لئے پریشان کن تھا۔ اگر کینڈرک صرف ان معلومات کے بدلے رقم دینے کو تیار تھا تو معاملہ آسان تھا۔

"میں یہ کام کر دوں گا کلاڈ۔ یہ مجھ پر چھوڑ دو۔"

کینڈرک اٹھ کھڑا ہوا۔ "مجھے جلدی ہے ایک کاک ٹیل پارٹی میں شامل

ہوتا ہے۔ حالانکہ میں شرکت کا اتنا شوقین تو نہیں۔ لیکن بزنس کی خاطر یہ سب کرنا پڑتا ہے۔ اگر اور کسی مدد کی ضرورت ہو تو بلا جھجک مل لینا۔ مجھے امید ہے تم پوری احتیاط برتو گے۔

"ضرور۔ مجھے پیسوں کی اشد ضرورت ہے اسی لئے میں یہ کام کر رہا ہوں۔" اشر ایلیٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

کینڈرک ایلیٹ کے باہر نکل جانے اور لوئیس کے دروازہ مقفل کرنے تک انتظار کرتا رہا۔ اس کے بعد اس نے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر ڈائل کیا۔ لائن مل جانے پر وہ بولا۔

"ہیلو بیل، ہیڈر ہوٹل؟ براہ مہربانی مسٹر ٹیڈ نیپئر سے ملا دیجئے ان سے کہئے کہ مسٹر کلاڈ کینڈرک بات کرنا چاہتے ہیں۔"

بارنی نے اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنی آنکھیں پونچھیں۔

"مسٹر کیمپ بیل۔" وہ بولا۔ "ان سارے کو کھا کر خچر کو بھی نانی یاد آجائے لیکن یہ ہاضمے کے لئے مفید ہیں۔ کم سے کم ایک تو چکھ لو۔"

میں نے اسے بتایا کہ خچر اور میرا معدہ دو متضاد چیزیں ہیں۔ لہٰذا میں نہ کھانا ہی زیادہ پسند کروں گا۔

بارنی نے کندھے اچکائے۔ اور بیئر کا ایک گھونٹ لیکر کلی کی۔ کچھ دیر سوچتا رہا۔ شاید وہ اپنے خیالات کا تانا بانا جوڑ رہا تھا۔ پھر اس نے کہنا شروع کیا "اب میں اسٹیج پر ایک نئے کردار کو پیش کرتا ہوں اور وہ ہے ہرمن ٹیڈ نیپئر

ریڈ بیٹر۔ اس شہر میں اکثر آیا کرتا ہے۔ بیل ویڈر ہوٹل میں اس کیلئے ہر وقت ایک پینٹ ہاؤس بک رہتا ہے۔ اس پینٹ ہاؤس کا کرایہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ریڈ بیٹر بھی امیر آدمی ہے۔ میں نے اسے دو تین بار دیکھا ہے اور ہر بار مجھے محسوس ہوا ہے کہ آدمی کی صورت میں ایک عجیب جانور کو دیکھ رہا ہوں۔ ٹھگنا قد۔ بھاری گٹھیلا جسم مڑی ہوئی ناک اور آنکھیں اتنی ابھری ہوئی کہ مینڈک بھی شرما جائے۔ میں نے سنا ہے کہ وہ دنیا کے دولتمند ترین لوگوں میں سے ایک ہے۔ جبکہ مجھے وہ ایک نمبر کا کمینہ اور حرامی معلوم ہوتا ہے بین الاقوامی سطح پر کیے گئے بڑے بڑے سودوں میں اکثر اس کا ہاتھ ہوتا ہے مختلف سفارت خانوں میں اس کا کافی دبدبہ ہے۔ اور یوں سمجھو کہ پچاس لاکھ سے بڑے کسی بھی سودے میں وہ دخل انداز ہو سکتا ہے۔ بڑے بڑے سیاسی لیڈروں سے اس کے دوستانہ تعلقات ہیں"

یہی وہ شخص ہے جسے مسٹر جے والے ٹکٹوں کی تلاش ہے۔ اس کے پاس کام کرنے والوں کی کمی نہیں۔ ہر شعبے کے ماہرین اس کے ملازم ہیں۔ اس کی ذرا سی جنبشِ پلک کسی کی بھی موت کا پروانہ بن سکتی ہے۔ اس نے اپنے آدمیوں کو ٹکٹوں کا پتہ لگانے کا حکم دیا تھا۔ اور ایک سال کی دوڑ دھوپ کے بعد ان کی تلاش کے محیط میں صرف لیری صمد ہی بچا تھا۔

یہ اتفاق ہی ثابت ہوا کہ ٹکٹوں کے پیراڈائز سٹی میں ہونے کا امکان قوی نکلا۔

یہ شہر ریڈ بیٹر کو بہت پسند تھا۔ ہر سال وہ یہاں چند ہفتے ضرور گزارتا تھا۔ ریڈ بیٹر کی ایک خاص عادت یہ تھی کہ وہ جس سے بھی کام لیتا اس کی فائل ضرور کھلوا لیتا اور اس کے متعلق پوری چھان بین کروا لیتا تھا چونکہ

نوادرات کی خرید کے سلسلے میں اس کا سابقہ کینڈرک سے بھی پڑ چکا تھا اس لیے اس نے اس کی بھی فائل کھلوا رکھی تھی۔ جانچ کے دوران اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کینڈرک نوادرات کی خرید و فروخت کے علاوہ چور بازاری کا کام بھی کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ لیری مور سے ملنے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے کینڈرک کی مدد لینے کا فیصلہ کیا۔

بارنی نے رک کر سایج کا آخری ٹکڑا اپنے منھ میں ٹھونسا میں اطمینان سے اس کا ردعمل دیکھتا رہا۔ جب بارنی کی زبان نے سی سی کرنا بند کیا تو وہ بولا۔

اب مسٹر کیمپ بیل تم ریڈ نیٹرز کی تصویر اپنے ذہن میں اتار چکے ہو گے؟ کوئی سوال پوچھنا چاہو گے؟

میں نے کہا کہ میں غور سے سن رہا ہوں اور کوئی سوال نہیں پوچھنا چاہتا۔

ریڈ نیٹرز کے جاپانی شوفر اور ذاتی خدمتگار کرویوتے شاندار پینٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا اور جھک کر کینڈرک کو سلام کیا۔

"مسٹر ریڈنیٹرز آپ کے منتظر ہیں" وہ بولا۔ آپ ٹیرس پر تشریف لے جائیے

کینڈرک عالیشان لیونگ روم میں سے ہوتا ہوا ٹیرس پر پہنچا۔ جہاں آدھی آستین والی قمیض اور سوتی پتلون پہنے ریڈنیٹرز کاغذوں سے لدی ایک میز کے سامنے بیٹھا تھا۔

"آؤ کینڈرک۔ بیٹھو" وہ بولا۔ کچھ پیو گے۔؟"

نہیں جناب شکریہ " وہ میز سے کسی قدر پیچھے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ رڈیر نیفرز سے اسے خوف لگتا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ یہ موٹا گھنگنا بیحد امیر تھا۔ اور اس کی اچھی کمائی کرا سکتا تھا۔ اور پیسہ ہی کینڈرک کا ایمان تھا۔

"ٹکڑوں کے بارے میں کوئی خبر ہے؟" رڈیر نیفرز نے اپنی موٹی موٹی انگلیوں میں سگار گھماتے ہوئے کہا۔

"ہم اس بارے میں کچھ آگے بڑھے ہیں جناب" کینڈرک نے ایلبیٹ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔ رڈیر نیفرز غور سے سنتا رہا۔ اس کی آنکھیں سکڑی ہوئی تھیں

"لیری مور کا ایلیٹ کے سوا کوئی دوست نہیں۔ اس لئے میں نے..."

فضول باتوں میں وقت مت ضائع کرو" رڈیر نیفرز خشک لہجے میں بولا "میں لیری مور کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے ایلیٹ کے بارے میں بتاؤ۔ شاید کوئی فلم اسٹار ہے"

کینڈرک نے ایلیٹ کے ایکسیڈنٹ۔ اس کے بیکار ہو جانے اور اس کی بگڑی ہوئی مالی حالت کے بارے میں بتایا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح وہ ایک ڈالر کرا کے اس نے ایلیٹ کو اس کام کے لئے راضی کر لیا ہے۔

"اور تم سوچتے ہو وہ کامیاب ہو جائے گا۔؟"

"مجھے تو یہی امید ہے جناب۔"

"فرض کرو وہ کامیاب نہ ہو سکے تو تم اور کون سا طریقہ اختیار کرو گے؟"

کینڈرک کو پسینہ چھوٹنے لگا۔

فی الحال تو میں اسی پر امید کر رہا ہوں باس۔ اگر وہ ناکامیاب رہا تو کوئی دوسری ترکیب سوچی جائے گی۔

"تمہارا مطلب کیا ہے؟"

"یہ ہی مور کی ایک لڑکی ہے جناب"۔ کینیڈرک بولا "شاید ہم اس کا استعمال کر کے اس پر دباؤ ڈال سکیں۔"

"مجھے معلوم ہے کہ اس کی ایک بیٹی ہے"۔ ریڈ بنیٹر سخت لہجے میں بولا۔ "میں بھی اس بارے میں سوچ چکا ہوں لیکن پہلے یہ پتہ چل جانا چاہئے کہ ٹاب واقعی اسی کے پاس ہیں۔ تب ہی ہم اس کی لڑکی کی طرف دھیان دے سکتے ہیں"

"جی ہاں" کینیڈرک بولا "لیکن مجھے امید ہے کہ ایلیبٹ ضرور کامیاب ہوگا وہ بہت ہوشیار اور محنتی ہے۔"

"ٹھیک ہے مجھے حالات سے باخبر رکھنا"۔ ریڈ بنیٹر اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔ اس نے ایک فائل اٹھالی۔ "آنے کے لیے شکریہ۔"

کینیڈرک کے چلے جانے کے بعد ریڈ بنیٹر نے فائل رکھدی اور تین بار تالی بجائی۔ چند لمحوں میں اس کا پرسنل سکریٹری ہڑس برآ پہنچا۔ اس کا نام گستاف ہولٹز تھا۔ یہ دبلا پتلا لمبا، گنجا آدمی تھا جس کی آنکھیں تیز اور شکل بے رحمانہ تھی۔ وہ ریڈ بنیٹر کا داہنا ہاتھ تھا۔ ہولٹز علم ریاضی و حساب کا ماہر تھا اور اسے آٹھ زبانوں پر عبور تھا۔ اور اپنی قابلیت کی بنا پر وہ ریڈ بنیٹر کے لئے ہر کام نپٹا دیتا تھا۔

"ڈان ایلیبٹ" ریڈ بنیٹر اس کی طرف دیکھے بغیر بولا "کسی زمانے میں فلم اسٹار تھا۔ اس کی ایک فائل کھول دو۔ اس کا پیچھا شروع کروا دو۔ مجھے اس کی تمام حرکات کی مکمل جانکاری چاہئے۔ رپورٹ روزانہ بھیجی جائے۔ اس بات کی احتیاط رہے کہ اسے اس بات کا پتہ نہ چلنے پائے یہ سب فوراً کر دیا جائے۔"

ایسا ہی ہوگا جناب ؛ ہولسٹر بولا۔
یہ جانتے ہوئے کہ اس کے حکم کی فوری تعمیل ہوگی ریڈ بنڈیٹر نے ایک فائل اٹھائی اور ایلیٹ کو دماغ سے بالکل جھٹک دیا۔

بنگلے کی طرف لوٹتے وقت ایلیٹ کافی سوچتا رہا۔ ون سنڈے اور رچوائے کی مدد سے اس نے یہ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ اس کے لئے ایک دلچسپ ایڈونچر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی مالی مشکلات کا حل بھی تھا۔ کسی فلمی پلاٹ کی طرح پیچیدہ .... اس کے ہیرو کے لئے چیلنج! اور ایلیٹ نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
کینیڈرک کی وارننگ سے ایلیٹ یہ سمجھ چکا تھا کہ لیری سور سے سیدھے گفتگو کرنا بے کار ہوگا۔ وہ لیری سور سے پچھلے تین ماہ سے نہیں ملا تھا اور اس کے گھر تو کبھی گیا ہی نہ تھا۔ موجودہ حالات میں اس سے گولف کے میدان پر اتفاقاً ملنے کے بھی امکانات نہ تھے۔ ایک تو اس کلب کے اکثر ممبر اس کے قرضخواہ بھی تھے اور دوسرے بہت دنوں سے اس نے کلب کا چندہ بھی نہیں دیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کوئی اور ترکیب نکالنی ہوگی۔
تب اچانک اسے لیری سور کی بیٹی کی یاد آئی اور اس کے دل میں امید کی کرن چمکی کام شروع کرنے کا ایک راستہ اسے سوجھ ہی گیا تھا۔
انھیں خیالات میں ڈوبا وہ بنگلے تک پہنچ گیا اور کار پھاٹک کے باہر روک دی۔

جوائے اور سنڈی کام پر گئے ہوئے تھے۔ اور ڈن اکیلا بیٹھا مکھیاں مار رہا تھا جب سے ایلیٹ نے اسے پچاس ہزار ڈالر حاصل کرنے کا پورا پلان سمجھایا تھا ڈن کا رویہ دوستانہ ہو چلا تھا۔ صرف چند ٹکٹ چرانے کے بدلے اتنی خطیر رقم ملنے کے خیال نے اسے خوش کر دیا تھا۔ اس دن ایلیٹ نے ڈن کی جو گت بنائی تھی اس سے وہ کافی مرعوب ہوا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ ایلیٹ اس معاملہ کو بھی بخوبی نپٹا سکتا ہے۔

جیسے ہی ایلیٹ اس کے پاس باغیچے میں آکر بیٹھا ڈن اسے پر امید نظروں سے دیکھنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ ایلیٹ کینڈرک سے مل کر آرہا ہے۔ وہ گفتگو کا حاصل جاننے کے لئے بے چین تھا۔

ایلیٹ نے اسے پوری بات سمجھائی۔

"کینڈرک کی گفتگو سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ لیری مور سے ملنا سود مند نہ ہوگا۔" ایلیٹ بولا۔ "یہاں ایک مسئلہ کھڑا ہوتا ہے کیونکہ میں پس منظر میں رہنا چاہتا ہوں۔ میرے تمام قرضخواہ میری تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہوں گے اگر میں ان کے ہاتھ لگ گیا تو کھیل ختم سمجھو۔ تمہیں آگے آنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔" ڈن بولا۔ "لیکن مجھے کرنا کیا ہوگا۔"

"اس بات کی کافی امید ہے کہ ہم اس کی بیٹی سے مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جوڈی لیری مور کی ضدی اور خود سر لڑکی ہے۔ میں اس سے نائٹ کلبوں میں کئی بار مل چکا ہوں۔ لیکن صحیح کہا جائے تو وہ میری پسند کی نہیں نکلی۔ خوب شراب پیتی اور من چاہے ڈھنگ سے جوانی لٹاتی پھرتی ہے۔ باپ بیٹی ایک دوسرے سے سخت بیزار ہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کو پھوٹی آنکھ نہیں بھاتے حالانکہ وہ اس کے ساتھ ہی رہتی ہے لیکن ان کا آمنا سامنا کبھی کبھار ہی ہ

ہوتا ہے۔ وہ اسے پیسوں کے لئے ہمیشہ تنگ رکھتا ہے اس لئے جوڈی ان ساتھ چلے عاشق مزاجوں کی تلاش میں رہتی ہے جو اس پر پیسے خرچ کر سکیں۔ میرے خیال میں سے ٹکٹوں کے بارے میں جانکاری ہے۔ مجھے لیری مورنے الیار بتایا تھا کہ اس کی بیوی کی ایک حادثے میں موت سے پہلے جوڈی ٹکٹ رکھنے میں اس کا ہاتھ بٹاتی تھی۔ مختلف ملکوں کے ٹکٹ الگ الگ خانوں میں رکھنا۔ ان کی فہرست مرتب کرنے وغیرہ کا کام وہی کیا کرتی تھی۔ اپنی ماں کی موت کے بعد سے جوڈی بگڑ گئی۔ اگر اس وقت لیری مور کے پاس وہ ٹکٹ رہے ہوں تو جوڈی کو ان کی جانکاری ضرور ہوگی۔

ون دلچسپی سے یہ سب سنتا رہا۔

"میری اسپنڈ کا کام معلوم ہوتا ہے۔" وہ مسکرایا۔ "تو میں اس لونڈیا سے کیسے ملوں؟"

"یہ کوئی مشکل کام نہیں۔" ایکیٹ بولا۔ "تم اس سے براہ راست مل سکتے ہو۔ اس کا پسندیدہ ٹھکانا ہے آدم اور ایو کلب۔ وہ رات کے دس بجے سے شکار کی تلاش میں وہاں پہنچ جاتی ہے۔ اسے پہچاننا بہت آسان ہے تقریباً اٹھارہ سال کی اونچی بھرے جسم اور سرخ بالوں والی لڑکی جوڈی ہی ہوگی۔ یہ سرخ بال اسے اپنی ماں سے ملے ہیں جو اٹالین تھی۔ ایسے بال بہاں کم ہی ہوتے ہیں۔ اگر تمہیں کم سے کم لباس میں سرخ بالوں والی وحشیانہ خدوخال کی لڑکی نظر آئے۔ تو تم اسے بغیر جھجک جوڈی مان سکتے ہو۔"

"بہت مزیدار کام ہے یہ تو۔" ون دانت نکال کر بولا۔ "ایسا لگتا ہے اس کام میں پیسوں کے ساتھ ساتھ مزا مفت میں ہاتھ آئے گا۔"

"ذرا ہوشیاری سے کام لینا۔ اس کی یہاں بڑے بڑے مشٹنڈوں سے یاری ہے لیکن کبھی کبھی وہ نئے جوان کھاتا پسند کرتی ہے۔ کوئی جلد بازی

کی ضرورت نہیں تین چار ملاقاتوں کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ اس سے کیسے الگ ہونا ہے اس وقت تو صرف دوستی تک ہی محدود رہو۔ سمجھے؟

دن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میں آج ہی رات اس سے ملوں گا۔

ادھر سنڈی اور جوائے نے مقامی سیلف سروس اسٹور پر دھاوا بول دیا تھا سنڈی عمدہ عمدہ چیزوں سے اپنی مخصوص باسکٹ "ڈنگی" والی ٹوکری بھرنے میں مصروف تھی۔ وہ آج رات اسپیشل ڈنر تیار کرنا چاہتی تھی۔ ایلیٹ اسے بتا چکا تھا کہ وہ واپس ولا میں نہیں جائے گا۔ اور ہوٹل میں رہنے سے بھی اس کے دشمنوں کی نظروں میں آ جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے وہ انہیں کے ساتھ بنگلے میں رہے گا۔ جوائے اور سنڈی تو خوشی خوشی مان گئے تھے لیکن دن خوش نہیں تھا۔ پر ایلیٹ کے اس اعلان کے بعد کہ وہ اپنے نو ہزار ڈالر اسی پلان پر ہی صرف کرے گا دن بھی تھوڑا راضی ہو گیا تھا۔

جب ایلیٹ ٹکڑوں کے بارے میں بتا رہا تھا تو غور سے سننے والا دن بھی سنڈی کے دیکھنے کے انداز سے محسوس کرنے لگا تھا کہ سنڈی اس میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔ ایلیٹ کے ہاتھوں ایک گنت بننے کے بعد اس میں یہ احساس شدت اختیار کرتا جا رہا تھا کہ سنڈی ایلیٹ کی طرف کھنچی جا رہی ہے۔

ایلیٹ جب کینڈرک سے ملنے اور جوائے سنڈی سیلف سروس اسٹور کی طرف

چلے گئے تو ون کو تنہائی میں سوچنے کا موقع مل گیا۔ ایلیٹ اس کے لمبا ہاتھ مارنے کے خواب کو پورا کرنے میں کافی اہم ثابت ہو رہا تھا۔ اس نے خود سے سوال کیا کہ سنڈی کی اس کے دل میں کیا جگہ تھی۔؟ ون کو سنڈی سے محبت نہ تھی کیونکہ وہ محبت لفظ کے معنوں سے قطعی ناآشنا تھا۔ سنڈی سے شادی کرنے کی وجہ اس کے لیے صرف عیش کرنا اور مزے لوٹنا ہی تھی۔ اس لیے سنڈی کو ایلیٹ کی طرف جھکتے دیکھ کر بھی وہ چپ رہا کیونکہ وہ پچاس ہزار ڈالر حاصل کرنے کے موقع کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ جیب میں نوٹ ہوں تو ایک کیا دس سنڈیاں اس کے پیچھے پیچھے پھریں گی۔

اگر ٹکٹ مل جانے اور پیسہ پا جانے کے بعد بھی سنڈی ایلیٹ سے چپکی رہنا چاہے تو شوق سے رہے۔ وہ اکیلا ہی رقم لے کر کھسک جائے گا۔ سنڈی اگر ایلیٹ سے نہیں چپکتی تو ٹھیک ورنہ وہ سنڈی کے لیے آنسو نہیں بہائے گا یہ سوچ کر اس نے کچھ سکون محسوس کیا۔ اور دل ہی دل میں ایلیٹ کے ساتھ جھگڑا نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سنڈی چکن کیسرول بنانے میں بڑی ماہر تھی۔ کافی چھان بین کے بعد اس نے دو چکن لیے۔ جب وہ چکن الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی تو جوائے اپنی بیٹی کو محبت آمیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ایلیٹ اور ون کے جھگڑے کے بعد اس نے سنڈی میں تبدیلی محسوس کر کے اطمینان کی سانس لی تھی لیکن اب اسے نئی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ ون اور سنڈی کم سے کم ایک ہی طبقے کے تو تھے جبکہ ایلیٹ اونچے طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ ہو سکتا تھا وہ سنڈی کے ساتھ کچھ دن عیش کر کے اسے چھوڑ کر چلتا بنے۔ جوائے یہ برداشت نہ کر سکتا تھا کہ اس کی بیٹی کے دل کو کسی قسم کی ٹھیس پہنچے۔

جب وہ اپنی ضرورت کا سامان اٹھا چکے اور اس طرف چلے جہاں سنڈی نے ون کی جیگار پارک کر رکھی تھی تو جوائے بولا ۔

ایلیٹ اچھا آدمی معلوم ہوتا ہے سنڈی ۔ کیا خیال ہے؟

سنڈی نے حامی بھری ۔

جب وہ کار میں بیٹھنے لگے تو وہ بولی ۔ " ڈیڈ ۔ میں نے ون کے بارے میں کافی سوچا ۔ مجھے لگتا ہے میں نے اس سے دوستی کر کے غلطی کی ہے "

جوائے ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا ۔

" عورتوں سے اس طرح کی غلطیاں ہوتی ہی رہتی ہیں ۔ لیکن کیا تمھاری نگاہوں میں کوئی اور بھی ہے ۔

تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے کچھ جانتے ہی نہیں " سنڈی معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ بولی ۔ ڈان ہے ۔ ۔ ۔ جب سے میں نے اسے دیکھا ہے ۔

" کیا وہ بھی تمھارے لئے اسی قسم کے جذبات رکھتا ہے ۔ ؟

" نہیں ۔ میں اس کے لئے کچھ بھی نہیں " انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے وہ بولی یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ایک بھکارن ایک شہزادے سے دل لگا بیٹھے ۔ اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی " لیکن میں اب ون سے تعلق نہیں رکھنا چاہتی میں اس سے کہہ دوں گی ۔ ہم ساتھ ساتھ کام کریں گے لیکن اب میرا اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں "

" تمھیں ایسا کرنے کے لئے کون کہتا ہے سنڈی " جوائے مشفقانہ انداز میں بولا ۔

یہ کام ہوتے ہی ہم اپنا حصہ لے کر الگ ہو جائیں گے اور کسی چھوٹی موٹی جگہ کچھ دن آرام سے گزاریں گے ۔

سنڈی نے سر ہلایا۔
لیکن اس کے چہرے کے تاثرات نے جولئے کو اداس کر دیا۔

"کیا تم کبھی آدم اور ایو کلب گئے ہو؟" بارنی نے مجھ سے پوچھا۔ وہ مایوسی سے ساسیج کی خالی طشتری کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چھائی اداسی بڑے سے بڑے سنگدل کو موم کرنے کے لئے کافی تھی۔

میں نے اسے بتایا کہ نائٹ کلب کا ماحول میری فطرت کے منافی تھا اور یہ کہ کیا وہ اور ساسیج لینا پسند کرے گا۔

اس کا چہرہ چمک سا اٹھا۔

"ضرور۔" وہ بولا۔ "میں اپنے دوستوں کی ایسی خواہش کا بے حد احترام کرتا ہوں لیکن مسٹر ٹیپ بل۔ ان ساسیج کے ساتھ مصیبت یہ ہے کہ انھیں کھا کر پیاس بہت لگتی ہے۔" وہ ... اس نے سام کی طرف بازو لہرایا۔

میں اس کا مطلب سمجھ کر مسکرایا۔

سام ایک پلیٹ ساسیج اور ایک بیئر رکھ کر واپس چلا گیا۔

"نائٹ کلب بھی عجیب جگہ ہوتی ہے۔ یا تو آپ اسے پسند کریں گے یا اس طرف جھانکیں گے بھی نہیں۔" بارنی بولا۔ "آدم اور ایو کلب بھی کیا جگہ تھی اور بدتمیز لوگوں کی آماجگاہ ہے جیسا کہ میں نے سنا ہے تمہارے جیسے شریف اور مہذب لوگوں کا وہاں گزر نہیں۔"

ان کو جوڈی لیری ماسور کو پہچاننے میں ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔ وہ بار میں

بیٹھی وہ ہپیوں کے ساتھ شراب پی رہی تھی۔ ہپی اسی کی عمر کے تھے۔ ان کے بال اور داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں۔ انھوں نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے ان کے جسم سے پسینے اور میل کی بدبو اٹھ رہی تھی۔ ان کی داڑھی اور سر کے بال بھی گندے اور بے ترتیب تھے۔

ون نے ان کے قریب جا کر وسکی کا آرڈر دیا۔ جوڈی ان سے کافی بور نظر آ رہی تھی۔ ون کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ بھی ون کو جنسی طور پر بہت پرکشش لگی۔ وہ جوڈی کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ جواب میں جوڈی بھی یوں مسکرائی جیسے پرانی جان پہچان ہے۔

دونوں میں سے بڑے ہپی نے جلتی ہوئی نگاہوں سے ون کی طرف دیکھا ون اس کی طرف دیکھ کر حقارت سے مسکرانے لگا۔ اس کی یہ مسکراہٹ اچھے اچھے ٹھنڈے دماغ والوں کو بھی تاؤ دلانے کے لیے کافی تھی۔

ہپی نے جوڈی کا ردِعمل جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھا لیکن وہ ون کو دیکھے جا رہی تھی۔

ون نے سوچا ابتدا کرنے کا یہ اچھا موقع ہے۔ وہ بولا۔

"اگر ان بچوں کے ساتھ بور ہو رہی ہو تو میرے ساتھ ایک جام لے لو۔"

"دفع ہو جا حرامی" ہپی غرایا۔ اس کی آنکھیں آگ اگل رہی تھیں۔

"ذرا تمیز سے گندے سور۔" ون بولا۔ "ورنہ ہڈیاں توڑ دوں گا۔"

جوڈی خوشی سے ہنسی اور اٹھ کر ون کے قریب آ گئی۔ اس قسم کی سچویشن سے وہ ہمیشہ لطف اندوز ہوتی تھی۔

دوسرے ہپی نے اپنے گلاس کی شراب ون کی طرف پھینکی لیکن اس قسم کے جھگڑے ون کے لیے بچوں کا کھیل تھے۔ وہ پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا اور

شراب انڈیلنے والی ایک لڑکی کے اوپر جا گری۔

ڈن نے بائیں ہاتھ کا زبردست گھونسہ پہلے ہپی کے چہرے پر رسید کر دیا اور اس کی ناک سے خون کی پچکاری چھوٹ پڑی۔ ڈن کے دو چار اور گھونسوں نے ہپی کے سارے کس بل نکال دئے۔ دوسرے ہپی نے کھسکنے کی کوشش کی لیکن ڈن نے اسے گھسیٹ لیا اور دائیں ہاتھ کے ایک ہی وار سے اسے زمین سونگھنے پر مجبور کر دیا۔

جس لڑکی پر شراب گری تھی وہ مشین کی طرح چیخے جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ بار کے اور لوگوں نے بھی شور مچانا شروع کر دیا۔

یہ سب چند سکنڈ میں ہی ہو گیا۔

ڈن نے جوڈی کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔ وہ بھی ہنستی ہوئی اس کے ساتھ ہو لی۔ اس سے پہلے کہ بار کا پہلوان باکسر کوئی قدم اٹھاتا وہ جیگار میں بیٹھ کر ہوا ہو گئے۔

بارنی نے رک کر ایک سانس کھایا اور بولا۔

میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا مسٹر کیمپ بیل۔ ڈن اسے سمندر کے کنارے ایک سنسان جگہ لے گیا۔ وہ دونوں کار سے نیچے اترے جوں ہی ڈن کار کا دروازہ بند کر کے پلٹا تو اس نے دیکھا کہ جوڈی اپنی پتلون اتار چکی تھی۔ ڈن کو بھی پیچھے ہٹنے میں کوئی عقلمندی نہیں نظر آئی۔ وصل کے دوران جوڈی نے اس سرگرمی کا مظاہرہ کیا گویا مدتوں سے وہ اسی کی منتظر رہی ہو۔

جذبات سرد پڑنے پر اس نے پتلون پہن لی اور واپس کار میں آ بیٹھی۔

واپسی میں ڈن نے اس سے بات چیت کرنا چاہی لیکن جوڈی نے خشک لہجے میں کہا کہ وہ زبان بند رکھے اور اسے گھر چھوڑ آئے۔ ڈن نے سوچا کہ اسکا

جس بری طرح سے اس کے جسم کو روندا ہے شاید وہ اس سے گھبرا گئی ہے اور گفتگو کے موڈ میں نہیں۔

وہ مسرت کے عالم میں کار چلاتا ہوا اس کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ وہ یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ ایلیٹ کو اپنے اس معرکے کی تفصیل بتا کر حیران کر دیگا اس کی خود اعتمادی عود کر آئی تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اتنی جلدی تو شاید ایلیٹ کو بھی کامیابی نہ ملتی۔ لیکن لیری مور کے پھاٹک پر جب اس نے کار روکی تو ایک ناخوشگوار حادثہ اس کا منتظر تھا۔

اوکے بے بی! وہ کار سے اترتا ہوا بولا۔ کل کے کیا ارادے ہیں؟ مل رہی ہو؟

نہیں۔ اس نے جواب دیا۔ اور کار سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھی۔

"ایک منٹ رکو تو!

وہ رک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

میں کہہ چکی ہوں نہیں!" وہ بولی۔

لیکن کیوں؟ اس کے رویئے سے الجھ کر ڈن نے پوچھا۔

مجھ سے دور رہو۔ وہ غرائی۔ میں تم سے نہیں ملنا چاہتی۔ تم میرے مطلب کے آدمی نہیں اور پھاٹک کی طرف بڑھ چلی۔

ایک لمحہ ڈن ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں ہوا۔ ایک عورت اس سے ملنے سے انکار کر رہی تھی! اس کا پارہ چڑھ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کی بانہہ تھام لی۔ لیکن جوڈی نے اسے ایک ایسا تھپڑ رسید کیا کہ اسکی آنکھیں بند ہو گئیں اور وہ آزاد ہو گئی۔

اسی وقت سڑک کے دوسرے کنارے کے اندھیرے سے دو نوں بھی نمودار ہوئے وہ اس کا پچھلے ایک گھنٹہ سے انتظار کر رہے تھے۔ انھوں نے اپنی ہتھیلیاں

پر سائیکل کی چین لپیٹ رکھی تھی۔ دونوں آکر اس کے دونوں طرف کھڑے ہو گئے۔

" مار دو کمینے کو" جوڈی چیخی۔

ون کی زندگی ہی مار پیٹ میں گزر رہی تھی۔ نجانے کتنے اس سے بھی خطرناک حالات میں وہ بچ نکلا تھا۔ جیسے ہی بڑے ہپی جس کا نام لاری تھا نے چین گھما کر اس کے چہرے پر وار کیا ون نے جھک کر وار خالی کر دیا اور جوڈی کو پکڑ کر اس پر دھکیل دیا۔ دونوں لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے۔ دوسرے ہپی نے اپنی چین ون کے گلے کے گرد لپیٹ دی۔ ون تڑپ کر مڑا اور ایک زبردست لات ہپی کے زیر ناف لگائی۔ وہ پیٹ پکڑے وہیں گر گیا۔

اسی بیچ لاری اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چین کا ایک وار اور کیا۔ لیکن ون بچا گیا اور اپنے سر کی ایک ٹکر اس کی ناک پر دے ماری۔ لاری نے فلک شگاف چیخ ماری۔ اس کے دو تین دانت بھی ٹوٹ گئے ناک پر یہ دوسری چوٹ تھی۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا نیچے گر گیا۔ ون نے اس کے سر پر ایک ٹھوکر رسید کی لاری کا بیہوش ہو گیا۔

ون کی گردن پر کئی جگہ خراش آ گئی تھی۔ جن سے خون رس رہا تھا۔ اس نے دونوں ہپیوں کو دیکھا۔ اور مطمئن ہو کر کہ وہ اب گڑبڑ کرنے کے قابل نہیں جوڈی کی طرف مڑا۔

" تو کل رات کے بارے میں کیا خیال ہے بے بی؟" وہ پرسکون انداز میں بولا

" فرض کرو میں نو بجے تمہیں لینے آ جاؤں گا۔؟"

جوڈی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے بے ہوش ہپیوں کی طرف دیکھا۔ اور قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

یہ ہوئی نا کچھ بات۔ وہ بولی۔ اب کیا ہے مردوں والا کام بالکل ٹھیک ہے

میں یہیں ملوں گی۔

وہ اس کے قریب گیا۔ اور اس کے گرد بانہیں ڈال دیں۔ لہو کی کچھ بوندیں اس کی گردن سے جوڈی کے ننگے کندھے پر گریں۔ اس نے ایک جھرجھری لی۔

کل یہاں پہنچ جانا بے بی۔ وہ بولا "میں نہیں چاہتا کہ مجھے تمھارے بنگلے میں گھس کر تمھیں کھینچ کر نکالنا پڑے سمجھیں۔

"ہاں"

وہ اس کی پیٹھ سہلاتا رہا۔ وہ اس سے لگی کھڑی رہی۔ آخر اس کے کولھے دبا کر دن نے اسے چھوڑ دیا۔ اور ہاتھ ہلا کر کار میں بیٹھ گیا۔ اب اس کا رخ جوڈی کے بنگلے کی طرف تھا۔

واپس بنگلے پہنچنے پر وہ ایلیٹ کو الگ لے گیا اور پوری روداد کہہ سنائی۔

"وہ ذرا جنگلی قسم کی ہے پر میں نے اسے قابو میں کر لیا ہے۔" وہ بولا "ان سے جتنا سختی سے پیش آؤ اتنا ہی وہ تم پر مرتے ہیں۔"

لیکن ایلیٹ متفکر رہا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ دن کچھ تیز جا رہا ہے

"فرض کرو وہ کل رات نہیں آئی تو۔"

دن بے فکری سے مسکرایا۔

"وہ کل وہاں میرا انتظار کر رہی ہوگی دوست!" وہ بولا۔ "میں عورتوں کی نبض خوب پہچانتا ہوں۔"

دوسرے دن رات کو نو بجے جب ڈن لیری مور کے بنگلے پر پہنچا تو جوڈی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

دل ہی دل میں مسکرا کر ڈن نے دوسری طرف کا دروازہ کھولا۔ وہ لانگ بوٹ اور تنگ قمیص و نیکر پہنے تھی۔ اس کے سرخ ریشمی بال اس کے کندھوں پر لہرا رہے تھے۔ ڈن نے دوبارہ سوچا کہ اتنی پرکشش عورت اس نے برسوں سے نہیں دیکھی۔

"ہیلو سوپر مین!" اس نے اندر بیٹھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو! میں آگئی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔" وہ بولا۔ جی چاہتا ہے تمہیں کو چبا جاؤں۔

اسی بات پر یاد آیا کہ بھوک لگ رہی ہے۔

کار ریڈیو پر بجتے نغمے کی دھن پر گنگناتے ہوئے ڈن نے کار لوبسٹر اینڈ کریب ریستوراں کی طرف موڑ دی۔ یہ ساحل کے آخری سرے پر چھوٹا مگر مہنگا ریستوراں تھا۔ لیکن ایلیٹ نے کہا تھا کہ یہی ٹھیک رہے گا۔

"لوبسٹر اینڈ کریب ہی موزوں رہے گا۔ ایلیٹ نے اسے تین سو ڈالر دیتے ہوئے کہا تھا۔" جلد بازی مت کرنا۔ اس کے دل میں کوئی شک نہ پیدا ہونے پائے۔

جوڈی کے اندر داخل ہوتے ہی سب نگاہیں اسی پر مرکوز ہو گئیں

جوڈی کو ایک خوشی کا احساس ہوا۔ ڈن جو کہ اس کے پیچھے پیچھے چلا آرہا تھا سوچنے لگا کہ ایلیٹ کی رائے صحیح ہی تھی۔ جگہ واقعی عمدہ تھی یہاں ہپی نظر آ رہے تھے ۔ لیکن پھر بھی جوڈی کے مزاج سے میل کھانے والی جگہ تھی ۔

عجیب سی تاریخی جہازی سٹیرڈوں والی پوشاک میں ملبوس ویٹر انھیں احترام کے ساتھ کونے والی میز پر لے گیا ۔

ڈنر ہال میں جاز موسیقی بلور ہی تھی۔

جوڈی چاروں طرف دیکھتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی اور چہکتے ہوئے بولی ۔

واہ سپر مین ۔ جگہ تو واقعی عمدہ چنی تم نے !

کیوں ؟" ڈن ہنس کر بولا ۔ کیا تمھارا کوئی دوست تمھیں کبھی یہاں نہیں لایا!

جوڈی کی نگاہوں میں سختی جھلکنے لگی ۔

بیکار کی باتیں مت کرو ۔ وہ منہ بنا کر بولی ۔" وہ تمھاری طرح نہیں ۔ میں ان کی صحبت پسند کرتی ہوں "

ڈن نے مینو دیکھ کر بڑھیا ڈنر کا آڈر دیا ۔ ایلیٹ نے اسے سمجھا دیا تھا کہ کیا منگانا ہے ۔

تم نے میری پسند نہیں پوچھی ۔ ؟

جوڈی بیرے کے جانے کے بعد بولی ۔

کیوں پوچھتا ، میں کوئی بچہ تو نہیں ۔ جن لونڈوں کے ساتھ تم گھومتی ہو وہ پوچھتے ہوں گے ۔ لیکن اپنے دوستوں کے لیئے تو میں اپنی ہی پسند پیش کرتا ہوں

بہت چالاک سمجھتے ہو خود کو ؟" وہ بولی ۔

ہاں کیونکہ میں ہوں ۔ اور تم بھی کم نہیں " وہ کرسی پیچھے کھسکاتا ہوا بولا ۔ آؤ ڈانس کریں ۔

انھوں نے تھوڑی دیر رقص کیا اور پھر ڈنر لیا۔ جوڈی بہت مسرور نظر آرہی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد ون نے جیب سے نوٹوں کی گڈی نکالی اور لاپرواہی سے ادائیگی کی۔ اس کے بعد وہ باہر آ گئے۔

آؤ بے بی۔ اب کہیں چل کر عیش کریں۔ کار میں بیٹھتے ہوئے ون بولا۔

"کہاں چلو گے؟

"ایلی گیٹر کلب میں" ون بولا "کبھی گئی ہو۔؟"

جوڈی کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

"نہیں۔ وہ تو صرف رئیس لوگوں کے لئے ہے۔ کیا تم اس کے ممبر ہو؟

"ہاں تمھارا مطلب ہے کہ تمھارا کوئی بوائے فرینڈ تمھیں ایلی گیٹر کلب نہیں لے گیا؟" ون نے پوچھا۔ حالانکہ وہ خود کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ یہ سب ایلیٹ نے طے کیا تھا کیونکہ یہی ایک کلب ایسا تھا جہاں کا وہ مقروض نہ تھا۔

واہ" جوڈی دبے جوش سے بولی "چلو۔

کلب میں ڈانس اور شراب نوشی کے علاوہ انھوں نے کافی وقت تیرنے میں گزارا۔ آخر دو بجے شب وہ وہاں سے نکلا۔

اب ہمیں آرام کرنا چاہیے۔ ون جو بہت محظوظ ہو رہا تھا بولا۔

اسے جوڈی کا ساتھ بہت پسند آیا تھا۔ "تو ہمارے ہوٹل چلیں؟"

"کیوں نہیں۔"

ڈنر لیتے وقت ون نے اسے بتایا تھا کہ وہ نیو یارک کی ایک مشہور فرم کا اکاؤنٹ افسر ہے اور چھٹیاں گزارنے یہاں آیا ہے۔ ایلیٹ نے اس کمپنی کے کام وغیرہ کی تفصیل کی اچھی جانکاری اسے دے دی تھی لیکن جوڈی نے اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔ اسے کھانے پینے اور عیش کرنے میں

ہی مزا آتا تھا۔ اسے اس بات کی قطعی پرواہ نہیں تھی کہ کون کیا ہے البتہ بیوی کے ذکر سے اس کی آنکھوں میں چمک آ جاتی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی نظر اپنے ساتھی کی جیب پر ہی رہتی ہے۔

"میں صرف دولت چاہتی ہوں۔" اس نے کہا، "تاکہ اپنے گھر سے بھاگ سکوں اپنے سڑیل باپ سے دور۔ اس کی تو شکل سے مجھے نفرت ہے۔"

"کیا خرابی ہے اس میں؟" ونی نے پوچھا۔ وہ بلو بیوں ہوٹل کی طرف جا رہے تھے

"خرابی؟ ایک ہو تو گنواؤں۔ والدین کسی نہ کسی طرح اپنی اولاد کو پریشان تو کرتے ہی ہیں۔ اور میرا باپ تو سب میں اول ہے۔ ایسا ہے وہ کہ اسے ٹکٹوں کے علاوہ اور کچھ نہیں سوجھتا۔"

"ٹکٹوں کے بارے میں؟ کیا خاصیت نظر آتی ہے اسے ان میں؟"

"جہنم میں جھونکو انہیں۔ کوئی اور بات کرو۔"

"نہیں مجھے بتاؤ۔ تم نے میری دلچسپی جگا دی ہے۔"

"وہ بوڑھا بکرا ان پر بے دریغ پیسے خرچ کرتا ہے۔ اس کے پاس لاکھوں کی تعداد میں ڈاک ٹکٹ ہیں۔ اسے صرف آٹھ روسی ٹکٹوں کے بدلے دس لاکھ ڈالروں کی پیش کش ہو چکی ہے لیکن وہ کنجوس مانتا ہی نہیں۔"

ونی کے ہاتھوں سے اسٹیرنگ چھوٹتے چھوٹتے بچا۔ اس نے سڑک سے باہر نکلتی ہوئی کار کو سنبھالا اور سامنے آتی ہوئی کار سے بچا لیا۔

"نشے میں ہو؟" جوڈی چلائی۔ وہ ایکسیڈنٹ سے بہت ڈرتی تھی۔

"کیا تم کبھی نشے میں نہیں رہی ہو؟" وہ بولا۔ "گھبراؤ مت۔ میں تم سے باتوں میں لگ گیا تھا اس لیے دھیان بٹ گیا تھا۔"

"اب دماغ قابو میں رکھنا۔" وہ بولی۔

اب وہ خاموشی سے کار چلاتا رہا۔ اس خبر نے اس کے دماغ کو سنسنا دیا تھا
ضرور ایلیٹ انھیں ٹکلٹوں کے پیچھے ہوگا۔ اس نے سوچا غضب خدا کا!
اور وہ صرف پچاس ہزار ڈالر دے رہا تھا!! ادھر یہ لونڈیا کہہ رہی
ہے کہ وہ دس لاکھ ڈالر کے ہیں۔

دس لاکھ ڈالر۔

اس کا منہ سوکھنے لگا۔ یہ اصلی موقع تھا۔ بڑا ہاتھ مارنے گا.... اس کا
دماغ تیزی سے کام کرنے لگا۔ اگر وہ اپنے حواس ٹھکانے رکھے تو چار حصے کرنے
کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ ایلیٹ سنڈی اور جوائے جائیں بھاڑ میں۔
آخر محنت تو ساری وہ کر رہا تھا۔

اسے صرف ٹکلٹوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرنی تھی اور دس لاکھ اس
کے تھے۔ اس خیال سے اس کے جسم سے پسینہ بہہ نکلا۔

کیا ہو گیا ہے تمھیں؟" سنڈی اسے خاموش دیکھ کر بولی۔ "کیا مجھ سے جی
بھر گیا ہے"؟

بڑی مشکلوں سے اس نے اپنی توجہ اس پر مرکوز کی۔

"تھوڑی دیر انتظار کر دے بے بی" اس نے محسوس کیا اس کی آواز بھرائی
ہوئی تھی۔ پھر بتاتا ہوں کہ جی بھرا یا نہیں بھرا۔"

پانچ منٹ بعد شاہراہ سے ہٹ کر بنے ہوئے ہوٹل کے کنارے اس نے
کار روک دی اور بولا۔

"تم یہیں رکو میں انتظام کر کے آتا ہوں۔"

چند ہی منٹوں میں وہ واپس لوٹ آیا اور جوڈی کو ساتھ لے کر ہوٹل کے
ایک کیبن کی طرف چل پڑا۔

اس کے دماغ میں ایلیٹ کے الفاظ گونج اٹھے "جلد بازی کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے سامنے پوری رات پڑی تھی۔ اسے بڑی احتیاط سے کام لینا تھا دس لاکھ ڈالر... کون تھا وہ سرپھرا جو آٹھ ٹکڑوں کے بدلے اتنی خطیر رقم لٹا رہا تھا۔ اسے معلوم کرنا ہوگا۔

اس نے کیبن کا دروازہ کھولا۔ اور وہ اندر داخل ہوگئے۔ بلو ہیون ہوٹل کی سفارش بھی ایلیٹ نے کی تھی۔ یہاں کے کمرے بہترین اور انتہائی آرام دہ تھے ہر کیبن میں ایک ساز و سامان سے آراستہ بڑا کمرہ جس میں عمدہ فرنیچر۔ ٹی وی صوفے اور ایک چھوٹا بار تھا۔ ایک ڈبل بیڈ کی خواب گاہ اور اس سے ملحق باتھ روم غرضیکہ ہر چیز عمدہ تھی۔

"ونڈرفل" جوڈی خوشی سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ون نے دروازہ بند کر کے مقفل کر دیا۔

آرام دہ بستر انھیں مدعو سا کرتا نظر آرہا تھا۔

تم کپڑے اتار کر نہا لو۔ میں ذرا خبریں سن لوں۔ ون نے کہا اور ٹی وی آن کر دیا۔

ٹی وی میں کیا رکھا ہے" جوڈی کپڑے اتارتے ہوئے بولی۔

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ چلو جاؤ جلدی کرو۔ ون اسے کچھ گاکر کچھ سوچنا چاہتا تھا۔

جوڈی ننگی اس کی بغل سے گزر کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اور اندر گھس کر دروازہ بند کر لیا۔

دس لاکھ ڈالر... ون کے دماغ میں یہی چکر چل رہا تھا۔ اس کی نظریں تو ٹی وی کے اسکرین پر لگی تھیں لیکن دماغ کہیں اور تھا یہ چھوکری

رقم کی بھوکی تھی۔ اگر وہ اسے صحیح طریقے سے ہینڈل کرے تو وہ ٹکٹ خود حاصل کر سکتا تھا اور اس کی معلومات سے فائدہ اٹھا کر بیچ بھی سکتا تھا۔ اسے جوڈی کو شیشے میں اتارنا ہی ہوگا۔ اسے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ ٹکٹوں کا اصلی خریدار کون ہے۔ اور یہ بھی کہ انھیں کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دس لاکھ ڈالر کے نوٹ۔ ون کے دماغ میں پھر پھرا رہے تھے۔ اسکے دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔ ایک بار اسے رقم مل جائے تو جوڈی سے پیچھا چھڑا بھی مشکل نہ تھا۔ وہ بڑے پیچیدہ مزاج کی لڑکی تھی۔ اور اس کے ساتھ دن کا گزارا مشکل تھا۔ لیکن پہلے رقم تو ہاتھ آجائے اس نے سوچا۔ پھر وہ غائب ہو جائے گا۔

اسے بڑی ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔ اس نے ٹی وی آف کر دیا۔ تبھی جوڈی باتھ روم سے نکل کر کمرے میں داخل ہوئی۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

جوڈی اپنے مدور کولہے ہلاتی بستر تک پہنچی۔ وہ بالکل برہنہ تھی بستر میں لیٹ کر اس نے اپنی لمبی سڈول ٹانگیں پھیلائیں اور ون کی طرف دیکھ کر مست لہجے میں بولی۔

"اب آ ؤ بھی"

اس کی یہ ادا اچھے اچھوں کو مدہوش کرنے کے لئے کافی تھی۔

دوسرے دن صبح ناشتہ کرتے وقت جوڈی بولی۔

سپرمین! اگر میں چند دن تمھارے ساتھ رہ گئی تو ضرور موٹی ہو جاؤں گی۔
وہ بھنے ہوئے گوشت۔ انگور۔ انڈے ٹوسٹ مکھن اور کافی کا ناشتہ کر رہے تھے۔ جوڈی امریکیوں کی طرح ان چیزوں پر ٹوٹ پڑی تھی۔
ون جس نے نارنگی کا رس کافی اور سگریٹ پر ہی اکتفا کی تھی مسکرایا۔
یہ فرق ہوتا ہے معمولی لونڈوں اور ہم جیسوں کے ساتھ رہنے میں۔ وہ بیچارے تم جیسی لڑکی کا خرچ اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتے اور موٹا ہونے کی تو فکر مت کرو۔ بستر میں اتنی ورزش کرواؤں گا کہ سب ہضم ہو جائے گا۔
جوڈی ہنسی۔ وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔
"تم واقعی لاجواب ہو۔" وہ بولی۔
تو تم نے بتایا نہیں کہ تمھارے والد سے تمھاری کیوں نہیں بنتی؟"
ون بظاہر لاپرواہی سے بولا۔
"بنتی نہیں؟ ارے میں تو اسے دیکھنا تک نہیں چاہتی۔ اس کے ذکر سے ہی مجھے کوفت ہوتی ہے۔"
لیکن تم کچھ ٹکڑوں کا ذکر کر رہی تھیں۔ وہ دوسرا سگریٹ سلگاتا ہوا بولا۔" تم نے کہا تھا کہ کوئی شخص آٹھ ٹکڑوں کے دس لاکھ ڈالر دے رہا تھا۔ مذاق تو نہیں کر رہی تھیں؟"
"نہیں۔ میں نے خود وہ خط اس کی میز پر پڑا دیکھا تھا۔" اس نے ٹوسٹ پر جام کی موٹی تہہ چڑھاتے ہوئے کہا۔
تمھارا مطلب ہے کہ کوئی خبطی تمھارے بڈھے باپ کو واقعی اتنی خطیر رقم صرف آٹھ ٹکڑوں کے بدلے دے رہا تھا۔؟"
"ہاں۔ جبکہ اتنی رقم کا تصور ہی میرے دل میں گدگدی پیدا کر دیتا ہے

"لیکن جانتے ہو میرے حرامی باپ نے کیا کیا؟ وہ خطا ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔"

"کیسے ٹکٹ ہیں؟" وہ اس نے کندھے اچکائے۔

"معمولی قسم کے۔ لوگ ایسے ٹکٹ بھیجتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے اس بارے میں زیادہ نہیں معلوم۔ اور سپر میں اس بکواس کو چھوڑو۔ کوئی اور بات کرو۔"

ون نے اپنے لئے اور کافی انڈیلی۔

"کون ہے وہ سر پھرا جس نے اتنی رقم کی پیش کش کی تھی۔؟"

جوڈی سلائیس میں مکھن لگاتے لگاتے رک گئی۔ اس کی آنکھیں اچانک چوکنی انداز سے جھلملانے لگیں۔

"تمھیں اس سب سے کیا مطلب ہے؟"

ون نے محسوس کیا کہ وہ کچھ کھٹک گئی ہے۔ لیکن پھر بھی کر بدتے ہوئے بولا "تو تمھیں معلوم نہیں ہے؟"

"فرض کرو معلوم بھی ہے تو۔؟"

"اوکے بے بی۔ نہ بتانا چاہو تو تمھاری مرضی۔ میں تو یونہی پوچھ رہا تھا اب ٹکٹوں کو چھوڑ دو بھی۔" وہ سلائیس چباتے ہوئے بولی۔ "آؤ، اوہ۔ تیرنے چلیں۔ میں ایک جگہ جانتی ہوں جہاں ہم آزادی سے تیرنے کا لطف لے سکتے ہیں۔"

"بہت خوب!" ابلیٹ کی رائے یاد کر کے ون نے بہتر سمجھا کہ اب اس موضوع پر اور گفتگو نہ کرے۔

ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر ون نے ہوٹل کا بل ادا کیا اور جوڈی کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف کار چلا دی۔ وہ ساحل کے ساتھ ساتھ جاتی

ہوئی سڑک پر تقریباً بیس میل تک نکل گئے۔ پھر ایک کچے ریتیلے راستے سے کار سمندر کے کنارے روک دی۔

کار سے اتر کر انھوں نے کپڑے اتارے اور دیر تک نہاتے اور تیرتے رہے۔ اس کے بعد وہ کنارے کے ایک پام کے درخت کی چھاؤں میں بیٹھ گئے۔

"ایسی زندگی مجھے پسند ہے۔" جوڈی بولی۔ "کاش ہمیشہ یہی دستور رہتا۔"

"کیا کافی دن ٹھہرو گے سیر میں؟"

"اگر تمھیں ڈالر مل جائیں تو کیا کرو گی۔" وہ پام کی جھکی ہوئی ٹہنیوں کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"تمھارے دماغ سے ابھی تک وہ بات نکلی نہیں۔" وہ اس کی طرف کروٹ لے کر بولی۔ "آخر ماجرا کیا ہے؟"

"میں تم سے ایک سوال پوچھ رہا ہوں۔" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولا۔

"ٹھیک ہے تو سنو۔ اتنی رقم پا کر میں اس بیہودہ ملک کو چھوڑ دوں گی۔ اور پیرس میں ایک مکان خرید دوں گی۔ اور موج کروں گی۔ اپنے ڈھنگ سے زندگی بناؤں گی۔ میرے پاس پیسہ ہوگا تو مرد خود بخود میری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ مجھے ان کے پیچھے نہیں پھرنا ہوگا۔"

"اگر وہ ڈاک ٹکٹ کہیں کھو جائیں تو کیا تمھارے بڈھے کو اس کا پتہ چل جائے گا؟"

جوڈی اتنی دیر تک خاموش رہی کہ وان کو خوف ہوا کہ وہ زیادہ تیزی دکھا گیا ہے۔ آخر وہ بولی۔ "ہاں اسے پتہ چل جائے گا۔ وہ بوڑھا ہی سارا وقت ان کی دیکھ بھال میں گزارتا ہے اور اب جبکہ اسے ان ٹکٹوں کی اتنی رقم

مل رہی ہے وہ شاید کہیں اور حفاظت سے رکھتا ہو۔

"کون دے رہا ہے یہ رقم؟"

جوڈی اپنی ننگی چھاتیاں بازوؤں میں ڈھانپے اٹھ بیٹھی۔

"تم سوچ رہے ہو گے میں بیوقوف ہوں۔ وہ بولی۔ اگر ایسا ہے تو تم غلطی پر ہو۔ کیا تم یہ ٹکٹ چرا کر اس آدمی کے ہاتھ بیچنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

آخر کھٹک ہی گئی۔ ڈن نے سوچا۔ لیکن اب بھی موقع ہے۔

مجھے ایسا ہی ایک خیال سوجھا تھا" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا اگر کسی طرح ہم یہ رقم حاصل کر سکیں تو ہم اسے آپس میں برابر بانٹ سکتے ہیں۔ یا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہو تو خوب عیش کر سکتے ہیں

دونوں کی نگاہیں ملیں۔

"لیکن تم ہو کون۔؟ وہ بولی۔ مجھے اکاؤنٹ افسر تو نہیں نظر آتے۔

موقع کی تلاش میں رہنے والا ایک نوجوان" وہ مسکرا کر بولا "تمھاری طرح دولت کی بھوک مجھے بھی ہے۔ ہم دونوں یہ کام کر سکتے ہیں۔ پارٹنروں کی طرح

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے تولیے سے اپنی پیٹھ، کولھوں اور ٹانگوں پر سے ریت صاف کی۔ وہ پرتشویش انداز میں اسے دیکھتا رہا۔ کیا وہ جلد بازی کر بیٹھا تھا؟۔ اسے بے چینی کا احساس ہونے لگا۔

جوڈی خاموشی سے کپڑے پہنتی رہی۔

خدا کے لئے کچھ تو کہو" وہ بولا۔

کان کھول کر سن لو مسٹر ڈن۔ میں کسی پر بھروسہ نہیں کرتی۔ تم پر بھی نہیں" اگر تم خود کو اتنا اسمارٹ سمجھتے ہو کہ ٹکٹ حاصل کر لو گے تو میں تمھاری مدد کر دوں گی لیکن خریدار کا نام نہیں بتاؤں گی۔ وہ کام میں خود کر دوں گی۔ اور بٹوارہ میری

شرطوں پر ہوگا۔ یعنی ساڑھے سات لاکھ میرے اور ڈھائی لاکھ ڈالر تمھارے۔
ون کو ماننا پڑا کہ وہ بیچارہ لاک بھی۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ رقم حاصل ہونے تک تو اس کی شرطوں کے مطابق کام کرے گا ہی۔ لیکن بٹوارے کے وقت اسے اتنی خوبصورتی سے الو بنائے گا کہ ساری عمر یاد رکھے گی۔
اس نے اٹھ کر اپنے کپڑے پہن لیے۔ وہ کار کے پاس کھڑی تھی۔ وہ بھی کار تک پہنچا۔
آؤ ایک ڈرنک ہو جائے۔" وہ بولی۔ اسے بھی اس کی ضرورت محسوس کر رہی ہو گیا۔
وہ اسے ساحل کے ہی ایک بار پر لے آیا۔ اس کے لیے جن کا آرڈر دیکر اس نے اپنے لیے بیر طلب کی۔ بار میں بھیڑ نہ تھی۔ وہ ایک الگ تھلگ میز پر جا بیٹھے۔ ون پھر کچھ اگلوانے کی کوشش کرنے لگا۔
"ہمیں ٹکٹ کیسے مل سکتے ہیں بے بی؟" اس نے پوچھا۔
وہ اسے بغور دیکھتی رہی پھر بولی۔ "تو تم نے پکا ارادہ کر لیا ہے؟"
"بیکار باتیں مت کرو۔" ون تیزی سے بولا۔ "کیا ہم دونوں اس مشن پر اکٹھے کام نہیں کر رہے ہیں۔"
وہ اپنی شراب پیتے ہوئے اسے دیکھتی رہی۔
"سپرمین۔ اگر یہ اتنا آسان ہوتا تو میں کب کی ٹکٹ لے کر بھاگ چکی ہوتی۔ اس بدشکل بڈھے نے ان کی حفاظت کا بہترین انتظام کر رکھا ہے۔"
"شاید ہم دونوں کوئی راہ نکال لیں۔" ون پرامید لہجے میں بولا۔
اس نے انکار میں سر ہلایا۔
"وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ تم انھیں حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لیے سب کچھ بھلا کر آج رات کے جشن کے بارے میں بات کرو۔" وہ بولی۔

" جہاں پیسوں کی بات ہو وہاں وقت نہیں ضائع ہوا کرتا۔ وہ اپنا ذخیرہ کہاں رکھتا ہے۔ ؟

" گھر میں ہی "۔ وہ بولی۔ اس کے پاس ایک بڑا کمرا ہے جس میں کئی الماریاں ہیں۔ ہر الماری میں کئی خانے ہیں۔ ہر خانے میں شیشے کے نیچے ٹکٹ لگائے گئے ہیں۔ ان درازوں یا خانوں کی تعداد سیکڑوں میں ہے اور ٹکٹوں کی لاکھوں میں۔ اس لئے ان اسٹامپس کو تلاش کرنا اس شہر میں کسی جوان مگر کنواری لڑکی کو ڈھونڈھنے کے برابر ہے۔

حفاظت کا کیا انتظام ہے ؟"

ہر خانے کا تعلق خطرے کے الارم سے ہے۔ اور الارم کا تعلق پولیس اسٹیشن سے جب وہ اسٹامپس روم میں نہیں ہوتا تو ایک بٹن کے دباتے ہی تمام تالے خود بخود بند ہو جاتے ہیں۔ یہ سوئچ یا بٹن دیوار میں بنے ایک بکس کے اندر ہے جو ہمیشہ مقفل رہتا ہے۔ ایک کلوز سرکٹ ٹی وی بھی لگا ہے جس سے گارڈ اپنے کمرے میں بیٹھا اسکرین پر کمرے کے اندر کا حال دیکھتا رہتا ہے۔ جب وہ موجود نہیں ہوتا" وہ مسکرائی۔ ٹکٹوں کی سخت حفاظت ہوتی ہے۔ اس لئے رن کا خیال چھوڑ دو۔

رن نے یہ سب معلومات ذہن نشین کرلیں۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد وہ بولا۔

" ممکن ہو میں بغیر خطرے کے الارم کی زد میں آئے اسٹامپس روم میں پہنچ جاتا ہوں

تو میں ان ٹکٹوں کو کس طرح پہچان سکتا ہوں ؟"

وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتی رہی پھر ہنسی۔

"تم وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔

فرض کر دمیں پہونچ گیا۔

اس نے کندھے اچکائے۔

تمھیں وہاں تقریباً آٹھ سو کے قریب خانے ملیں گے۔ جن میں کانچ کے نیچے پندرہ ہزار دن ٹکٹ بکھرے پڑے ہوں گے۔ ہر خانے کا تعلق الارم سے اور الارم تھانے سے منسلک ہے۔ اس کے علاوہ گارڈ انھیں اسکرین پر دیکھ رہا ہوگا۔ ذرا ایک خانے کو چھوا کہ پولیس تم پر ٹوٹ پڑے گی۔

الارم ۔ کلوز سرکٹ ٹی وی اور پولیس دن کے لئے باعث فکر نہ تھے۔ وہ اپنے میدان کا تجربہ کار کھلاڑی تھا۔ اس کے اصلی مشکل کام تو لاکھوں ٹکٹوں میں سے ان مخصوص ٹکٹوں کو تلاش کرنا ہی تھا۔

دیکھو بے بی۔ تمھارے کھوسٹ باپ کی یادداشت معجزانہ تو ہو نہیں سکتی ہاں تو وہ کوئی خاص ٹکٹ دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اسے کس طرح تلاش کرتا ہے اس نے کوئی نہ کوئی طریقہ تو بنا ہی رکھا ہوگا۔

ہاں۔ اس بارے میں مجھے سب پتہ ہے۔ کیونکہ ممی کے مرنے سے پہلے میں آٹھ سال کام کرتی تھی۔ لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ ان منحوس ٹکٹوں کے علاوہ بھی دنیا میں بہت کچھ ہے۔

دن کو اپنی رگوں میں خون تیزی سے دوڑتا ہوا محسوس ہوا۔

لیکن وہ طریقہ کیا ہے ۔ ؟"

بہت آسان۔ ہر خانے کا ایک نمبر ہے۔ اس نے ایک رجسٹر بنا رکھا ہے مثال کے طور پر خانہ نمبر ایک سے پچاس تک امریکی ٹکٹ ہیں۔ ہر خانے میں ٹکٹ جاری ہونے کی تاریخ کی مناسبت سے لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ

ناؤ ٹکٹوں کے خانوں کے نمبر الگ ہیں۔ ڈن کے وقت رجسٹر اس کے پاس رہتا ہے۔ اور رات کو وہ اپنے بیڈروم کی تجوری میں مقفل رکھتا ہے۔"

"کیسا رجسٹر ہے وہ؟"

"چمڑے کی جلد والا نوٹ بک کی شکل کا۔ جسے وہ کوٹ کے اندر کی جیب میں رکھتا ہے بغیر بڈھے کی کھوپڑی چٹخائے اسے پانا ناممکن ہے۔"

ڈن نے اپنی برہمی ختم کی۔

"ہاں لو ہم اس کی کھوپڑی چٹخا دیں تو؟"

"مشکل ہے وہ اپنے کمرے سے نکلتا ہی نہیں۔ ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ گولف کھیلنے جاتا ہے۔ ورنہ اسٹڈی یا بیڈروم ہی میں گھسا رہتا ہے۔ گولف کلب میں اسے شوفر لے جاتا ہے۔ راستہ کلب بھاڑے والا ہے۔ اس لئے کار روکنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ گھر میں داخل ہونے کا بھی کوئی امکان نہیں۔ اس کے پانچ آدمی ہمیشہ مکان میں موجود رہتے ہیں۔ بہتر ہوگا یہ بھول جاؤ۔ کیونکہ رجسٹر کے بغیر ٹکٹ ملنا ناممکن ہے۔ اس لئے دس لاکھ ڈالر کا خواب مت دیکھو۔"

ڈن کو مطلوبہ معلومات حاصل ہو چکی تھیں۔ اس لئے اس نے جوڈی سے اور مغز ماری کرنا مناسب نہ سمجھا۔

"او کے بے بی۔" وہ بولا۔ "میں اس بارے میں سوچوں گا۔ اگر کوئی راستہ سوجھا تو ہم مل کر کام کریں گے۔ تو پھر طے رہا ہے؟"

"کیا؟"

"میں ٹکٹ حاصل کروں گا۔ اور تم مجھے خریدار کا نام بتاؤ گی۔ حصہ برابر کا رہے گا۔"

"میں تمھیں اپنی شرط بتا چکی ہوں مسٹر ڈن! ساڑھے سات لاکھ میں لوں گی۔

اور ڈھائی لاکھ تمھارے۔

ون ہنسا۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی سہی۔

اور خریدار سے میں ملوں گی۔ سپرینا!"

ایک لمحہ کے لیے ون ہچکچایا۔ لیکن موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے چہرے پر جبراً مسکراہٹ پیدا کی۔ اور بولا "مجھے منظور ہے جوڈی نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

تو اب چلا جائے"۔ ون اٹھتا ہوا بولا۔ مجھے کچھ ضروری کام ہیں۔ کل رات کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

آج رات میں کیا خرابی ہے؟

ون نے انکار میں سر ہلایا۔ "میں مصروف ہوں۔ کل رات میں تمھیں لولائٹ کلب میں لے چلوں گا۔ ذرا بن سنور کر تیار رہنا۔

لیکن تمھیں آج کیا کام ہے"۔ وہ اسے مشتبہ انداز سے گھورتے ہوئے بولی

ایک آدمی سے ملنا ہے۔ آؤ بے بی اب چلیں۔

وہ اس کے ساتھ جیگار تک آئی اور کار میں بیٹھ گئی۔

"کیا گھر چھوڑ دوں؟" ون نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

گھر میں کیا رکھا ہے۔ مجھے پلازہ بیچ پر اتار دینا۔ میں دن وہیں گزاروں گی۔

"سپرینا مجھے کچھ پیسے دے دو" کار کے چلنے کے بعد وہ بولی "اگر تم مجھے رات نہیں لے جا رہے تو میرے خرچ کے لئے تو کچھ دیتے جاؤ۔ سو ڈالر بہت ہوں گے۔

کھانے پینے کا خرچ تمھارے یار دیں گے۔ میں رقم تب دیتا ہوں جب

کچھ حاصل کر لیتا ہوں۔"

"رات بھر اور کیا کرتے رہے حرام زادے"۔ وہ بولی۔ کیا مجھے حاصل نہیں کر چکے ہو۔؟"

"ابھی نہیں"۔ وین مسکرا کر بولا۔ ابھی تو تمھارے ساتھ مل کر ایک ملین ڈالر حاصل کرنے ہیں۔

لیکن جب پلانو بیچ پر وین نے اسے اتارا تو اس نے جوڈی کو تیس ڈالر تھما دئے۔

جوڈی نے اس کے ہاتھوں سے پیسے جھپٹ لئے۔ زبان نکال کر اسے منہ چڑھایا اور کولھے مٹکاتی چل دی۔

ہولٹز جب سے کرٹیدینیز کا سکرٹری بنا تھا تب سے یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اپنے باس کا حکم بجا لانے میں ناکام رہا تھا۔

اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایلیٹ کی نگرانی کروائے۔ اور اس کی روزانہ مصروفیات کی رپورٹ پیش کرے۔ ہولٹز نے یہ ذمے داری ایک جاسوسی ایجنسی جس کا انچارج جیک لینگ تھا کو سونپ دی تھی۔ لینگ نے فوراً اپنے چار آدمی اس کام پر لگا دئے تھے۔

چھ گھنٹے بعد دبلے پتلے اور ٹھنگنے لیکن مکار آنکھوں والے لینگ نے ہولٹز کے آفس میں آ کر مطلع کیا کہ ایلیٹ لاپتہ ہو چکا تھا۔ اور اس کے آدمیوں کو اس کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔

"وہ ریل یا ہوائی جہاز سے تو کہیں گیا نہیں،" لینگ نے کہا تھا۔ "چونکہ اس کی الفا کار بھی غائب ہے اس لئے ممکن ہے کار سے کہیں چلا گیا ہو۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

ہولٹز نے جس طرح سے جلتی ہوئی نگاہوں سے اسے گھورا اس سے وہ بری طرح سہم گیا۔

"اسے ڈھونڈنا تمھارا کام ہے۔" ہولٹز غرایا۔ "تمھیں اسی کام کے پیسے دیے جاتے ہیں۔ اور یہ کوئی مشکل بھی نہیں۔ وہ جانی پہچانی صورت ہے۔ اپنے سارے آدمی اس کام پر لگا دو۔ لیکن اس کا پتہ چلنا ہی چاہیے۔"

لینگ کے جانے کے کافی دیر بعد تک ہولٹز سوچتا رہا۔ ریڈینٹز کو رپورٹ پیش کرنے میں ابھی چھ گھنٹے باقی تھے اور اسے بات کی پوری امید تھی کہ لینگ کے آدمی اتنی دیر میں ایلبیٹ کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ لیکن پھر بھی اس نے طے کیا کہ ریڈینٹز کو یہ بتا دینا بہتر ہوگا کہ ایلبیٹ کی تلاش میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔

وہ ٹیرس پر پہنچا جہاں ریڈینٹز فون پر ایران میں کسی سے بات کر رہا تھا۔ وہ کچھ زرِ مبادلہ کا انتظام کر رہا تھا۔ ہولٹز اس کے ریسیور رکھنے تک خاموش کھڑا رہا۔

"کیا بات ہے۔" ریڈینٹز نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

ہولٹز نے اسے موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا اور ان اقدامات کی تفصیل دی جو کہ وہ طے کر چکا تھا۔ ریڈینٹز خاموشی سے سنتا رہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات اور آنکھوں میں قہر کی جھلک دیکھ کر اسے یوں محسوس ہوا گویا ریڈینٹز اسے اسی لمحہ برخاست کر دیگا۔ لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ریڈینٹز

نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے پرسکون لہجہ میں اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کیلئے کہا۔ ہولٹز کبھی ریڈ بیٹرز کے روبرو نہیں بیٹھا تھا۔ اس لئے گھبراہٹ اور بےچینی سی محسوس کرتے ہوئے وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم کتنے عرصے سے میرے لئے کام کر رہے ہو؟" ریڈ بیٹرز نے دونے کے کرتے سگار کا کونا توڑتے ہوئے پوچھا۔

"اگلے مہینے پانچ سال ہو جائیں گے سر۔"

ریڈ بیٹرز نے سر ہلایا۔

اس دوران میں تم نے نہ صرف تسلی بخش کام کیا ہے بلکہ میرا اعتماد بھی حاصل کر چکے ہو۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ میں یہ بتا دوں کہ ایلیٹ کی تلاش کیوں ضروری ہے اس کے غیر متوقع اور حیرت انگیز رویے نے ہولٹز کو خبردار کیا کہ خاموش رہنا ہی بہتر ہے۔

ریڈ بیٹرز نے سگار سلگایا اور دور ساحل پر نظریں جما دیں۔ جہاں کچھ لوگ سمندر میں تیر رہے تھے اور کچھ ریت پر لیٹے دھوپ کا مزا لے رہے تھے۔

"میں آٹھ روسی ٹکٹوں کی تلاش میں ہوں۔" وہ بولا "وہ ان ڈاک ٹکٹوں میں سے ہیں جو پرنٹ تو ہوئے تھے۔ لیکن عوام تک نہیں پہنچے۔ یہ آٹھ ٹکٹ ایک روسی سائنسدان کے ہاتھ لگے جو مشرقی برلن میں ملی ایک امریکن عورت کی محبت میں گرفتار تھا۔ اسے وارننگ دی گئی کہ وہ اس عورت سے کوئی تعلق نہ رکھے۔ وہ بظاہر مان گیا لیکن اس نے روس سے فرار اختیار کرنے کی دل ہی دل میں پوری اسکیم بنا لی۔

وہ جانتا تھا کہ یہ آٹھ ٹکٹ قیمتی ثابت ہوں گے۔ روس سے بھاگنے اور دوسرے ملک میں زندگی گزارنے کے لئے اسے اچھی خاصی رقم کی ضرورت

ہوئی۔ اسی دوران میں اس نے وہ رپورٹ تیار کی جس پر آجکل وہ کام کر رہا تھا۔ یہ رپورٹ روس کے لئے بہت اہم تھی۔ اس لئے کئی سیکریٹ ایجنٹ بھی اس کی فراق میں لگ گئے۔ اس نے اس رپورٹ کی آٹھ مائیکرو ڈاٹس بنائیں اور ہر ایک ڈاٹ یا نقطے کو ان آٹھ ٹکٹوں پر فی ٹکٹ ایک ڈاٹ کے حساب سے چپکا دیا۔ اس طرح ان کی قیمت اور بڑھ گئی۔ ہمیں اس رپورٹ کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف یہ کہہ دینا ہی کافی ہے کہ سی آئی اے والے اس کے لئے خطیر رقم صرف کرنے کے لئے تیار تھے۔ اس سائنسداں نے کسی طرح ان ٹکٹوں کو اپنے ایک دوست کی معرفت روس سے باہر مشرقی برلن پہنچوا دیا۔ اور وہ اس کی امریکن معشوقہ کو مل گئے۔ لیکن سائنسداں نے روس سے نکلنے میں دیر کر دی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ جب اس پر سختی کی گئی تو اس نے سب کچھ بتا دیا۔

ادھر اپنے عاشق کے گرفتار ہونے کی خبر سن کر امریکن عورت مشرقی برلن سے پیرس بھاگ گئی۔ ان ٹکٹوں کو پیرس کے ایک نوادرات کے تاجر جو کہ ان مائیکرو ڈاٹس سے بے خبر تھا۔ ان ٹکٹوں کو اپنے ایک گاہک کے ہاتھ فروخت کر بیٹھا۔ اس گاہک کا اغوا کر لیا گیا۔ اس سے پہلے کہ اغوا کرنے والے اس سے کچھ پوچھ سکتے اس کا ہارٹ فیل ہو گیا۔ اس طرح ٹکٹ غائب ہو گئے۔

رابرٹ نے سگار کی راکھ جھاڑی اور کہنا جاری رکھا۔

جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میرے روسی گورنمنٹ سے بہت اچھے تعلقات

؎۱۔ مائیکرو ڈاٹس کسی تحریر کے فوٹو لے کر انہیں چھوٹا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بظاہر نقطہ نظر آتے ہیں بعد میں انکو انلارج (بڑا کر کے) پڑھ لیا جاتا ہے۔ مترجم

میں اور میرا مناسب معاوضے پر ان کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہوں۔ مجھ سے روسی سرکار نے درخواست کی کہ ٹکٹوں کی بازیابی کے لئے میں ان کی مدد کروں میں نے حامی بھر لی۔ ان کے خرچ پر میں نے چھان بین شروع کر دی۔ بدقسمتی سے سی آئی اے والوں کو بھی اس کی بھنک پڑ گئی اور وہ بھی ٹکٹوں کے پیچھے پڑ گئے۔ میں مجھے اب زیادہ احتیاط برتنی پڑ رہی ہے۔ اس وقت سے سی آئی اے والے چھوٹے موٹے روسی ٹکٹ جمع کرنے والے شوقین لوگوں سے پوچھ تاچھ کر رہے ہیں۔ اور میری چھان بین اس شہر کے ایک شخص پال لیبری مور تک آکر رک گئی ہے۔ میری معلومات کے حساب سے ٹکٹ اسی کے پاس ہونے چاہئیں۔ میں نے اسے کافی بڑی رقم کی پیش کش کی تھی لیکن وہ اس بارے میں بات چیت ہی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے دو مطلب ہیں۔ یا تو اس کے پاس ٹکٹ ہیں اور وہ بیچنا نہیں چاہتا۔ یا اس کے پاس ٹکٹ ہیں ہی نہیں لیکن اپنی خبط مزاجی اور تنہائی پسندی کی بنا پر وہ ملنے سے انکار کر رہا ہے۔ میں بہت آسانی سے اس آدمی کو پکڑ کر سچائی اگلوا سکتا ہوں۔ لیکن اس کا اغوا ہونے سے سی آئی اے والے حرکت میں آ جائیں گے۔

رینڈ بیز نے سگار کا دھواں اگلا اور سپاٹ لہجے میں کہتا گیا۔

میں نے یہاں کے ایک چور بازار کے گلاڈ کینڈرک سے رجوع کیا ہے جو اس ولیم اسٹار ایلیٹ کو اچھی طرح جانتا ہے۔ لیبری مور اس شہر میں صرف اسی سے کچھ مراسم رکھتا ہے۔ ایلیٹ کو پیسوں کی اشد ضرورت ہے اور وہ مدد کرنے کو تیار ہو گیا ہے۔ وہ ٹکٹوں کے بارے میں پتہ لگائے گا مجھے کینڈرک پر بالکل بھروسہ نہیں اگر ایلیٹ ٹکٹ حاصل کر کے کینڈرک کو دے تو ضرور وہ مجھ سے زیادہ دام لگانے والے گاہک کو تلاش کرے گا۔ اس لئے میرے لئے یہ معلوم کرنا بہت ضروری ہے کہ کب ایلیٹ ٹکٹوں

کی خبر حاصل کرتا ہے اور کب وہ ٹکٹ حاصل کرتا ہے۔ اس لئے اس کا فوراً پتہ چلنا بہت ضروری ہے۔"

اگر وہ ٹکڑوں کے پیچھے ہے تو اسے ضرور اس شہر میں ہونا چاہئے سر ہولٹن بولا میں لینگ کو خبردار کردوں گا۔

"جو مناسب سمجھو کرو۔ یہ میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ ریڈ بنیٹز اسے گھور کر بولا میں نے یہ ساری تفصیل تمھیں اس لئے بتائی ہے کہ تم آپریشن کی اہمیت اور پیچیدگی کو سمجھ سکو۔ اگر مجھے ٹکٹ مل گئے۔ تو میں روسی گورنمنٹ سے سودا کرنے کی مضبوط پوزیشن میں ہونگا تمھیں معلوم ہی ہے کہ کارن ڈیم کا کانٹریکٹ بھی بیچ میں ہی لٹکا ہوا ہے۔ اگر میں انھیں ٹکٹ تلاش کرکے دے دوں تو وہ یہ ٹھیکہ ضرور مجھے ہی دیں گے۔ اور مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ٹھیکہ کتنا بڑا اور اہم ہے۔ اسلئے مجھے امید ہے کہ ایلبیٹ کے مل جانے کی خبر اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر مجھ تک پہنچ جائے گی۔

ریڈ بنیٹز نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔ یہ ہولٹن کے لئے جانے کا اشارہ تھا۔ دن جب بنگلے کی طرف واپس جا رہا تھا۔ تو اس کے ذہن میں کئی سوالات چکر لگا رہے تھے۔

کیا ایلبیٹ ٹکڑوں کی صحیح قیمت جانتا تھا۔؟ کیا کیبنڈرک کو بھی اس بارے میں جانکاری تھی؟۔ اور کیبنڈرک ایلبیٹ کو کتنی رقم دے رہا تھا ظاہر ہے پچاس ہزار ڈالر جو کہ ایلبیٹ انھیں بانٹ رہا تھا اس سے تو زیادہ ہی ہوگی مگر کتنی زیادہ۔؟

اس نے جوڈی سے حاصل شدہ معلومات کے بارے میں بھی غور کیا۔ چوری کرنا اس کے لئے بڑی بات نہ تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ اللادم اور رکھونڈ سرکٹ ٹی ڈی کو بیکار کر سکتا ہے۔ لیکن رجسٹر کیسے حاصل کیا جائے۔ اسکے دماغ میں

کئی خیال آئے لیکن سب ہی خطرہ تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ایلیٹ سے مشورہ کریگا
ون جانتا تھا کہ اس میں اس قسم کی پیچیدہ مسئلوں سے نپٹنے کی صلاحیت نہیں۔
ذرا سی غلطی سے دس لاکھ ڈالر کا پلان ٹھپ پڑ سکتا ہے۔ اس خیال سے ہی
اس کے پسینے چھوٹ گئے ہیں...... اسے جوڈی کی بتائی ہوئی معلومات سے
کچھ تو ایلیٹ کو بتانی ہی ہوگی۔ اگر انھیں کامیابی ہوگئی اور ٹکٹ مل گئے تو وہ جوڈی
اور ایلیٹ کو ٹھکانے لگا دے گا۔ یہ تو وہ پہلے ہی طے کر چکا تھا۔ کہ حاصل ہونے
والی رقم کا بٹوارہ نہیں کرے گا۔ یہ رقم صرف اسے ہی ملے گی۔

اسے ایلیٹ سنڈی اور جوائے باغ میں بیٹھے ہوئے ملے۔ وہ ان کے
پاس آکر چوتھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تینوں اسے پر امید نگاہوں سے دیکھنے لگے

"کہاں تھے تم؟ جوائے نے پوچھا۔ ہم سب منتظر تھے۔ کیا کر آئے ہو؟"

"بہت کچھ" ون مسکرا کر بولا۔ میں نے لیری مور کی لڑکی کو پھانس لیا ہے
اور کافی معلومات جھاڑ لی ہیں۔

"بہت تیزی دکھائی!" ایلیٹ چونک کر بولا۔ کیا تم نے ٹکٹوں کی بات کرلی!
ہاں۔ وہ تو کرنا ہی تھی۔ ٹکٹوں کا ذکر اسی نے چھیڑا تھا"

کیا وہ لیری مور کے پاس ہیں؟" ایلیٹ نے پوچھا۔

ون نے اپنی انگلی اس کی طرف اٹھائی اور بولا۔

ذرا ٹھہر جاؤ دوست۔ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کینڈرک تمھیں ان
ٹکٹوں کے لئے کتنی رقم دے رہا ہے؟

"تمھیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ تم تینوں میرے لئے پچاس ہزار
ڈالر کے بدلے یہ کام کرنے کی حامی بھر چکے ہو" ایلیٹ نے پرسکون لہجے
میں کہا۔

"لیکن اب حالات دوسرے ہیں"۔ ون انکار میں سر ہلاتا ہوا بولا۔ "سارا کام تو میں کر رہا ہوں۔ میرے بغیر تم ان ٹکٹوں کو حاصل کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتے اور ٹکٹ بہت زیادہ قیمتی ہیں۔ اس لئے ہمیں بتا دو کہ کینیڈر تمھیں کیا دے رہا ہے۔"

البیٹ ہچکچایا۔ پھر کندھے جھٹکا کر بولا۔

"دو لاکھ ڈالر۔ چونکہ پلان میرا بنایا ہوا ہے اور سب انتظام میں کر رہا ہوں اس لئے تم تینوں کا معاوضہ پچاس ہزار ڈالر مناسب ہی ہے۔"

"یہ تمھارا خیال ہے"۔ ون پر اعتماد لہجے میں بولا۔ "میں کہتا ہوں ہم زیادہ پیسے کما سکتے ہیں۔"

البیٹ نے سنڈی اور جوائے کی طرف دیکھا۔

"کیا تم اس بٹوارے سے مطمئن ہو۔؟ یا تمھیں بھی اور چاہیے؟" اس نے پوچھا۔ "ان کی فکر نہ کرو۔" ون زوردار لہجے میں بولا "مجھے اور پیسہ چاہیئے اور میں حاصل کر کے رہونگا۔ نیا بٹوارہ اس طرح ہوگا۔ مجھے پچاس ہزار ڈالر پچاس ہزار ڈالر سنڈی اور جوائے کے اور ایک لاکھ تمھارے۔"

جوائے جو یہ سب غور سے سن رہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کہ اس آپریشن کے ختم ہوتے ہی ون سے چھٹکارا مل جائے گا۔ بولا "مسٹر البیٹ تمھیں تو اب بھی زیادہ ہی مل رہے ہیں۔"

البیٹ نے بھی ایک لمحہ سوچا پچاس ہزار ڈالر کم ملنے کا مطلب تھا چند مہینے اور کم زندہ رہنا۔ اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ اسے اب کسی چیز کی پرواہ نہیں۔

"او کے" آخر وہ بولا۔ "تمھاری ہی شرطیں سہی۔ اس کے پاس ٹکٹ ہیں نا؟"

"ہاں"۔ ون نے کہا اور اسے رچرڈ کے بارے میں بتانے لگا۔ بس یہی مشکل ہے

اس فہرست والے رجسٹر کے بغیر ہمیں کبھی یہ پتا چل سکتا کہ وہ ٹکٹ کس خانے میں ہیں لیکن اگر مجھے خانے اور الماری کا نمبر معلوم ہو جائے تو میں انھیں لا سکتا ہوں ہمیں یہ دردِ سر مول لینے کی ضرورت نہیں۔" ایلیٹ بولا "میرا کینیڈرک سے صرف یہ سودا ہوا تھا کہ میں اسے یہ بتا دوں کہ ٹکٹ نیری مور کے پاس ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو وہ انھیں کیسے حاصل کر سکتا ہے تم نے ضروری معلومات مجھے دے دی ہیں۔ اب ہمیں اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہاں سے ٹکٹ نکالنا اس کا کام ہوگا کل اس وقت تک ہم پیسے بانٹ کر یہ شہر چھوڑ دیں گے۔"

اگر کینیڈرک جیسا آدمی تمھیں دو لاکھ ڈالر دے سکتا ہے۔" ون ایلیٹ کی طرف دیکھ کر پلکیں جھپکاتا ہوا بولا۔ "تو سوچو وہ خود کتنے کمائے گا۔؟"

"ہمیں اس سے کیا غرض" ایلیٹ بے چینی سے بولا۔ "ایک لاکھ ڈالر میرے لئے کافی ہیں۔ میں اسی وقت اس کے پاس جا کر اسے یہ معلومات دوں گا اور پیسے وصولنے کے لئے دباؤ ڈالوں گا۔ میں چاہتا ہوں کل تک ہمیں ادائیگی ہو جائے۔

جلدی مت کرو۔" ون بولا "فرض کرو میں اصل خریدار کو جانتا ہوں جس کے ہاتھ کینیڈرک ٹکٹ فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور مان لو کہ یہ شخص کینیڈرک کی طرح ہمیں دو لاکھ میں نہیں ٹرخائے گا بلکہ پانچ لاکھ دیگا تو؟"

ایلیٹ اسے گھورتا رہ گیا۔

"تمھیں معلوم ہے کہ خریدار کون ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں معلوم کر سکتا ہوں۔" ون مسکرایا۔

"کیسے۔"

"اس کی فکر مت کرو میں کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں میں یہ معلوم کر سکتا ہوں

سنو ہیں کینڈرک سے سودا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو کمینہ دو لاکھ نقیں دے کر تین لاکھ اپنی جیب میں ڈالے گا۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ ٹکٹ حاصل کر کے سیدھے اسی خریدار سے بات چیت کی جائے اور پانچ لاکھ حاصل کئے جائیں کینڈرک کا پتہ کاٹ دیا جائے۔

ون کی آنکھوں میں حرص ولالچ کی چمک دیکھ کر اچانک ایلیٹ کو محسوس ہوا کہ وہ نہ صرف اس کا ملکہ جوائے اور سنڈی سب کا پتہ کاٹ دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ اب وہ کس طرح ڈبل کراس کرے گا معلوم نہیں لیکن اس کے دماغ میں یہی معلوم ہوتا ہے۔

اچانک اسے ایک نئے جوش و انبساط کا احساس ہونے لگا۔ اس کھیل میں اسے زیادہ مزا آنے لگا تھا وہ اپنے ٹین کے پیر کو بھول گیا وہ ایسی حیرت سنسنی خیز فلموں میں ہیرو کا رول کر چکا تھا۔ جہاں بحیثیت ہیرو اس نے ون جیسے کئی شاطر چہروں اور دھوکہ بازوں کو انجام تک پہنچایا تھا۔ فلموں میں تو یہ مصنف کا کام تھا کہ آخر میں جیت اسی کی ہو۔ لیکن موجودہ ڈرامہ حقیقی تھا۔ فلموں کی طرح فرضی نہیں۔ اس ڈرامے میں کوئی مصنف یا ڈائریکٹر دخل اندازی کرنے والا نہ تھا۔ وہ کھل کر من چاہا کھیل کھیلنے کے لئے پوری طرح آزاد تھا۔

"بہت اچھا" اس نے دل ہی دل میں سوچا۔ آؤ دیکھتا ہوں کہ تم کتنے چالاک ہو۔ ایک حقیقی فلم میں ایکٹنگ۔ اور سہی۔ اور اس میں نقصان ہی کیا ہوگا؟ زندگی کے چند مہینے اور سہی۔ اگر وہ تم نہ ہوا تو نیند کی گولیاں جبرا خاتمہ کر دیں گی کوئی ذلت نہیں اٹھانی پڑے گی میں تمہارا ساتھ دینے کی ایکٹنگ ضرور کروں گا۔ شاید میں ہی زیادہ اسمارٹ ثابت ہوں۔

چلو کم سے کم کھیل تو دلچسپ اور سنسنی خیز رہے گا۔

"تمھارا آئیڈیا تو ٹھیک ہے۔ آخر وہ بولا۔ لیکن اس بارے میں تمھارا پلان کیا ہے؟"

ڈن نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

پہلے ہمیں پانچ لاکھ ڈالر کے بٹوارے کی شرطیں طے کر لینی چاہئیں۔ جوائے اور سنڈی کو ایک لاکھ مجھے اور تمھیں دو لاکھ۔ کیا خیال ہے۔؟

جوائے یہ سب سن کر پریشان ہوا جا رہا تھا۔ ایک لاکھ ڈالر! اتنا پیسہ اسکی امیدوں اور خوابوں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ وہ اپنے اور سنڈی کے جیل خانے کے تصور سے ہی کانپ اٹھا۔ "ان لوگوں کسی وجہ سے یہ کامیاب نہ ہوا تو؟"

"نہیں" وہ چیخا۔ "ہمیں اپنے ساتھ مت سمجھو ہم نے اتنا بڑا کام آج تک نہیں کیا نہ ہی ہم کسی مصیبت میں پھنسنا چاہتے ہیں۔

ڈن نے حقارت سے بڑھے کی طرف دیکھا۔

ٹھیک ہے۔ تم الگ ہی سہی۔ میں اور ایلیٹ مل کر یہ کام کر لیں گے۔ تم دونوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم اپنی پاکٹ ماری میں ہی مست رہو۔

سنڈی آگے کی طرف جھکی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"نہیں یہ اس دھندے سے تنگ آچکی ہوں۔ وہ جوائے کی طرف دیکھ کر بولی۔ اور ڈیڈ۔ اگر تم کام نہیں کرنا چاہتے تو میں تمھیں مجبور نہیں کروں گی لیکن میں ان کے ساتھ ہوں۔

جوائے نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا اور مایوسی سے ہاتھ جھٹکے۔

"بے بی سنو"

میں ان کے ساتھ ہوں" وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا۔

جوائے نے ایلیٹ کی طرف دیکھا۔

بہت اچھا مسٹر ایلیٹ۔ ہم دونوں آپ کے ساتھ ہیں۔ لیکن ہمیں کرنا کیا ہوگا؟ ہمارا کام تو کوئی نظر نہیں آتا۔

اور یہی بات بہت ضروری ہے" ون بولا۔ میں الارم اور ٹی وی سرکٹ بیکار کر کے ٹکٹ لاؤں گا مجھے صرف یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ہیں کہاں۔ یہ میرا کام ہے۔ ایلیٹ اس پلان کی پوری تفصیل بنائے گا۔ اس اسکیم میں اگر وہ کہیں تمھیں فٹ کر سکا تو ٹھیک ہے ورنہ اس عمل میں تمھارے لیے کوئی جگہ نہیں ہمیں کام کرنے والے ساتھیوں کی ضرورت ہے۔ نٹلوں کی نہیں۔"

سنڈی پرامید نظروں سے ایلیٹ کی طرف دیکھنے لگی۔

"ہمیں معلوم ہے کہ دن کے وقت لیری ہمیشہ وہ رجسٹر اپنی جیکٹ کے اندرونی جیب میں رکھتا ہے۔ ایلیٹ کچھ دیر سوچ کر بولا۔ اور رات کے وقت وہ رجسٹر اس کی خواب گاہ والی تجوری میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے ون کی طرف دیکھا اور بولا۔

"ٹھیک ہے؟"

"ہاں۔"

جوائے اگر تمھیں لیری ماور کے قریب جانے کا موقع مل جائے تو کیا تم وہ رجسٹر اس کی جیب سے اڑا سکتے ہو؟

جوائے ذرا بھی نہ ہچکچایا۔ ہاں یہ میرے لئے مشکل نہیں۔"

کیوں نہ تجربہ کر کے دیکھیں۔ ایلیٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور بنگلے میں چلا گیا۔ اپنے کاغذات میں سے اس نے ایک ڈائری نما کتاب نکال کر اپنے جیکٹ کے اندرونی جیب میں رکھی۔ اور پھر باہر باغ میں آگیا۔

"میری جیب میں ایک کتاب ہے۔ دیکھیں تم کیسے نکالتے ہو۔"
سنڈی اٹھ کر ایلیٹ کی طرف بڑھی۔ اس کے نزدیک پہنچ کر ٹھوکر کھاتے ہوئے وہ ذرا سی لڑکھڑائی۔ اور اس سے ٹکرا گئی۔

"سوری۔" وہ بولی "میرا پیر پھسل گیا تھا۔ ڈیڈی۔ تم ذرا دکھا دو۔"

جواباً بے چینی سے مسکرایا۔

کتاب جا چکی مسٹر ایلیٹ۔

سنڈی کے ہاتھ میں وہی کتاب تھی۔

"بہت خوب!" ایلیٹ بولا۔ "اب مجھے سوچنے دو۔"
انھیں چھوڑ کر وہ اپنے بیڈ روم میں آیا اور پلنگ پر لیٹ کر چھت کی طرف دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔

سنڈی نے جب لنچ تیار ہو جانے کی خبر دی تو وہ بھی الڈ کران کے ساتھ ڈائننگ روم میں آ بیٹھا۔

"کوئی ترکیب سوجھی دوست۔" ووڈ نے اسٹیک پر چھری چلاتے ہوئے پوچھا
"مسئلہ ہے لیری ہوور کے قریب پہنچنے کا۔" ایلیٹ بولا۔ "وہ صرف کار میں ہی باہر نکلتا ہے گھر میں ملاقاتیوں کا آنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن مجھے ایک ترکیب سوجھی ہے شاید کام چل جائے۔" اس نے رک کر سنڈی کی طرف دیکھا۔
"یہ کام تمھیں کرنا ہوگا۔ تمھارے ہاتھ کی صفائی دیکھ کر مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گی۔ آئیڈیا یہ ہے کہ لیری ہوور کو ایک خط ملتا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ خط لکھنے والی کو یعنی تمھیں سنڈی اپنے دادا کی طرف سے چھوڑا گیا ٹکٹ البم وصیت میں حاصل ہوئی ہے۔ تم نے سنا ہے کہ ٹکٹوں کے ڈیلر قیمتی ٹکٹوں کی بھی صحیح قیمت نہیں دیتے۔ تمھیں اندازہ نہیں کہ ذخیرہ قیمتی

ہے یا یونہی۔ چونکہ وہ یعنی لیری مور مشہور ٹکٹ جمع کرنے والوں میں سے ہے اس لئے کیا وہ مہربانی کرکے ایک نظر انھیں دیکھنے کی زحمت گوارہ کرے گا؟۔ اس قسم کے خط سے وہ دھوکے میں آسکتا ہے۔ تم یہ بھی کہہ سکتی ہو کہ تمھارے دادا نے بچپن سے ٹکٹ جمع کرنا شروع کئے تھے اس سے لیری مور سوچ سکتا ہے کہ شاید کوئی پرانا اور نادر ٹکٹ اس میں مل جائے۔ وہ تم کو ملاقات کا وقت دے سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو رجسٹر اڑانا تمھارا کام ہے۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ ٹکٹ الگ الگ ملکوں کے حساب سے لگائے گئے ہیں۔ اگر تمھیں رجسٹر مل جائے تو تم CCP سیکشن دیکھنا۔ اگر قسمت اچھی ہوئی۔ تو الماری اور خانے کا نمبر مل سکتا ہے۔ یہ طریقہ مشکل تو ہے پر چل جائے گا۔

"ضرور چلے گا"۔ ون نے کہا۔ وہ دل ہی دل میں اپنی کوڑھ مغزی پر لعنت بھیج رہا تھا کہ یہ سب اس کے خیال میں کیوں نہ آیا۔

"یہ میں کردوں گا۔ جوائے بولا۔ سنڈی کو میں خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا"

ایلیٹ نے انکار میں سر ہلایا۔

"سوری جوائے۔ یہ تو سنڈی کو ہی کرنا پڑے گا۔ کوئی جوان اور خوبصورت لڑکی صلاح لینے آرہی ہے یہ خیال ہی لیری مور کے موڈ کو بدلنے کے لئے کافی ہے"۔ اس نے سنڈی کی طرف دیکھا۔

"تو ہم کوشش کریں"۔

سنڈی نے اثبات میں گردن کو جنبش دی۔

"اوکے۔ میں تمھاری طرف سے ایک خط لیری مور کے لئے لکھتا ہوں۔ تم اس کی نقل کرلینا"۔ ایلیٹ نے جوائے کی طرف دیکھا اور بولا۔ "تم ساحل کے کسی کباڑیے کی دکان میں جاکر سستے سے سستا پرانا ٹکٹ البم خرید لاؤ۔"

جتنی پرانی نظر آئے اتنا بہتر ہے۔ پھر ٹکٹ بیچنے والے لوگوں سے تین یا چار نادر ٹکٹ بھی خریدلو۔ یہ ۱۹۵۰ء سے پہلے کے ہی ہونے چاہئیں۔ تم ڈیلر سے کہہ سکتے ہو کہ تم ٹکٹوں کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے لیکن تحفہ دینا چاہتے ہو۔ ان سب پر چار سو ڈالر تک خرچ کرسکتے ہو۔ البم کچھ دلچسپ سی ہونی چاہئے تاکہ لیری مور دیکھتے ہی نہ بھڑک جائے۔

جوائے نے سر ہلا کر منظوری دی۔

ایلیٹ نے اپنی اسٹیک ختم کی اور پلیٹ پرے کھسکائی۔

"ون۔ وہ بولا۔ تم کیسے معلوم کرو گے کہ ٹکٹوں کا خریدار کون ہے؟"

ون نے نظریں پرے پھیر لیں۔

یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں پتہ لگالوں گا۔

یہ ٹھیک نہیں۔ ہم مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی معلوم ہونا چاہئے کہ تم یہ کیسے معلوم کرو گے۔؟

ون نے تیزی سے فیصلہ کیا کہ ان سب کی مدد کے بغیر کامیاب ہونا مشکل ہے۔ اسے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جس سے ان کے دل میں شک پیدا ہو۔

جوڈی لیری مور اس کا نام جانتی ہے۔" وہ بولا۔

ایلیٹ نے پنیر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور ریلپیٹ ون کی طرف کھسکاتے ہوئے بولا۔ اسے کس طرح معلوم ہوا؟

ایک خط اس کی نظر میں آگیا تھا جو اس خریدار نے اس کے باپ کو لکھا تھا۔"

"تو اس نے تمہیں اس کا نام بتا کیوں نہ دیا؟"

ڈن کے پسینے چھوٹنے لگے۔

وہ مجھے بتا دے گی۔ اسے تھوڑا اور نرم کر لوں۔

کیسے کرو گے۔؟

ڈن ایلیٹ کی تیز نگاہوں سے بچنے کے لئے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

میں ٹھیک کر لوں گا تم فکر نہ کرو۔ وہ بولا۔

"نہیں ڈن۔ تم سچ نہیں بتا رہے ہو۔ دیکھو ہمیں صاف صاف بات کر لینی چاہیئے۔ ہم نے ایک سودا کیا ہے۔۔۔۔ یاد ہے؟۔ ہم چاروں اب پارٹنر ہیں۔ اور تم کچھ چھپا رہے ہو۔ میں پوچھتا ہوں وہ کیا بات ہے؟۔ مجھے جوڈی کے بارے میں اور بتاؤ۔

ڈن نے کرسی پر پہلو بدلا۔

اسے بھی پیسے چاہئیں۔ لیکن نہ میں اسے دوں گا۔۔۔ اپنے حصے سے ایک ہزار ڈالر کے بدلے وہ مجھے خریدار کا نام بتا دے گی۔"

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

یہ میرے اور اس کے بیچ سودا تھا۔ میں تمھیں بیکار کیوں پریشان کرتا۔"

"تو تم اسے بتا چکے ہو کہ تم ٹکٹ چرانے کا ارادہ رکھتے ہو۔؟"

ڈن نے رومال نکال کر پسینہ پونچھا۔ اس نے دیکھا کہ جوائے اور بنڈی بھی اسے شک بھری نظروں سے گھور رہے ہیں۔

"تو کیا ہوا؟ وہ اپنے باپ سے نفرت کرتی ہے۔ اسے اس بات کی قطعی پرواہ نہیں کہ ٹکٹوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔

لیکن اسے معلوم ہو چکا ہے کہ تم انھیں چرانے کا ارادہ رکھتے ہو؟۔

"تو اس میں برائی کیا ہے" ڈن تنک کر بولا۔

یہ خود سے پوچھو نا" ایلیٹ اٹھتا ہوا بولا۔ میں وہ خط ڈرافٹ کیئے دیتا ہوں سناٹی!" جوائے کی طرف مڑ کر وہ بولا۔

ہم ایلیم کی تلاش کرو گے۔!

وہ تینوں باہر نکل گئے۔ ڈن نے چھری سے ڈبل روٹی کا ٹکڑا اور پنیر کاٹا اور دل ہی دل میں بولا۔

اس حرامی کا خیال رکھنا پڑے گا۔ ورنہ یہ ضرور مشکل کھڑی کر دے گا۔

جیک لینگ اپنے آفس میں لوٹا۔ ہولٹر نے اسے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ یا تو وہ فوراً ایلیٹ کی تلاش کر کے رپورٹ دے یا وہ ریڈ بیئرز کا اکاؤنٹ ختم سمجھے۔ اس اکاؤنٹ سے اسے کئی ہزار ڈالر کی سالانہ آمدنی تھی۔ چونکہ اس کے دس آدمیوں کو ایلیٹ کی ہوا بھی نہیں مل سکی تھی۔ اسلئے وہ سخت متفکر تھا۔

جو چاہو کرو۔ ہولٹر نے کہا تھا لیکن ایلیٹ کا پتہ ملنا ہی چاہیئے اور وہ بھی جلدی سے جلدی۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ شہر ہی میں ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ لیری مورے سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ چونکہ وہ گردن تک قرض میں ڈوبا ہوا ہے اس لئے وہ کہیں چھپا بیٹھا ہے۔ تمام چھوٹے بڑے ہوٹل اور کرایے کے مکان چھان مارو۔ اس کی انفاکار بھی غائب ہے اس پر بھی نظر رکھو۔ اس کا پتہ ملنا ہی چاہیئے۔

لینگ نے میامی اور جیکسن وِلے سے اپنے بیس آدمی منگا کر ضروری ہدایات

کے ساتھ اس کالم پر لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے ہیری ادرس اور نے میکلین کو بلوایا جو کہ اس کے چوٹی کے جاسوس تھے۔

تقریباً اڑتیس سال کا لمبا چوڑا ادرس ادھیڑ عمر مضبوط جسم کا مالک تھا۔ وہ ارادے کا پکا اور مستقل مزاج تھا۔ اس کی شخصیت میں کوئی خاص بات نہیں تھی اور وہ ہر ایک کے ساتھ آسانی سے گھل مل جاتا تھا۔

نے میکلین کی عمر پینتیس سال۔ قد چھوٹا اور شکل چوہے جیسی تھی۔ کسی بھی جگہ بغیر کسی کی نظروں میں آئے وہ کسی کی بھی نگرانی کر سکتا تھا۔ یہ اس کی خاص خوبی تھی۔

ایلیٹ پال لیری مور سے ملنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن کیوں یہ میں نے نہیں بتایا۔ لینگ دونوں کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ اس نے میز کی دراز سے ایک فائل نکالی۔ "اس میں لیری مور کا پورا کچا چٹھا ہے۔ میرے خیال سے ہمیں اس پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ لیری مور کے مکان کے قریب ایک دوسرا مکان خالی ہے۔ وہ میں نے تم دونوں کے لئے بک کر دیا ہے۔ وہاں سے تم اس کے مکان کی نگرانی بخوبی کر سکتے ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ لیری مور کے گھر میں آنے جانے والوں پر گہری نظر رکھی جائے۔ ایلیٹ بہت چالاک ہے۔ چونکہ وہ اداکار رہ چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ بھیس بدل کر آئے۔ اس لئے اس کے ملنے والے پر نظر رکھو۔ تمہیں دو اسسٹنٹ مل جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ جوں ہی کوئی لیری مور سے مل کر آئے تم اپنے آدمی کو اس کے پیچھے لگا دو۔"

ایک گھنٹے بعد ادرس اور میکلین لیری مور کے گھر کے سامنے والے مکان کے اوپری کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں کی کھڑکی سے لیری مور کے پھاٹک پر اچھی طرح نظر رکھی جا سکتی تھی۔ انھوں نے طاقتور دوربین کی مدد سے باری باری

نگرانی کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس کے علاوہ انھوں نے خوراک کا بھی اچھا ذخیرہ کر لیا تھا۔ ان کے پاس ایک ٹرانسمیٹر بھی تھا جس کے ریسیور ان کے دونوں معاونوں کے پاس تھے جو باہر سڑک پر کاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

انتظار طویل اور بور تھا۔ لیکن وہ اس کے عادی تھے۔ اسی لئے لینگ نے ان دونوں کا انتخاب کیا تھا۔ پورے دن میں دو بار لیری مور کے گھر میں ٹرک آئے تھے۔ فوراً نیچے والوں کو مطلع کیا گیا۔ لیکن وہ معمولی ٹرک تھے اور گھریلو سامان پہنچانے آئے تھے۔

دوپہر میں اورسن نے جوڈی کو اپنی پرانی آسٹن کوپر میں باہر جاتے دیکھا اس نے فوراً کار میں بیٹھے اپنے اسسٹنٹ کو خبر دی۔ اس نے ٹریفک کے سگنل پر اس کی کار کو جا گھیرا۔

"یہ لیری مور کی بیٹی ہے۔" اورسن نے اس سے ٹرانسمیٹر پر کہا۔ "اس کے ساتھ ساتھ لگے رہو۔ بعد میں ایک تمھاری مدد کے لئے آ جائے گا۔"

"او کے۔" فریڈ نے جواب دیا۔

آدھ گھنٹے بعد فریڈ نسن نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی کہ جوڈی پلازہ پہنچ گئی ہے اور ہیوبی کے جیمز مرٹ میں کافی پی رہی ہے وہ کیا کرے۔؟

"اس سے چپکے رہو۔ اورسن نے ہدایت دی۔" اور رپورٹ دیتے رہنا۔

تین بجے کے قریب اورسن نے لینگ کو مطلع کیا کہ ابھی تک ابلیٹ نہیں دکھائی دیا۔ اب تک آنے والے تینوں ملاقاتیوں کو چیک کر لیا گیا تھا فریڈ نسن لیری مور کی بیٹی کے پیچھے گیا ہوا تھا۔ جو شاید پورا دن پلازہ پہ گزارنا چاہتی ہے۔

نہ ہی دل میں کڑھتے ہوئے لینگ نے کہا کہ وہ لنسن کے بدلے دوسرا آدمی
بھیج دے گا۔ اور اس کے بعد ہولٹز کو رپورٹ دینے لگا۔

ہارنی اپنے خیالات جمع کرنے کے لئے رکا۔ اس نے ساسیج کا آخری ٹکڑا اٹھایا
اسے بغور دیکھا اور پھر منہ میں رکھ لیا۔
یہ ساسیج تو مردے میں بھی جان ڈال دیں۔" وہ ستائشی انداز میں سر ہلاتا ہوا بولا
تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ انھیں نہ کھا کر تم نے خود پر کتنا ظلم کیا ہے۔
میں نے جواب دیا کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ مردوں کو آرام سے
اپنی قبر میں ہی سونے دیا جائے۔
"اچھا!" ہارنی نے بیر کا ایک بڑا سا گھونٹ لیا۔ خالی پلیٹ پرے کھسکائی اور
آگے کہنا جاری کر دیا۔
"جوڈی نے ایک بے حد پرانی اسٹامپ البم ایک کباڑی سے خریدلی۔
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹکٹوں کے ایک ڈیلر سے چار اچھے نایاب ٹکٹ بھی
خرید لئے۔ ان پر چار سو ڈالر خرچ ہو گئے۔ ان ٹکٹوں کو بھی ایلیٹ نے البم میں
چپکا دیا۔ البم میں اور بھی بہت سے ردی ٹکٹ لگے ہوئے تھے۔
ایلیٹ نے سنڈے سے لیری مور کے لئے ایک خط لکھوا کر پوسٹ کر دیا تھا
اب انھیں صرف انتظار ہی کرنا تھا۔
لیکن دن کا کام ابھی باقی تھا۔ اگلی شام اسے جوڈی سے ملنا تھا۔ اسے
کافی کچھ سوچنا تھا۔ اور چونکہ دماغ سے کام لینا اس کے بس کی بات نہیں تھی اسلئے

وہ کافی متفکر تھا۔

جب تک وہ سنڈی خانے کا نمبر معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہو جائے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ لیکن جونہی سنڈی مطلوبہ ٹکڑوں کی الماری اور خانے کا نمبر معلوم کرے اسے تیزی سے فیصلہ کرنا پڑے گا۔ اور فوری فیصلہ کرنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ اسے اس بات کا بھی شک تھا کہ ایلیٹ اس کی طرف سے کھٹک چکا ہے۔ اسے جوڈی پر بھی نظر رکھنی تھی اور شاید وہ اسے جھکمہ دے سکتی تھی۔ اس قسم کے پیچیدہ معاملوں میں وہ پہلے کبھی نہ پھنسا تھا لیکن اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ ایک ملین ڈالروں پر ضرور ہاتھ صاف کرے گا۔

ایلیٹ نے کہا تھا اول تو جواب کی امید ہی نہیں اور اگر جواب آیا بھی تو ایک ہفتہ لگ جائے گا تب تک انھیں انتظار کرنا ہوگا۔

اور موجودہ دماغی کیفیت میں دن کے لئے یہ ممکن نہ تھا۔ اس نے اپنی جیگار باہر نکالی تاکہ باہر کہیں گھوم پھر آئے۔

صبح سنڈی سے بھی اس کی بات چیت ہوئی تھی۔ سنڈی نے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ون اس قسم کی گفتگو کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ اسے محسوس ہو چکا تھا کہ سنڈی اس کی طرف سے لاپرواہ ہو چکی ہے اس نے مسکرا کر کندھے اچکائے تھے اور کہا تھا "ٹھیک ہے بے بی۔ اگر تم نہیں چاہتی تو نہ سہی۔" ہو سکتا ہے تم ٹھیک ہی کر رہی ہو۔ اس کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ دوڑ گئی۔ شاید تم اپنے باپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہو.... اس طرح تم بچے پیدا کرنے سے بھی بچ جاؤ گی۔

یہ ون کا انداز گفتگو تھا۔ اس کے دل میں عورت کے لئے ذرا بھی احترام نہ تھا اس طرح شام کو ایلیٹ اور سنڈی کو اکیلے میں بات چیت کرنے کا موقع مل گیا

جو اسے گھر پر ہی تھا۔ لیکن ٹی وی کا از حد شوقین ہونے کی وجہ سے وہ کمرے میں ٹیلی ویژن کے سامنے چپکا بیٹھا تھا۔ سنڈی اور ایلیٹ دونوں باہر باغیچے میں بیٹھے تھے۔ چاندنی رات تھی۔ باغ میں پھولوں کی خوشبو نے عجیب رومانٹک ماحول پیدا کر دیا تھا۔

ایلیٹ کو سنڈی دوسری تمام لڑکیوں سے مختلف لگی۔ اس کے برتاؤ میں ایک وقار اور سنجیدگی تھی جو دوسروں کو خود بخود اس کی طرف کھینچتی تھی۔ اس کے ساتھ سے فضول گفتگو اور بیکار کی بات چیت کی ضرورت نہ تھی۔ صرف اس کے ساتھ بیٹھنے سے ہی اسے خوشی اور طمانیت کا احساس ہو رہا تھا۔ ایسا اسے کبھی نہ محسوس ہوا تھا۔

"سنڈی" وہ بولا۔ "ڈن کے بارے میں پوچھوں؟ تم اس سے شادی کرنے والی تھیں نا؟"

ہاں" سنڈی نے چاند کی طرف تاکتے ہوئے کہا۔ لیکن میں نے اب اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ میں نے ڈن کو بھی بتا دیا ہے۔ اور شاید وہ خوش ہی ہے اور تم؟"

میں بھی خوش ہوں۔" وہ اداس لہجے میں بولی۔ "وہ بہت پراعتماد اور ٹھرک ٹھرک والا نظر آیا تھا۔ مگر اب"

"تمھیں اس پر بھروسہ ہے سنڈی؟"

"تمھارا مطلب کیا ہے؟"

دیکھو سنڈی۔ یہ سب کچھ میرے لئے بالکل نیا ہے۔۔۔ ہمارا آ دمیوں کی پارٹنرشپ۔ میں تم پر اور تمھارے والد پر بھروسہ کر سکتا ہوں لیکن ڈن پر نہیں۔ ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں لیکن اس وقت تو میں ایسا ہی محسوس کر

رہا ہوں
میں نے اور ڈیڈی نے اس بارے میں بات چیت کی ہے۔ ہمیں بھی اس
پر بھروسہ نہیں لیکن اس کے بغیر ہم کام بھی تو نہیں چلا سکتے۔؟
لیکن وہ بھی ہمارے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔
سنڈی نے اتفاق میں سر ہلا دیا۔
ڈیڈی کہہ رہے تھے تم اسے سنبھال لوگے۔"
دیکھا جائے گا۔ ایلیٹ نے اس کا بازو تھام لیا۔ تم دونوں کے
لئے بہت ضروری ہے نا؟"
سنڈی کا دل اتنا تیزی سے دھڑکنے لگا کہ اسے سانس لینے میں بھی دقت
محسوس ہونے لگی۔ ایلیٹ کے لمس نے ہی اس کے جذبات میں اتھل پتھل
مچا دی تھی۔
پتہ نہیں.... ڈیڈی کو پتہ ہوگا۔ اس نے ہاتھ چھڑایا اور اٹھ کھڑی ہوئی
ذرا دیکھوں وہ کیا کر رہے ہیں۔ اکیلے بور ہو رہے ہوں گے۔
"سنڈی"
وہ رک گئی۔ اس نے ایلیٹ کی طرف دیکھا۔ فرط جذبات سے اس کا چہرہ
سرخ ہو رہا تھا۔ وہ سنڈی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔
چھوڑو اسے۔ آؤ سب کچھ بھول جائیں.... تیر نے چلوگی۔
وہ اسے بغور دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔
میں تمہیں اپنا ٹین کا پیر دکھانا چاہتا ہوں۔

نو بجے ادرس کو پہلی کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ کھڑکی کے پاس کرسی کھینچے بیٹھا تھا اور اس کی نظریں لیری مور کے پیالے بک پر تھیں۔ تبھی اس نے ایک نیلی جیگوار کار کو وہاں رکتے دیکھا۔ وہ سینڈوچ کترنا بھول گیا اور آنکھیں پھاڑ کر ڈرائیور کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ جو اندھیرے کی وجہ سے صاف نہیں نظر آ رہا تھا۔

پچھلے دو دنوں سے وہ اور سفی وہاں نگرانی رکھے ہوئے تھے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ فیبنگ کے دوسرے آدمی شہر کے ہوٹل اور کرائے کے مکانات کی چھان بین کر رہے تھے۔ ابھی تک وہ بھی کچھ معلوم نہیں کر پائے تھے۔

سولٹز کو رپورٹ دے دی گئی تھی۔ جس نے ریڈ نیٹز کو مطلع کر دیا تھا۔ "اس کا پتہ چلنا ہی چاہئے۔" ریڈ نیٹز نے سخت لہجے میں سولٹز سے کہا تھا "یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔" اور اس یقین کے ساتھ کہ سولٹز ضرور کامیابی حاصل کرے گا اس نے ایلیٹ کو دماغ سے نکال دیا۔

ادرس بڑے صبر کے ساتھ نگرانی کرتا رہا۔ اسی وقت جیسے ہی کار لیری مور کے پیالے بک کے پاس رکی اس کی چھٹی حس نے کہا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اس نے آدھا کھایا ہوا سینڈوچ رکھ دیا۔

سفی بھی اس کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔ اور دوربین سے کار کا جائزہ لے رہا تھا۔

"نیویارک کی نمبر پلیٹ لگی ہے۔" وہ بولا۔ "ایلیٹ نہیں ہو سکتا۔"

"وہ کون ہے؟" ادرس بولا۔ "لیری مور کی لڑکی ہے۔ فریڈ کو خبردار کر دو۔" ادھر جب تک سفی ٹرانسمیٹر پر فریڈ کو ہدایت دیتا ادرس نے [illegible]

اور کار کو اسٹارٹ ہوتے دیکھا۔ لیکن یہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی کہ فوراً ہی فرنڈینس کی سپورٹ بھی اس کے پیچھے لگ گئی تھی۔

"کیا حال چال ہیں اسپرنگز؟" جوڈی نے ون کی بغل میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "آج رات کا کیا پروگرام ہے۔؟"

ون نے اس کا جائزہ لیا۔ سرخ منی اسکرٹ اور زرد بلاؤز میں وہ قیامت نظر آرہی تھی۔

"پہلے تو لافٹ کلب چلیں گے" وہ بولا۔ "پھر ساحل پر اسی جگہ جہاں ہم پچھلی بار گئے تھے۔"

"نہیں وہاں نہیں۔ تم میرا ریت پر کچومر نکالنا چاہتے ہو؟ میں باز آئی۔ ہاں اگر یہی ارادہ ہے تو کیوں نہ ہوٹل چلیں۔؟"

ون ہنسا۔

"چلو وہیں سہی۔ اور کیا کرتی رہیں؟"

اس نے منہ بنایا۔

"وہی پرانا ڈھرا۔ میں تو اس زندگی سے تنگ آ چکی ہوں۔ وقت گزرتا جارہا ہے اور دو سال میں بیس کی ہو جاؤں گی۔ مجھے کچھ پیسہ پیدا کرنا ہی چاہیے۔"

"ہم تمہیں اس سے مدد کرتا تو نہیں ٹکٹوں کے بارے میں سوچا؟"

"ہاں۔ اور تم نے۔؟"

"میں نے بھی۔ میرا خیال ہے کہ ہم کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن اس بارے میں بعد میں بات کریں گے پہلے کھانا کھا لیں پھر بلو سیون ہوٹل میں رات بھر جشن منائیں گے۔"

عمدہ کھانا کھا چکے اور تقریباً ایک گھنٹہ رقص کرنے کے بعد ڈون نے کہا۔ آؤ بے بی۔ اب ہوٹل چلیں۔

فرینڈرسن جو شروع سے ان کے پیچھے لگا تھا بلو ہیون ہوٹل تک ان کے تعاقب میں آیا۔ اس کے بعد اس نے ڈون کو ایک کیبن بک کراتے اور وہ دونوں کو اندر جاتے دیکھا۔ اس کے بعد اس نے اورسن سے رابطہ قائم کیا۔

"وہ کار پارک بلو ہیون ہوٹل کے ایک کیبن میں جا گھسے ہیں" اس نے رپورٹ دی۔ "کیا میں بھی رکوں؟"

"معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ نوجوان کون ہے؟"

"میں نے کار میں لگے لائسنس ٹوکن سے پڑھ لیا ہے۔" اور اس نے ڈون کا نام اور پتہ لکھا دیا۔ اورسن نے نوٹ کر لیا۔

"کیا تم ان کے بغل والے کمرے یا کیبن کو لے سکتے ہو؟ میں ان کی گفتگو جاننا چاہتا ہوں۔" "یہ ممکن نہیں۔ دونوں طرف کے کیبن ایک ہی ہیں اور دوسرے ان کے چہرے سے لگتا ہے کہ وہ بات نہیں کچھ اور کریں گے۔"

"او کے ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے تم دو بجے تک ان کے نکلنے کا انتظار کرو۔ اگر ان کے باہر نکلنے کے آثار نہیں ہوئے تو میں دوسرا آدمی بھیج دوں گا تم گھر چلے جانا۔"

"کہاں؟" اورسن کرخت لہجے میں بولا۔ "یہ میرے پاس گھر کب سے ہو گیا؟"

اورسن نے ڈون کی تفصیلات لیننگ کو بتا دیں۔ جس نے فوراً ٹیلیکس پر ایف بی آئی واشنگٹن سے مزید معلومات کی درخواست کی۔

اس کارروائی سے بے خبر ڈون جوڈی کے ساتھ مست تھا۔ جب وہ اچھی طرح اپنی جنسی تسکین کر چکے تو ڈون نے بستر سے اتر کر ان کے لئے دو ڈرنک جام بنائے اور واپس بستر پر آ گرا۔ ایک گلاس جوڈی کو تھمایا اور سوچنے لگا کہ

اب بزنس کی بات کی جائے۔

"سنو بے بی" آفریدہ بولا۔ "میں تمہاری مدد سے وہ ٹکٹ حاصل کر سکتا ہوں لیکن مجھے کچھ معلومات درکار ہیں۔ تمہارے بیان کے مطابق دیوار کے اندر بنے فولاد کے ایک مقفل بکس کے اندر وہ بجلی کا سوئچ ہے جو تمام خانوں کے تالوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ ٹھیک ہے۔؟"

جوڈی نے سر ہلایا

"میں چاہتا ہوں کہ تم اس اسٹیل بکس بنانے والی کمپنی کا نام معلوم کرو۔ اپنی شہرت کے لئے یہ کمپنیاں باہر اپنا نام لکھتی رہتی ہیں۔ کر سکوگی یہ؟"

"اگر لکھا ہوگا تو ضرور معلوم کرلوں گی۔"

"اسی طرح خطرے کا الارم کس کمپنی کا ہے یہ بھی معلوم کرنا۔ مکان میں ضرور کہیں نہ کہیں فیوز بکس ہوگا۔ معلوم کرو کہ کس جگہ ہے اور کونسی فرم کا بنا ہے۔ اور کیا کہہ رہی تھیں تم؟۔ کلوز سرکٹ ٹی وی بھی ہے؟۔"

"ہاں۔ وہ شہر کے سیکورٹی گارڈ نے لگایا تھا۔ اور اس کا اسکرین گارڈز روم میں ہے۔" دلنا نے پرخیال انداز میں سر کو جنبش دی۔

"مجھے ان سب کی جانکاری ہے۔ مختلف زاویوں سے کیمرے لگائے جاتے ہیں۔ اور ایک بڑے سے کمرے میں کئی اسکرین لگا کر ان پر نظر رکھی جاتی ہے نیا طریقہ ہے۔ لیکن تمہارے بڈھے کو یہ کیوں سوجھی۔؟"

"پچھلے سال میں کینیڈا کی عجوبہ ویلا میوزیم کے اس قسم کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر۔"

"وہاں خفیہ کیمرے کی ضرورت کیوں پڑی؟"

جوڈی کھلکھلائی۔

"ہم پچھلے سال کسی مسخرے نے کینیڈی کے مجسمے پر ہموطن پوت دیا تھا تبھی سے وہاں یں ہوز سرکٹ ٹی وی کا انتظام کیا گیا۔ خرچ کی کسے پرواہ ہے۔ پیسہ تو عوام کا رچ ہوتا ہے۔"

ون نے یہ بات بھی ذہن نشین کرلی۔

کیا تمہارا بوڑھا اسٹامپ روم مقفل رکھتا ہے؟"

"ہاں۔"

اور کھڑکیاں؟"

جب وہ نہیں ہوتا تو ان پر فولادی شٹر لگا دئے جاتے ہیں۔"

"کیا اسٹامپ روم کے دروازے کا تالا خاص قسم کا ہے؟"

"معلوم نہیں۔"

یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے بے بی۔ کیا تمھیں اسکی چابی مل سکتی ہے؟"

"نہیں۔"

جوڈی کے چہرے پر بوریت کے آثار دیکھ کر ون سوچنے لگا کہ وہ کچھ مددگار ثابت ہوگی یا نہیں۔

وہ گولف کھیلنے کب جاتا ہے؟"

ہر منگل کی شام کو۔"

جب وہ کلب میں ہوتا ہے تو کیا تم مجھے مکان میں لے چل سکتی ہو۔؟"

"مشکل ہے۔"

"کیوں؟"

اس کے آدمی آس پاس گھومتے رہتے ہیں۔ وہ تمھیں اندر نہیں جانے دینگے مجھے اپنے دوست لانے کی ممانعت ہے۔

ذرا دماغ استعمال کرو۔" ڈن بے صبری سے بولا "کوئی نہ کوئی ترکیب ضرو
ہوگی جس سے میں اندر جا سکوں۔ کیا رات کو جا سکتا ہوں؟ تم اندر کیسے
داخل ہوتی ہو۔ یہ نہ کہنا کہ بوڑھا تمہارے انتظار میں جاگتا رہتا ہے
، میرے جانے کا راستہ الگ ہے۔ میرے کمرے میں کھلنے والا دروازہ
رات دس بجے مقفل کر دیا جاتا ہے۔

ڈن اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں غسل کروں گا۔"

ٹھنڈے پانی کی دھار کے نیچے ڈن سوچتا رہا۔ اس نے جوڈی کی بتائی ہوئی معلومات پر پھر نظر ثانی کی۔

پھر وہ واپس کمرے میں آکر بولا۔ "کپڑے پہن لو۔ ہم واپس چل رہے ہیں۔"

"نہیں۔ خدا کے لئے مجھے سونے دو۔ نیند آرہی ہے۔"

ڈن اپنے کپڑے پہن رہا تھا۔

"نیند کو مارو گولی۔ چلو اٹھو تیار ہو جاؤ۔"

بڑبڑاتے ہوئے جوڈی اٹھی اور با دل ناخواستہ اپنا لباس سنبھالا۔

"مسٹر ڈن" وہ بلاؤز پہنتے ہوئے بولی۔ "تم کچھ بور کرنے لگے ہو۔"

"بری بات ہے۔" ڈن ساتھ لائے ہوئے کاغذ پر کچھ لکھتا ہوا بولا۔ "دس لاکھ ڈالر کو کسی کو بور نہیں کیا کرتے۔"

اس نے کاغذ پھاڑ کر اس کے حوالے کیا اور بولا۔ "اسے یادداشت کے طور پر رکھ لو۔ مجھے یہ سب معلومات کل تک مل جانی چاہئیں۔ میں نو بجے تمہیں لینے آجاؤں گا۔"

جوڈی نے تحریر پڑھی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن میں کچھ وعدہ نہیں کرتی۔"

"مجھے یہ معلومات درکار ہیں" وِن الفاظ پر زور دے کر بولا۔ "تم اس جھمیلے میں میری برابر کی حصہ دار ہو۔ تمھیں یہ کام کرنا پڑے گا۔

جوڈی اسکی آنکھوں میں سختی دیکھ کر چونک پڑی۔

"مجھے آنکھیں مت دکھاؤ" وہ بولی۔

"مجھے مکان کا نقشہ بھی چاہیے۔"

جوڈی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "کیا تم واقعی کوشش کرو گے۔؟"

"ہاں" وِن اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا۔ "میں اس بارے میں پوری طرح سنجیدہ ہوں۔"

اگلے دن صبح گیارہ بجے کے قریب لینگ تیزی سے ہولسٹر کی آفس میں داخل ہوا۔

"میں نے ایلیٹ کو تلاش کر لیا ہے۔" اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے اعلان کیا

"میں مسٹر ریڈنیٹز کو مطلع کرتا ہوں" ہولسٹر نے سکون سے کہا۔ "وہ شاید تمھیں سے رپورٹ لینا پسند کریں۔"

لینگ سہم گیا۔ ریڈنیٹز سے اسے خوف لگتا تھا۔

"ایسا مت کرو.... میں...."

لیکن ہولسٹر ٹیرس کی طرف جا چکا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے واپس آکر لینگ کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

ٹھیک اس طرح جیسے ایک چوہا بلی کے سامنے پہنچ گیا۔۔ ریڈنیٹز کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اپنے ہاتھوں میں پسینے کی چپچپاہٹ محسوس کرتے ہوئے وہ کاغذات کے مطالعے میں غرق ریڈنیٹز کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

اچانک ریڈنیٹز نے کاغذات رکھ دیے۔ اور اپنی ٹھنڈی آنکھوں سے

لینگ کو گھور کر پوچھا: "ایلیٹ کہاں ملا؟"

"وہ سی ویو لول وارڈ پر ایک بنگلے میں ٹھہرا ہوا ہے جناب۔" لینگ مودب لہجے میں بولا۔ "یہ ایک چھوٹا سا چار بیڈروم والا بنگلہ ہے جو لوگوں کو چھٹیوں میں کرائے پر دیا جاتا ہے۔"

"بنگلہ کا مالک کون ہے؟"

"میامی کی کوئی مسز بلر جناب۔"

"کیا ایلیٹ نے خود اسے کرائے پر لیا ہے؟"

لینگ نے دل ہی دل میں خدا کا شکر کیا کہ وہ پوری معلومات اکٹھی کرنے کے بعد رپورٹ دینے آیا تھا۔

"نہیں جناب۔ ایک شخص مسٹر جوئے لک نے اس سے کرائے پر لیا ہے۔ وہ پچھلے تین سالوں سے اسے کرائے پر لے رہا ہے۔ وہ اپنی لڑکی سنڈی اور ایک شخص ون پنا کے ساتھ وہاں رہ رہا ہے۔"

"ایلیٹ بھی ان تینوں کے ساتھ ہی رہتا ہے؟"

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔" لینگ نے کہا۔ پھر اسے ون پنا کے لیری ہورد کے گھر جانے۔ جوڈی کے ساتھ گھومنے۔ اسے بلیو سپون ہوٹل لے جانے کے بارے میں بتایا۔

"جب وہ لیری ہورد کی لڑکی کو واپس چھوڑ کر اپنے بنگلے جا رہا تھا تو اس کا پیچھا کیا گیا تب سے اس بنگلے پر کڑی نظر رکھی گئی۔ صبح نو بجے کے قریب ایلیٹ بنگلے کے باغیچے میں دکھائی دیا۔ سڑک سے ان پر نظر رکھی گئی تھی۔ باقی تینوں بھی وہیں آگئے تھے اور سب نے اکٹھے بریک فاسٹ کیا۔"

"باقی تینوں کے بارے میں بتاؤ۔"

جوائے اکس اور اس کی لڑکی کے بارے میں تو کچھ پتہ نہیں چلا۔ لیکن بنا کا لمبا سیاہ ریکارڈ ہے۔ میں نے ایف بی آئی سے اسکی رپورٹ منگائی ہے جناب۔ وہ ایک ماہر نقب زن اور تالا کھولنے میں استاد ہے۔ ایک چوری کے سلسلے میں تین سال کی جیل کاٹ چکا ہے۔

رینڈنیٹز نے سر ہلایا۔

میں ایلیٹ اور ان تینوں کی نگرانی چاہتا ہوں۔ رپورٹ روزانہ ملنا چاہیئے۔ انھیں معلوم نہ ہونے پائے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ سمجھ گئے۔؟

جی ہاں جناب۔ لیننگ نے حامی بھری۔ لیکن دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ یہ کافی مشکل ہوگا۔

میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ کینیڈرب کی بھی نگرانی کی جائے۔ ایلیٹ اس سے ملنے کی کوشش کرے گا۔ میری مور اور اس کی بیٹی پر نگرانی جاری رکھو۔

یہ سوچتے ہوئے کہ اس عمل سے اسے خاصی تگڑی آمدنی ہونے والی تھی لیننگ پوری طرح چاق و چوبند نظر آنے لگا۔

میں پورا خیال رکھوں گا جناب۔

رینڈنیٹز اسے تھوڑی دیر گھورتا رہا۔ اسکی باہر نکلی ہوئی آنکھیں برف کی طرح سرد تھیں۔ اب وہ بولا تو اسکی آواز میں لرزا دینے والی کاٹ تھی۔ اگر کوئی غلطی کی لیننگ تو مجھے تمھارے لئے افسوس ہوگا۔

اس کے بعد وہ پھر اپنے کاغذات میں محو ہو گیا۔

لیننگ سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔ اس نے ملتجیانہ نگاہوں سے بیوشر کی طرف دیکھا جس نے اسے قطعی نظر انداز کرتے ہوئے اپنا آفس کی راہ لی۔

وہ باہر کی طرف چل دیا۔ دروازے پر کوبو نے اسے سلام کیا اور اس کا ہری دروازہ کھول دیا۔

فریڈرنسن اور رالیک ملاسی مشتبہ لوگوں کا پیچھا کرنے میں بہت ماہر تھے۔ ان کے تعاقب کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک مطلوبہ شخص کے آگے چلتا تھا اور دوسرا پیچھے۔ انھوں نے آپس میں کچھ اشارے طے کر رکھے تھے جس سے وہ ایک دوسرے کو اپنی کارروائی سے مطلع کرتے تھے۔ ظاہرا طور پر وہ سیدھے سادے ادھیڑ عمر لوگ نظر آتے تھے جو تفریحاً گھوم رہے تھے۔ انھیں دیکھ کر کوئی ان پر جاسوس ہونے کا شک بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ساڑھے دس بجے کے قریب انھوں نے جوائے اور سنڈا کو بنگلے سے نکلتے اور جیگیا ر میں بیٹھ کر جاتے دیکھا۔ دونوں سنڈا کو دیکھ کر بھونچکے رہ گئے جو پوری دلہن کی حالت نظر آ رہی تھی۔ ایک گھنٹہ پہلے وہ اچھی بھلی ناشتہ کر رہی تھی۔ ایک ہی گھنٹے میں اس حیرت انگیز تبدیلی کو دیکھ کر ان کی عقل چکرا گئی۔

شاید ان کی جڑواں بہن ہے۔" رد سی جیگار کے پیچھے کار چلاتا ہوا بولا۔ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔" فریڈ نے بھی اتفاق کیا۔ "لگتی تو بالکل ویسی ہی ہے لیکن یہ وہ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا وہ کسی لمبی بیماری سے فارغ ہو سکی ہے۔

حیرت و الجھن میں ڈوبے ہوئے وہ دونوں جیگار کے پیچھے پیچھے سیفٹر السلیف اسرد کس اسٹور کے کار پارک تک پہنچے۔ حسب معمول ان میں سے ایک جوائے اور سنڈا کے آگے آگے اور دوسرا پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس طرح وہ اسٹور میں داخل ہو گئے۔

اگر جوائے کے بجائے کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو انھیں بھی نہ بھانپ سکتا

لیکن جوائے کی چھٹی حس اسے ہمیشہ خطروں سے خبردار کرتی تھی۔

جیسے ہی وہ اسٹور میں داخل ہوئے جوائے کچھ بے چینی محسوس کرنے لگا۔ اس نے چاروں طرف اسٹور کے خانگی جاسوس کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ لیکن کوئی ایسا دکھائی نہ دیا۔

سنڈی گوشت کے تیلے نپاتا چاہتی تھی اس لئے وہ سبھی سیٹ والے کاونٹر کی طرف چلی۔ اس کے آگے آگے ایک ادھیڑ عمر گنجا شخص سفید قمیص اور نیلی پتلون میں ملبوس ادھر ادھر دیکھتا بڑھ رہا تھا۔ جوائے کو خطرے کا احساس ہوا۔ اس نے سنڈی کا بازو تھاما۔

"کوئی گڑبڑ نہ کرنا ہنسی" وہ آہستہ سے بولا۔ "مجھے خطرہ لگ رہا ہے!"

جوائے کے ساتھ اتنے دنوں سے کام کرتی ہوئی سنڈی اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ بغیر وجہ کے کبھی کچھ نہیں کہتا۔ ایک بار پہلے اس نے جوائے کے خبردار کرنے کے باوجود اسٹور سے مال اٹھایا تھا۔ اور خانگی جاسوس نے اسے پکڑ لیا تھا۔ وہ تو اس کے حاملہ ہونے کا لحاظ کر گیا اور انھیں صرف باہر نکالنے پر ہی اکتفا کرلی۔ ورنہ بچنا مشکل تھا۔ تب سے وہ جوائے کی رائے کا بہت احترام کرتی تھی۔ اس نے چپ چاپ تعمیل کی۔ اپنی ضروریات کی چیزیں چھپانے کے بجائے انھوں نے خرید کرلیں۔ جب سنڈی بل چکا رہی تھی تو جوائے نے پھر چاروں طرف دیکھا۔ نیلی پتلون والا ایک کونا کونا دیکھ کر سنڈی کے ٹھیک پیچھے کھڑا تھا۔ جوائے نے تیزی سے نظریں ہٹالیں۔ اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔

دونوں باہر جگار تک آئے۔

میرا خیال ہے ہمارا پیچھا کیا جارہا ہے۔" جوائے بولا۔ "میں اس اسٹال پر جاکر

سگریٹ خریدتا ہوں۔ تم یوں ہی ایک چکر لگا کر مجھے وہاں سے لے لینا۔" سنڈی نے کار آگے بڑھا دی۔ جوائے آہستہ آہستہ پارکنگ احاطے کا چکر لگاتا ہوا ایک کار کے پاس رک گیا اور اسے یوں دیکھنے لگا گویا خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ لیکن اس نے گھوم کر سنڈی کے تعاقب میں جاتی ہوئی کار کو دیکھ لیا تھا جسے وہی نیلی پتلون والا ادھیڑ عمر شخص چلا رہا تھا۔ لیکن خطرے کا احساس بدستور قائم تھا۔ اسے یقین ہو گیا کہ تعاقب میں کوئی دوسرا شخص بھی ہے۔ وہ سڑک کے موڑ پر بنے اسٹال تک گیا اور سگرٹوں کا پیکٹ اور اخبار خریدا۔ پھر سرخیوں پر نظر ڈالتے ہوئے اس نے کنکھیوں سے اطراف میں دیکھا لیکن سڑک پر اتنے لوگوں کا ہجوم تھا کہ اسے معلوم نہ ہو سکا کہ دوسرا شخص کون تھا۔

وہ وہیں اخبار پڑھتا رہا اسی بیچ سنڈی کار لے کر آپہنچی۔ جوائے کار میں بیٹھ گیا اور سنڈی نے پھر کار بڑھا دی۔

"اب کہاں چلیں ہاؤ بیڈ؟" اس نے پوچھا۔

جوائے نے بیک مرر کا زاویہ صحیح کیا۔ اسے ایک آدمی سبز قمیض میں ملبوس اسی کار میں بیٹھا دکھائی دیا جو سنڈی کا پیچھا کر رہی تھی۔ کار کو وہی نیلی پتلون والا چلا رہا تھا۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔" جوائے بولا۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ "وہ پولیس والے تو نہیں معلوم ہوتے۔ شاید پرائیویٹ جاسوس ہیں۔ سیدھے چلی چلو۔ ہم پہاڑیوں تک جائیں گے تب پتہ چل جائے گا کہ وہ واقعی ہمارے پیچھے ہیں یا نہیں۔"

ٹریفک کے ہجوم سے نکل کر سنڈی نے رفتار بڑھا دی اور کار شاہراہ سے ہٹ کر پہاڑی کی طرف جانے والے راستے کی طرف ڈال دی۔ ایک منٹ بعد جوائے نے پیچھے دیکھا۔ تعاقب کرنے والی کار کا دور تک پتہ نہ تھا۔

"چلتی رہو۔ ہم نے انھیں ڈاج دے دیا ہے۔ لیکن شاید وہ ہمیں بیوقوف بنا رہے ہوں۔"

ادھر جب ماس نے کار کو پتلی سڑک پر مڑتے دیکھا تو اس کا ماتھا ٹھنکا۔

"شاید انھیں تعاقب کا علم ہو گیا ہے۔" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا۔

"ہاں۔" فریڈ نے کہا۔ "اگر ہم بھی اسی سڑک پر چلیں تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔"

اس نے کار سڑک کے کنارے روک دی۔ "لیکن انھیں پتہ کیسے چلا۔۔؟"

فریڈ رسن کو لینگ کی وارننگ یاد آئی کہ انھیں کسی بھی حالت میں شک نہیں ہونا چاہیے۔ اسے گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی۔

"اب آگے بڑھنا ٹھیک نہیں۔" وہ بولا۔ "چلو بنگلے واپس چلتے ہیں۔ اب ہمیں اور محتاط رہنا پڑے گا۔ کیوں نہ بڈھے کو بتا دوں ؟"

"تاکہ وہ ہمیں کچا چبا جائے ؟ کیا پتہ انھوں نے ہمیں دیکھا ہی نہ ہو۔ بہتر ہوگا اگر ہم انتظار کر لیں۔"

جب جوڈی کو یقین ہو گیا کہ وہ پیچھے نہیں تو اس نے سنڈی کو واپس چلنے کے لئے کہا۔

"اب ہم گھر چلتے ہیں۔" وہ بولا۔ "ایلیٹ کو یہ سب بتانا ضروری ہے۔"

"تمھیں پکا یقین ہے ؟"

"اب قسم تو نہیں کھا سکتا۔ لیکن مجھے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔"

جب انھوں نے ایلیٹ کو یہ سب بتایا تو وہ بے یقینی سے گھورتا رہ گیا۔

"ہاں تو وہ تمھارا تعاقب کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے تمھاری اسٹور کی پوچھ گچھ نے وہاں والوں کو چوکنا کر دیا ہو۔ اور کیا مطلب ہو سکتا ہے ان کا ؟۔ آئندہ سے تمام اشیاء دام دے کر لایا کرو۔ سمجھے۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اس کام سے

دوران ہی چوری کے الزام میں دھر لیے جاؤ۔ پھر وہ دن کی طرف مڑا "البتہ تم بھی دن ذرا آنکھیں کھلی رکھو۔ شاید وہ تمہارا پیچھا کر رہے ہوں۔ اگر تمہیں پیچھا کیا جانے کا احساس بھی ہو تو انہیں ڈاج دینے کی ضرورت نہیں۔ یہ موقع تو نہ ہوگا جب ہمیں ٹکٹ مل جائیں گے۔"

"لیکن وہ ہمارا پیچھا کیوں کر رہے تھے؟ وہ پولیس والے تو نہیں تھے۔ میں کسی بھی پولیس والے کو ایک میل دور سے ہی سونگھ سکتا ہوں۔"

"کیا وہ اسٹور کے جاسوس نہیں ہو سکتے۔۔؟"

"نہیں۔ میں اس شہر کے اسٹورز کے تمام جاسوسوں کو جانتا ہوں۔ اور اسٹورز کے جاسوس کار میں بیٹھ کر تعاقب نہیں کیا کرتے۔"

ایلیٹ نے کندھے اچکائے۔

"تو تم نے انہیں ڈاج دے دیا تھا؟"

"یقیناً"

"اوکے۔ دیکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے تم یونہی گھبرا گئے ہو۔"

اس رات کیمرون نے جوڈی لیری مور کے گھر کے باہر ٹھیک نو بجے کار روکی۔ اسے ایلیٹ کی وارننگ یاد تھی۔ راستے میں وہ بار بار بیک مرر سے پیچھے دیکھتا آیا تھا لیکن اب تک اسے تعاقب کا شک نہیں ہو سکا تھا۔

اس رات لیری مور کے گھر کے باہر جوڈی کو کار میں بٹھانے سے پہلے دن نے بیک مرر میں دیکھ کر اچھی طرح یقین کر لیا تھا کہ ان کا پیچھا تو نہیں کیا جا رہا ہے

آتے وقت بھی اس نے یہ احتیاط برتی تھی۔

فریڈنسن بھی چونکہ پہلے سے زیادہ محتاط تھا اس لئے دوسری کار استعمال کر رہا تھا۔ وہ اسی دن سے آگے رہ کر اپنی کار سے اس پر نظر رکھے تھا جب کہ فریڈ آس پاس کی گلیوں سے ہوتا ہوا اس کے پیچھے آرہا تھا۔ دونوں نے آپس میں ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔

جونہی ون نے جوڈی کو کار میں بٹھایا۔ خالی دلاکی کھڑکی سے نگرانی کرتے ہوئے اوبسن نے نسن کو خبردار کر دیا۔ اس طرح نسن ون کی نظروں میں آئے بغیر کاک ڈی آر ریستوران تک ان کا پیچھا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ریستوران میں شراب اور شاندار ڈنر کے بعد جوڈی نے مطلوبہ معلومات والا کاغذ ون کے حوالے کر دیا۔ ون نے اس پر نظر ڈالی اور مطمئن نظر آنے لگا۔

خطرے کے الارم اور خانوں کو کنٹرول کرنے والے سوئچ کو دبانے والے جن عہدوں کے نام ان پر لکھے تھے ون ان سے اچھی طرح واقف تھا۔

اور ان آلات سے بخوبی نبٹ سکتا تھا۔

"بہت خوب۔" وہ پرچہ پڑھ کر بولا۔

"اس سے تم کس نتیجے پر پہنچے ہو؟"

"نتیجے پر ہی نہیں بلکہ ان ٹکٹوں اور دس لاکھ ڈالر تک بھی پہنچ گیا ہوں" وہ مسکرا کر بولا۔

"لیکن تم ان خاص ٹکٹوں کو تلاش کس طرح کرو گے؟"

"یہ کچھ مشکل نہیں۔" ون اس کا ہاتھ تھپتھپا کر بولا۔

عمدہ ڈنر کھا کر جوڈی کی جنسی بھوک عود کر آئی تھی۔ اس نے عود کرنے والے انداز سے ون کی طرف دیکھا اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

میرا پورا بدن اینٹھ سا رہا ہے۔ آؤ! بلو ہیوں چلیں۔

"آج رات نہیں بے بی۔" ونا بولا۔ "آج تو ہم تمھارے گھر چل رہے ہیں پیا!"

وہ چونک اٹھی۔

"نہیں۔ ہم وہاں نہیں جا سکتے۔"

"آؤ بے بی!" ونا نے ویٹر کو اشارہ کیا۔ "ہمیں کام کرنا ہے۔ میں ذرا ایک نظر تمھارے دروازے کے تالے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو۔ میں تمھیں وہاں نہیں لے جاؤں گی۔"

وہ مسکرایا۔ ابلیٹ کے دیے ہوئے پیسوں سے ادائیگی کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "چلو بھی۔"

نسن نے واسی کو مطلع کیا کہ جگوار چلنے ہی والی ہے۔ چند لمحوں بعد واسی نے اپنے بیک مرر سے جگوار کی لائٹس روشن ہوتے دیکھیں اور کار بڑھا دی۔ ونا کی کار کی سمت سے فریڈ نسن نے اندازہ لگایا کہ وہ واپس جا رہا ہے۔ اس نے آگے جاتے ہوئے واسی کو لبری مور کے گھر پہنچنے کی ہدایت دی۔

ونا نے اپنی کار لبری مور کے بنگلے کے باہر روکی اور انجن بند کر کے اتر آیا۔

"آؤ بے بی۔ اندر چلیں۔" وہ بولا۔

جیوڈی ہچکچائی۔ پھر کار سے اتر کر اس کے ساتھ اندر کی طرف چل پڑی۔ سامنے والی کھڑکی پر کھڑا الفریسی دوربین سے بڑی دلچسپی سے انھیں دیکھ رہا تھا۔

مکان کے نزدیک پہنچ کر ونا ایک پھولوں کی جھاڑی کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ سب سے اوپری منزل پر روشنی نظر آ رہی تھی۔ دوسری منزل اندھیرے میں ڈوبی تھی اور نچلی منزل میں صرف ایک کمرے میں روشنی نظر آ رہی تھی۔

"یہ روشنی کہاں کہاں ہے؟" ڈن نے پوچھا۔

سب سے اوپری منزل میں اسٹاف روم میں اور نچلی منزل میں اسٹاک روم میں جوڈی نے جواب دیا

ڈن نے مکان کا نقشہ یاد کیا۔ مکان کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔" وہ تمہارا کمرہ ہے؟"

"ہاں"

اندھیرے ہی میں چلتے ہوئے وہ اس کے ساتھ لان پار کر کے مکان کے جوڑی والے حصے کی طرف بڑھا۔ جوڈی نے دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوئے۔ میں مکان کے دوسرے حصے میں داخل ہونے والے دروازے کا قفل دیکھنا چاہتا ہوں۔

وہ سٹنگ روم سے ہوتی ہوئی اسے لابی میں لے آئی۔ وہ ہے" اس نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہاں سے مکان کے دوسرے حصے میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔

ڈن نے تالا دیکھا اور مسکرا دیا۔

یہ تو بچوں کا کھیل ہے بچوں کا او کے بے بی اب میں چلتا ہوں۔ کل رات ملوں گا۔۔۔ ٹھیک!"

جوڈی جس کی آنکھوں سے جنسی بھوک عیاں تھی بولی۔

اب آ ہی گئے ہو تو رات ٹھہر کیوں نہیں جاتے؟"

"نہیں۔ کار باہر کھڑی ہے۔ بیکار پبلسٹی ہوگی۔ کل نو بجے آؤں گا آدم اور کلب چلیں گے۔ او کے؟

لیکن ابھی صرف گیارہ بجے ہیں۔" جوڈی نے ایک اور کوشش کی۔" کیوں نہ ابھی

کاب چلیں ؟۔

نہیں بے بی۔ مجھے کام ہے۔ کل عیش کریں گے۔ ون نے کہا۔ اور باہر چل دیا۔

جس وقت ون اور جوڈی کاک ڈی آر ریسٹورنٹ میں ڈنر لے رہے تھے۔ ایلیٹ اور سنڈی بنگلے کے باغیچے میں بیٹھے تھے۔ جوائے اندر ٹی وی دیکھ رہا تھا ایلیٹ کو ایک عجیب روحانی سکون کا احساس ہو رہا تھا۔ سنڈی نہ صرف اس کے پیر کا ٹھونٹھ دیکھ چکی تھی بلکہ محبت و ہمدردی سے اسے اپنے ہاتھوں سے سہلاتے ہوئے رونے بھی لگی تھی۔ جس طرح اور جن پرخلوص جذبات سے سنڈی نے اس کا پیر دیکھنے کا اصرار کیا تھا اس کے بعد ایلیٹ کو کسی قسم کا احساس کمتری نہیں ہوا تھا۔ ایلیٹ کو یقین تھا کہ اگر وہ چاہے تو سنڈی بخوشی خود کو اس کے حوالے کر دے گی۔ لیکن وہ ہچکچا رہا تھا۔ اس نے سنڈی سے صاف صاف پوچھ لیا تھا کہ کیا وہ جنسی لذت سے آشنا ہے۔ جواب میں شرما کر سنڈی نے انکار میں سر ہلایا تھا۔

دونوں باہر چاندنی میں ایک دوسرے کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ ایلیٹ نے سنڈی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بولا۔ میرا خیال ہے کہ میں تمھیں کچھ کچھ پیار کرنے لگا ہوں۔ یہی حال تمھارا بھی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں۔ میں تمھارے لائق نہیں ہوں۔ شاید تم نہیں جانتی کہ میں کتنا بدقسمت ہوں میں کبھی کسی کو خوشیاں نہیں دے سکا۔ میں تم سے یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں تمھارا دل نہیں توڑنا چاہتا۔

مجھے کوئی افسوس نہیں ہوگا۔ میں تمھیں چاہتی ہوں یہی میرے لئے کافی ہے بغیر اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنڈی نے جواب دیا۔ بس اس دن سے تمھیں چاہنے لگی تھی جب ہم پہلی بار ملے تھے۔"

ایلیٹ نے مایوسی سے سر ہلایا
سمجھنے کی کوشش کرو سنڈی۔ میرا کوئی مستقبل نہیں۔ تم نہیں جانتیں کہ پیسے کے بغیر آدمی مردے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ اس نے سنڈی کا ہاتھ چھوڑ دیا۔
"ہو سکتا ہے تمھیں ایسا نہ محسوس ہوتا ہو۔ لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے میرا مطلب یہ نہیں کہ تم یا جو ایسے گئے گزرے ہو۔ لیکن پیسوں کے بغیر میں تو خود کو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ دولت۔ اقتدار اور دولت سے وابستہ عیش و عشرت اور شان و شوکت کے بغیر زندگی میرے لیے کچھ معنی نہیں رکھتی۔ یہی میرا طرز فکر ہے کاش تم مجھ سے نہ ملی ہوتیں۔ یا جو کچھ مجھ پر گزری ہے وہ نہ ہوا ہوتا تو یقین مانو اس ڈربل جگہ میں دس منٹ بھی نہ رک سکتا تھا۔ تمھاری موجودگی اور اس امید پر کہ جلد ہی مجھے ایک موٹی رقم مل جائے گی میں یہاں رکا ہوا ہوں۔ جب مجھے رقم مل جائے گی تو میں آخری بار زندگی کے کچھ اور لمحے عیش سے جی لوں گا۔ اور وہی میرا اختتام ہوگا۔
لیکن ایک لاکھ ڈالروں میں تو تم کافی عرصہ اچھی طرح رہ سکتے ہو۔" سنڈی آہستہ سے بولی۔ "پھر میں بھی تمھارے ساتھ......"
ایلیٹ ہنسا۔
سنڈی ہمارے راستے الگ الگ ہیں۔" وہ بولا۔ میں زیادہ دن نہیں زندہ رہنا چاہتا۔ میں زندگی سے بیزار ہو چکا ہوں۔"
اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔
میں بہت زیادہ بولنے لگا ہوں۔ میں تمھیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس کام کے بعد ہم الگ ہو رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے بھول جاؤ۔ اسی طرح جس طرح میں تمھیں اپنے دماغ سے نکال دوں گا۔ اس طرح کسی کے دل کو

چوٹ نہیں پہنچے گی۔

ون اور جوائے کو اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔ اسے ون کی آمد کا پتہ بھی نہ چل سکا تھا۔

ون پاس پڑی کرسی پر اور جوائے نیچے کی گھاس پر بیٹھ گیا۔

میں اپنی تیاری مکمل کر چکا ہوں۔" ون بولا۔" میں نے تمام ضروری معلومات اکٹھا کر لی ہیں۔ اب صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ کون سی الماری اور خانے میں ہیں۔ میں الارم وغیرہ سے نپٹ لوں گا۔ صرف ایک ذرا سی رکاوٹ آ رہی ہے یہیں سے جوائے کا کام شروع ہوتا ہے۔

سنڈی کو ون کی آواز تو سنائی دے رہی تھی۔ لیکن اس کا دھیان کہیں اور تھا۔ وہ ایلیٹ کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔ اس کی آواز کے ٹھہراؤ سے ظاہر تھا کہ وہ اپنی کہی کر گزرے گا۔ اس کے سینے میں ایک زبردست کسک اٹھی۔ وہ اسے کیسے بھلا پائے گی۔؟

سنڈی کی توجہ بھلے ہی نہ رہی ہو لیکن ایلیٹ پورے غور سے سن رہا تھا کیا معاملہ ہے؟" اس نے پوچھا۔

" اسٹرانگ روم میں ایک ٹی وی کیمرہ لگا ہے۔ جو نصف دائرے کی شکل میں گھومتا رہتا ہے۔ اس سے تو میں ہاتھ پیروں پر رینگ کر بچ سکتا ہوں لیکن دقت یہ ہے کہ اندر داخل ہونے کے لئے مجھے دروازہ کھولنا پڑے گا۔ میرے جھکے ہونے کی وجہ سے میں تو نظر نہیں آؤں گا۔ لیکن کھلا دروازہ ضرور دکھائی دے گا۔ مجھے دروازہ کھولنے اندر جانے اور اسے بند کرنے میں کم سے کم تین چار سکنڈ تو ضرور لگیں گے۔ اور تین سکنڈوں ہی میں دیکھا جا سکتا ہوں۔

اب یہ سارا سسٹم اس طرح کام کرتا ہے کہ ٹی وی کیمرے کا تعلق شہر کے گارڈ روم میں لگے ہوئے مانیٹر اسکرین سے ہوتا ہے جو تعداد میں کئی ہوتے ہیں۔ ایک گارڈ بیٹھا انھیں دیکھا کرتا ہے۔ اس طرح وہ کیمرے کی زد میں آئی ہوئی ہر چیز کو دیکھ سکتا ہے اور اگر اسے ذرا بھی شک ہو جائے تو صرف ایک بٹن دبانے سے ہی پولیس کا سارا عملہ آناً فاناً وہاں آن موجود ہوگا۔

" ان سب سے تم خود نپٹنا " جوائے بے چینی سے بولا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ میں یہاں کہاں رخنہ بٹھا سکتا ہوں۔

تم ان کا دھیان دوسری طرف ہٹاؤ گے۔

تمھارا مطلب کیا ہے۔؟"

تم نے سٹی ہال میں کنیڈی میموریل دیکھا ہے۔؟

" ہاں " لیکن اس کا اس سے کیا تعلق ہے؟۔

ایک بار ایک مسخرے نے اندر گھس کر کنیڈی کے مجسمے پر رنگ پوت دیا تھا۔ تب سے وہاں بھی اسی طرح کا انتظام ہے شہر میں گارڈ روم ایک ہی ہے جس میں سٹی ہال کے کنیڈی میموریل لیبری معبد کے اسٹامپ روم اور دیگر لوگوں کے اسکرین الگ الگ لگے ہیں کل ملا کر تیس چالیس اسکرین ہیں اب مان لو تم اس قسم کی حرکات شروع کر دو گویا تم مجسمے کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہو تو گارڈ کی تمام توجہ کنیڈی میموریل والے مانیٹر پر ہوگی اور اس کا دھیان لیبری معبد والے اسکرین سے ہٹ جائے گا۔ میں اسی بیچ دروازہ کھول کر اندر گھس جاؤں گا۔ گارڈ اسی کشمکش میں ہوگا کہ تمھیں ہٹانے کے لئے پولیس طلب کرے یا نہ کرے۔" دت نے ایلیٹ کی طرف دیکھا۔ کیا خیال ہے تمھارا؟

آئیڈیا تو اچھا ہے۔ لیکن وقت کا پورا پورا خیال رکھنا پڑے گا۔

"اگر پولیس نے مجھے پکڑ لیا تو کیا ہوگا۔؟ جوائے نے خدشہ ظاہر کیا۔

"تم بے فکر رہو۔ کچھ نہیں ہوگا۔ تم چھٹیاں گزارنے یہاں آئے ہو اور شراب کے نشے میں ہو۔ تم کینیڈی کی دل سے عزت کرتے ہو اور اسے خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہو۔ اس کانچ کی بوتل تمہارے پاس ہوگی ظاہر ہے کہ نشے کی حالت میں مجسمے کے قدموں میں بوتل رکھ دینے سے اچھا خیال کیا ہو سکتا ہے۔ پولیس والے تمہیں معمولی ڈانٹ ڈپٹ کر کے چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ تم سے انھیں کسی قسم کی گڑبڑ کی امید نہ ہوگی۔ آئیڈیا اچھا ہے۔ چل جائے گا۔

دیکھا تم نے! ڈن فتحمندانہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا" میں نے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ اب تم اور سنڈی مجھے الماری اور خانے کا نمبر لا دو۔ میں تمھیں ٹکٹ لا دوں گا۔

" لیکن تمھاری تیاری میں ایک کمی ہے۔" ایلیٹ پرسکون لہجے میں بولا

" کیا جوڈی نے تمھیں خریدار کا نام بتا دیا ہے؟"۔

ڈن ہوا نکلے ہوئے غبارے کی طرح پچک گیا۔

" نہیں لیکن وہ ٹکٹ حاصل ہوتے ہی بتا دے گی۔

کیا تمھیں اس پر یقین ہے؟

" کیا مطلب؟۔ ڈن نے سہم کر کہا۔

تم نے کہا تھا کہ وہ ایک ہزار ڈالر کے بدلے خریدار کا نام بتا دے گی فرض کرو اس نے یونہی کوئی بھی نام بتا دیا تو؟"

تم سوچ رہے ہو میں جھوٹ کہہ رہا ہوں؟۔ ڈن غصیلے لہجے میں بولا وہ ایک ہزار ڈالر کے بدلے مجھے وہ خط دینے کو تیار ہو گئی ہے جو اس خریدار نے اس کے باپ کو لکھا تھا۔"

" فرض کرو وہ خریدار اب تک ارادہ بدل چکا ہو۔ اسکی دلچسپی اب ان ٹکٹوں میں نہ ہو؟"

ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم ٹکٹ کیدنڈرک کے ہاتھ بیچ دیں گے۔ بھلے ہی اتنی رقم نہ ملے لیکن پھر بھی کچھ تو ملے گا ہی۔

ایلیٹ نے بادل نخواستہ حامی بھر دی۔

اگلی صبح سنڈی کے نام ایک خط آپہنچا۔ جوائے نے اسے موصول کیا اور ناشتے کے وقت ان کے سامنے رکھا۔ لفافے پر خوش خط الفاظ میں پتہ لکھا ہوا تھا چاروں اسے گھورتے رہے۔"

یہی ہو سکتا ہے" ایلیٹ نے کہا۔ سنڈی لفافہ کھولو"

سنڈی نے انکار میں سر ہلایا۔

نہیں ڈان۔ اسے تم کھولو"

ایلیٹ نے لفافہ کھولا۔ اور ایک کاغذ نکالا۔ اس پر لکھی ہوئی چند سطور پڑھیں۔ سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

کام بن گیا۔ وہ بولا۔ بیری مور نے کل صبح گیارہ بجے ہمیں ملنے کا وقت دیا ہے" اس نے لفافہ میز پر رکھ دیا۔

اب تمہارے حصے کا کام شروع ہوتا ہے" ڈان سنڈی سے بولا" خدا کے لئے کوئی لاپرواہی مت کرنا"

اس سے اس قسم کی امید مت کرو۔ ایلیٹ مسکرا کر بولا۔ پھر وہ سنڈی سے مخاطب ہوا" تمہیں ایک ایسی عام لڑکی کا رول ادا کرنا ہے جو اپنے دادا سے ملی ہوئی چیز سے کافی پیسے ملنے کی امید رکھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم سادہ قسم کی سوتی پوشاک خرید لو۔ بالوں کا اسٹائیل بھی بدل دو۔ تمہارا کافی کم عمر

نظر آنا ضروری ہے۔"

کسی قدر سہمی ہوئی سنڈی نے اثبات میں سر ہلایا۔

ایلیٹ نے اسے غور سے دیکھا۔

"تمھیں خوف تو نہیں محسوس ہو رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں لیکن اگر وہ ڈائری نما رجسٹر اس کی جیب میں نہ ہوا تو...؟"

"وہ ہر وقت اسے اپنے پاس رکھتا ہے۔" ون نے دخل اندازی کی۔ "جوڈی اس بات کی قسم کھانے کو تیار ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تب تو میں اسے پار کر سکتی ہوں لیکن مجھے اسے پڑھنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔ پریشانی تو اس بات کی ہے۔"

"ہاں۔" ایلیٹ سوچتے ہوئے بولا۔ "اگر میں یہاں تمھاری موجودگی میں اسے فون کروں اور جب وہ مجھ سے گفتگو میں مصروف ہو تو تم رجسٹر چیک کر لو تو کیسا رہے؟"

"فرض کرو تمھارے فون کرنے تک مجھے رجسٹر ہی نہ مل سکے۔ تمھیں فون کرنے سے پہلے معلوم ہو جانا چاہیے کہ رجسٹر میرے پاس آچکا ہے۔"

بات صحیح تھی۔ ایلیٹ نے سگریٹ سلگایا اور دل ہی دل میں کچھ سوچ کر بولا۔ "جوائے تم ایک چھوٹے مگر طاقتور واکی ٹاکی (ٹرانسمیٹر) کا انتظام کرو جس کا ایک حصہ سنڈی کے بیگ میں ہوگا اور دوسرا میرے پاس جیسے ہی اسے رجسٹر مل جائے گا۔ وہ بیگ کھول کر کہہ دے گی اور میں اسی وقت میں لیری موور کو فون کر دوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" ون کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "آؤ جوائے۔ میں تمھیں شہر میں اتار دوں گا۔"

جب وہ چلے گئے تو ایلبیٹ نے سنڈی سے کہا۔ جب تمھیں خانے کا نمبر معلوم ہو جائے گا تو ون کو مت بتانا۔ اگر ہم نے اسے بتا دیا تو ہمارا اس پر کوئی دباؤ نہیں رہے گا۔ وہ چپکے سے ٹکٹ چرا کر مورگی لڑکی کے سالمن خریدار کے پاس پہنچ گا۔ اور رقم لے کر رفو چکر ہو جائے گا۔ اور ہم منھ تاکتے رہ جائیں گے۔"

"لیکن ٹکٹ وہاں سے نکلوانے کے لئے اسے نمبر تو بتانا ہی پڑے گا۔" سنڈی متفکر لہجے میں بولی۔

"میں اس کے ساتھ جاؤں گا۔" ایلبیٹ بولا۔ "صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ جب ہم ٹکٹوں والے کمرے میں داخل ہوں گے تو میں اسے نمبر بتاؤں گا۔ اور ٹکٹ وہیں لے لوں گا۔ خریدار سے بھی میں ہی ملوں گا۔ تمھیں پتہ ہے وہ اپنا پستول کہاں رکھتا ہے۔؟"

سنڈی کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔

"نہیں"۔ وہ کپکپاتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"اسی کے کمرے میں کہیں ہو گا۔" ایلبیٹ ون کے کمرے کی طرف جاتا ہوا بولا۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد اس نے پستول ڈھونڈھ نکالا۔ اور اسے خالی کر دیا۔ اسے گولیوں کا ایک بکس بھی مل گیا۔

"میں انھیں چھپائے دیتا ہوں۔" وہ بولا۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ موقع پڑنے پر ون اسے استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکے گا۔

"ڈال۔" سنڈی ملتجیانہ لہجے میں بولی۔ میں چاہتی ہوں تم اس کے ساتھ مت جاؤ۔ مان لو کوئی گڑبڑ ہو جائے۔ یا تم پکڑے جاؤ؟"

اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی تو نہیں۔" ایلبیٹ مسکرا کر بولا۔ تمھیں ایک بات بتاؤں؟ مجھے اس کھیل میں خود مزا آنے لگا ہے۔"

اگلی صبح گیارہ بجے وہ تینوں لیونگ روم میں میز کے ارد گرد کرسیاں بچھائے بیٹھے تھے۔ ٹیلی فون ایلیٹ کے سامنے رکھا تھا۔ اور اسی کے ساتھ ہی واکی ٹاکی بھی رکھا ہوا تھا جو کہ آن تھا۔

سنڈی نے صبح صبح بیری مورے کے گھر کے نزدیک جا کر واکی ٹاکی کو ٹیسٹ کر لیا تھا۔ چیکنگ کے بعد واپس لوٹتے وقت اس نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ راستہ بغیر جلد بازی کئے سترہ منٹ کا تھا۔

یہ بھی ایک اتفاق تھا کہ اوڈسن بھی اسی وقت اپنا ٹرانسمیٹر چیک کر رہا تھا۔ اس نے سنڈی اور ایلیٹ دونوں کی آواز سنی تھی چونکہ سنڈی نے صرف اوکے اور ایلیٹ نے "ہیری" کہا تھا اس لئے وہ کچھ نہ سمجھ سکا تھا اور ایک عجیب الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کافی غور و خوض کے بعد اس نے لینگ کو رپورٹ دینے کا فیصلہ کیا۔

"وہ کچھ کچھ ہی بیکار سے تھے۔ اس نے" کے "سے کہا جو کافی گرم کر رہا تھا۔" بہتر ہوا اگر میں ٹیڈ کو مطلع کر دوں۔"

اس وقت تو وہ بہت خوش ہوگا۔ کے نے کہا۔" ارے میں کہتا ہوں وہ ابھی تک خراٹے لے رہا ہوگا۔

لیکن اوڈسن نے اس کے گھر فون کر ہی دیا اور پوری بات بتائی۔

" ایسا لگتا ہے وہ آج رات کوشش کریں گے۔" لینگ نے کہا۔" لیکن بیری مور کے سو جانے کے بعد۔ وہ دیر سے سونے کا عادی ہے۔" میں دس بجے اور آدمی کو بھیج دوں گا۔ اگر انھوں نے کوئی گڑبڑ کی تو باہر نکلتے ہوئے انھیں دھر لینا گیارہ بجنے والے تھے۔ جوائے کے چہرے سے گھبراہٹ منترشح تھی۔ دن بھی بے چینی سے بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا لیکن ایلیٹ قطعی طور پر پرسکون تھا۔

جیسے ہی گیارہ بجے وہ بولا۔ سنڈی پہنچ گئی ہوگی۔

"فرض کرو وہ حرامی ملنے سے انکار کر دے۔" ون بولا۔" تو ہم ڈوبے سمجھو۔

" میں لیری مور کو جانتا ہوں۔ وہ اس سے ضرور ملے گا۔ میں نے سنڈی کو سمجھا دیا ہے کہ ٹکٹ البم کسی نوکر کی معرفت اس تک نہ بھیجے۔"

اس نے جوائے کی طرف دیکھا اور اس کے جذبات کا اندازہ لگا کر بولا۔

" کیا بات ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو وہ رجسٹر نہیں اڑا سکے گی۔؟

جوائے نے زور سے سر ہلایا۔

" نہیں۔ اگر رجسٹر اس کی جیب میں ہوا تو یہ اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے فکر صرف یہ ہے کہ وہ نمبر کیسے تلاش کرے گی۔ فرض کرو اس وقت وہ اسے دیکھ لے تو وہ کیا کرے گا۔؟"

دھکے دے کر نکلوا دے گا۔" ایلیٹ نے کہا۔" کم سے کم پولیس کو نہیں بلوائے گا اس کا مجھے یقین ہے۔

لیکن جوائے کو اسی کی فکر تھی۔ یہ سوچ کر ہی اس کی حالت خستہ ہوئی جا رہی تھی کہ اگر اس کی پیاری بیٹی پکڑی گئی تو کہیں پولیس کے حوالے نہ کر دی جائے۔ ایلیٹ کے الفاظ سے اس کی کچھ ہمت بندھی۔

وقت گزرتا گیا۔

سوا گیارہ بجے ون بے چینی سے بڑبڑایا۔" وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔

" شٹ اپ" ایلیٹ نے اسے گھڑکی دی۔ اسے بھی کچھ کچھ تشویش ہونے لگی تھی۔ کیا تم سوچتے ہو کہ وہ فوراً ہی اسے بلا لے گا۔ شاید اسے باہر انتظار کرنا پڑا ہو۔"

ون نے غراتے ہوئے دوسری سگریٹ سلگائی۔

گیارہ چالیس پر ان تینوں کی گھبراہٹ اور بے چینی عروج پر پہنچ چکی تھی۔

ایلیٹ کے بھی پسینے چھوٹنے لگے تھے جوائے بار بار رومال سے منہ صاف کر رہا تھا ڈن بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اچانک وہ رک کر چیخا۔

اس نے کیا ڑا کر ہی دیا۔ میں پہلے ہی کہتا تھا۔ کہ یہ کام اس کے بس کا نہیں اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی۔"

اپنا منہ بند رکھو" ایلیٹ غرایا۔" ورنہ مجھے پہلے تمھارا علاج کرنا ہوگا۔"

ڈن نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا اور بولا۔

تم ٹنگڑے کی اولاد..... تمھاری یہ ہمت۔

ایلیٹ نے کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی کہ جوائے نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور گڑگڑا کر بولا" پلیز ڈان یہ اس کا موقع نہیں ہے" ٹھیک اسی وقت ریسیور سے سنڈی کی صاف آواز ابھری "او کے" تینوں نے ایک دوسرے کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔

سنا تم نے ؟" ایلیٹ نے ڈن سے کہا۔

" یہ سنڈی کی آواز تھی" جوائے خوشی سے جھوم کر بولا۔

" ہاں" ڈن کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ نوٹ بک اس کے پاس آچکی ہے"۔

ایلیٹ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ریسیور اٹھایا اور لیری مور کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ کچھ دیر گھنٹی بجتی رہی پھر ایک مردانہ آواز آئی۔

مسٹر لیری مور والا"

میں ڈان ایلیٹ مسٹر لیری مور سے بات کرنا چاہتا ہوں"

وہ اس وقت مصروف ہیں جناب۔ اپنا نمبر بتا دیجئے وہ تھوڑی دیر بعد رنگ کر لیں گے۔

مجھے ان سے فوراً بات کرنی ہے۔ ان سے کہو کہ اگر وہ فون تک آسکیں

تو میں مشکور رہوں گا۔

کچھ دیر وقفہ رہا۔ پھر پیری مور خود لائن پر آگیا۔ ایلیٹ نے اس کی آواز پہچان لی۔

"ہیلو،" وہ بولا،" کون ایلیٹ؟"

"ہاں۔ معاف کرنا میں نے تمھیں ڈسٹرب کیا۔ تمھارا آدمی کہہ رہا تھا کہ تم مصروف ہو۔

"ہاں تھوڑا بہت! تم کیسے ہو ایلیٹ؟ بہت دنوں سے ملے نہیں۔"

ایلیٹ نے سوچا کم سے کم اس کا موڈ تو ٹھیک لگ رہا ہے۔

"ذرا آرام کر رہا تھا۔ ایکسیڈینٹ کے بارے میں تو سنا ہوگا؟"

"ہاں۔ بڑا افسوس ہوا تھا سن کر۔"

ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ لیکن میں اب ٹین کے پیر کے ساتھ بھی بخوبی چل پھر لیتا ہوں۔ اس منگل کو کھیل کے بارے میں کیا ارادہ ہے؟ میں نے اپنے کھیلنے کے انداز میں کچھ تبدیلی کر لی ہے... اور پہلے سے بھی اچھا کھیل لیتا ہوں۔ اس طریقے سے تم بھی بہتر کھیل سکتے ہو پیری مور... اگر چھڑی کو بہت زیادہ نہ گھمایا جائے تو گیند کی سمت پر ادر اچھا قابو رہتا ہے۔

اچھا خیال ہے۔ ہو جائے ایک گیم۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ تم پھر کھیلنے کے قابل ہو گئے ہو..... میری مبارک باد قبول کرو۔ تو پھر منگل دو ارتین بجے طے رہا بالکل۔

اسکے بعد ایلیٹ نے اسٹاک مارکیٹ پر کچھ گفتگو کی۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ سنڈاہی کو کافی وقت مل چکا ہے تو اس نے بات چیت ختم کی۔ اس نے ایک لمبی سانس لی۔ اور بولا۔

اب تک اسے نمبر مل چکا ہوگا۔

بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر انھوں نے سنڈی کو آتے ہوئے دیکھا۔
وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھے ایلیٹ سب سے آگے تھا۔
اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔ اور وہ گھبرائی ہوئی سی لگ رہی تھی۔

"نمبر مل گیا؟" ایلیٹ نے پوچھا۔

"ہاں!" سنڈی نے مسکرا کر جواب دیا۔

"آؤ! پوری بات بتاؤ۔" ایلیٹ اس کے گرد بازو حمائل کرتا ہوا بولا۔ "مجھے یقین تھا تم کامیاب ہو جاؤ گی!"

"خانے کا نمبر کیا ہے؟" ون نے مطالبہ کیا۔ وہ ان کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔ وہ لوگ لیونگ روم میں داخل ہو چکے تھے۔

"یہ وہ تمھیں نہیں بتائے گی ون!" ایلیٹ نے سنڈی کو ایک طرف ہٹا کر اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

جو دروازے کے پاس کھڑا باری باری سنڈی اور ایلیٹ کو گھور رہا تھا اس کی آنکھوں سے تشویش کا اظہار ہو رہا تھا۔

"کون کہتا ہے۔" ون غرایا۔ "مجھے بھی نمبر پوچھنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ تمھیں۔

میرے سامنے سے ہٹ جاؤ اور مجھے اس سے بات کرنے دو۔"

"چیخو مت!" ایلیٹ اس کے غصے کا ذرا بھی اثر نہ لیتے ہوئے بولا "جب تم خریدار کا نام بتا دو گے تبھی تمھیں خانے کا نمبر بتا دوں گا۔ کیا تم ہمیں بیوقوف سمجھتے ہو؟" "ہم میں سے کسی کو بھی تم پر بھروسہ نہیں۔ تم ہمیں ڈبل کراس نہیں کر سکتے۔"

ون کی آنکھیں سکڑ گئیں، "ڈبل کراس؟ کیا مطلب ہے تمھارا۔؟"

"بیکار وقت ضائع مت کرو ون۔ میں تمھیں رقم دیتا ہوں۔ تم مجھے خریدار کا نام بتا دو۔ ایک ہزار ڈالر دے کر آج رات جوڈی سے نام پوچھ لینا۔ پھر ہم دونوں لیری مور کے گھر چلیں گے۔ اور ٹکٹ حاصل کریں گے۔ لیکن خریدار سے میں ہی معاملہ طے کروں گا۔

ون بہت دیر تک خاموشی سے کھڑا ایلیٹ کو گھورتا رہا۔ یہ اس کے لیے اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ وہ بوکھلا گیا تھا۔

اپنے غصے کو ضبط کرتا ہوا وہ بولا۔

"ٹھیک ہے۔ مت کرو مجھ پر بھروسہ۔ میں خریدار کا نام معلوم کر لوں گا۔ لیکن میں تمھیں ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ یہ کام اناڑیوں کا نہیں۔"

"پہلے نام پتہ لے کر آؤ۔ پھر بات کریں گے۔" ایلیٹ اطمینان سے بولا۔

ون نے سنڈی کی طرف دیکھا۔

"بے بی کیا تم مجھے نمبر نہیں بتاؤ گی؟"

سنڈی نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

ون نے شیطانی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

"پھر سوچ لو۔ کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑے؟"

سنڈی بے خوفی سے اسے گھورتی رہی۔

"میں نے خوب سوچ لیا ہے۔" وہ بولی۔

"او کے۔"

وہ مڑا اور بنگلے سے باہر اپنی کار کی طرف چلا چل دیا۔

"ہمیں اس سے نمبر بتا دینا چاہیے تھا۔" جواے خوفزدہ لہجے میں بولا

کہیں وہ سنڈری کے ساتھ نہ کچھ کر دے!

"ایسے بتانے کی کوئی ضرورت نہیں" سنڈری اپنا بیگ کھولتی ہوئی بولی۔

"اسٹامپس میرے پاس ہیں۔"

کافی دیر تک سناٹا رہا۔ ایلیٹ اور جوائے کی نظریں سنڈری پر ٹکیں جس نے اپنے بیگ سے ایک پلاسٹک کا لفافہ نکال کر میز پر رکھ دیا تھا۔

"یہی وہ اسٹامپس ہیں نا؟"

ایلیٹ کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ اس کی سانسیں بے ترتیب تھیں میز پر پڑے پلاسٹک کے کور میں نظر آتے ہوئے ٹکٹوں کو عجوبے کی طرح دیکھتے رہنے کے باوجود وہ فوراً پہچان گیا تھا۔ کینڈرک کی دکھائی گئی فوٹو اسٹیٹ کاپی اور ان ٹکٹوں میں ذرا بھی فرق نہ تھا۔

"ہاں" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "لیکن تم نے انھیں چرانے کی حماقت کیسے کر دی۔؟ جیسے ہی لیری سور کو ان کی گمشدگی کا احساس ہوگا وہ پولیس کو مطلع کر دے گا۔ وہ سیدھے آ پہنچے گی۔ ہم نے اسے جو خط لکھا تھا اس کی بنا پر وہ فوراً ہمیں ڈھونڈ نکالیں گے۔ کیا سوچ کر کیا تم نے یہ کام؟۔

"وہ پولیس کو نہیں بلائے گا۔" سنڈری نے کہا۔

"تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو؟"

وہ بیٹھ گئی۔ وہ اتنی سہمی ہوئی اور زرد نظر آ رہی تھی کہ جوائے تیزی سے الماری کی طرف گیا اور برانڈی کا ایک پیگ بنانے لگا۔

"نہیں ڈیڈی۔ یہ میں نہیں لوں گی" اس نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ "میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

جوائے اسے تھوڑی دیر تک دیکھتا رہا پھر وہ برانڈی خود حلق کے نیچے اتار گیا۔

"تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ پولیس کو نہیں مطلع کرے گا؟" ایلیٹ نے اس کے سامنے خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنا سوال دہرایا۔

"اس خانے میں ٹکٹوں کے ساتھ ہی ایک خط رکھا ہوا تھا" سنڈی بولی۔ "وہ سنٹرل انٹیلیجنس ایجنسی واشنگٹن کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ان ٹکٹوں کو رکھنا جرم ہے اور جس کے پاس بھی یہ ٹکٹ ہوں اس کا فرض ہے کہ وہ فوراً سی آئی اے واشنگٹن یا اس کی کسی بھی برانچ کو مطلع کر دے۔ خط دو مہینے قبل کی تاریخ کا تھا۔ حکم عدولی کرنے والے کو تین سال کی جیل اور تیس ہزار ڈالر جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ جب میں نے اسے پڑھا تو میں سمجھ گئی کہ مسٹر بیری مور ٹکٹوں کی چوری کے بارے میں پولیس کو مطلع نہیں کر سکتے۔ اسلئے میں نے انھیں نکال لیا۔"

"سی آئی اے؟" ایلیٹ پرتشویش انداز میں بولا۔

"ہاں"

"ہمیں شروع سے پوری بات بتاؤ سنڈی۔"

اس نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔ "جب میں مسٹر بیری مور کے مکان پہنچی تو اس نے مجھے اسٹامپ روم میں ہی بلوا لیا۔ وہ مجھ سے بہت اخلاق اور مہربانی سے پیش آیا۔ اس نے مجھ سے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود البم دیکھنے لگا۔ اس نے صرف ان چار ٹکٹوں میں ہی دلچسپی دکھائی جو ڈیڈی نے لاگ سے خریدے تھے۔

اس کے اندازے کے مطابق ان کی قیمت تین ڈالر کے قریب ہو سکتی تھی لیکن اس وقت جب میں سوچ رہی تھی کہ رجسٹر کیسے اٹھاؤں اس نے خود ہی جیب سے اسے نکال لیا اور کچھ دیکھنے لگا۔ پھر وہ مجھے ایک الماری تک لے گیا اور ایک خانے میں اس کی سیریز کے اور ٹکٹ دکھانے لگا۔ اس نے رجسٹر میز پر ہی چھوڑ دیا تھا۔ اب اسے اٹھانا بہت آسان تھا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کیا میں اپنا البم اس کے پاس چھوڑ سکتی ہوں۔ میں نے ذرا پیچھے ہٹ کر تمہیں سگنل دیا۔ پھر تمہارا فون آ گیا۔ وہ مجھ سے معذرت طلب کرتا ہوا باہر چلا گیا۔ میں نے فوراً فہرست میں روسی ٹکٹوں کے خانے کا نمبر دیکھا۔ اس کی تم سے بات کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ اس لئے میں نے وہ خانہ کھول لیا۔ اور ٹکٹ تلاش کر لئے تبھی میری نظر اس خط پر پڑی۔ وہ اب بھی تم سے گفتگو میں مصروف تھا۔ میں نے وہ خط پڑھ لیا اور مجھے ایسا لگا کہ اگر میں ٹکٹ چھپا لوں تو وہ پولیس کو نہیں بتا سکے گا۔ بس میں نے ٹکٹ بیگ میں ڈال لئے۔

ایلیٹ نے آگے جھک کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بولا۔ کام تو تم نے بہت عقلمندی کا کیا۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ پولیس کو مطلع نہ کر دے وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اور اتنا خطرہ تو لینا ہی تھا۔ اب تمہیں ان کے ساتھ نقب نہیں لگانا پڑے گی۔

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا بھائی جان " جمائے بولا۔ مناسب ہوتا اگر تم یہ ٹکٹ وہیں چھوڑ دیتیں۔

" لیکن ٹکٹ تو ملا گئے " سنڈی کا بولی۔

ایلیٹ جو کچھ سوچ رہا تھا بولا۔ ہم انہیں یہاں نہیں رکھ سکتے۔ جاؤ تم فوراً انہیں لے کر چیز نیشنل بنک چلی جاؤ۔ ایک لفافے میں اپنا نام لکھ کر ٹکٹ اس میں رکھ دو اور ایک لاکر کرائے پر لے لو۔ یہ لفافہ اس میں رکھ دینا

جلدی کرو جوائے۔ اگر پولیس یہاں آ گئی اور ٹکٹ البم یہاں مل گئے تو سب مارے جائیں گے۔

جوائے نے اثبات میں سر ہلایا اور پلاسٹک کا لفافہ جیب میں رکھ کر اس نے پوچھا۔

"چابی کا کیا کروں؟"

"یہیں رکھ آنا۔ یہیں چھپا دیا جائے گا"

جب جوائے چلا گیا تو ایلیٹ نے والہانہ انداز سے سنڈی کی طرف دیکھا اور بولا۔

تمہیں اتنا خطرہ نہیں اٹھانا چاہئے تھا سنڈی!"

سنڈی اسے دیکھ کر مسکرائی۔

مجھے یہ سوچ کر وحشت ہو رہی تھی کہ تمہیں ونس کے ساتھ ٹکٹ چرانے جانا پڑے گا۔ وہ بہت خطرناک آدمی ہے ٹکٹ لے کر وہ ضرور کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کرتا۔"

لیکن ان ٹکٹوں میں سی آئی اے کیوں دلچسپی لے رہی ہے؟"

ایلیٹ بولا۔ کیا وہ خط صرف لیری مولا کے لئے تھا۔

"نہیں۔ تمام ٹکٹ ڈیلروں اور جمع کرنے والوں کے نام سرکلر تھا۔ اور اس میں یہ لکھا تھا کہ ان ٹکٹوں کو رکھنا جرم ہے"

"ہاں"

ایلیٹ کو یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان نادر ٹکٹوں کو اپنے پاس رکھنے کا لالچ لیری بھی چھوڑ نہ سکا تھا وہ کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔

"شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ وہ پولیس کو بلانے کی حماقت نہیں کرسکتا۔
اس نے بے چینی سے سنڈی کی طرف دیکھا۔
لیکن سی آئی اے کو اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟" وہ بڑبڑایا۔
"کیوں نہ ہم انھیں بیچنے کا خیال ہی چھوڑ دیں۔" سنڈی کا نے رائے دی۔
"اس وقت تو وہ محفوظ جگہ پہنچ گئے ہیں۔ پہلے ہم خریدار کا پتہ معلوم کرلیں پھر سوچیں گے۔ اس بارے میں ان سے ایک لفظ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔
ایلیٹ اٹھ کھڑا ہوا اور گھوم کر سنڈی کے قریب آیا۔ اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔
"تم نے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا ہے سنڈی"۔
سنڈی نے اس کے سینے میں منہ چھپا لیا اور اس سے چپک گئی۔
بارنی پچھلے دو گھنٹوں سے مسلسل بغیر رکے بول رہا تھا۔ بیچ بیچ میں وہ صرف کھانے اور بیر پینے کے لئے رکتا تھا۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے اور نیچے بار ماہی گیروں کی بھیڑ سے بھر گیا تھا جو اونچی آواز میں بیر اور ساسیج طلب کر رہے تھے۔ سام کافی مصروف نظر آرہا تھا۔
بارنی نے ان لوگوں کی قطار کو نفرت سے دیکھا جو بیر کے لئے کھڑے تھے اس کے چہرے پر بیزاری کے آثار ابھرے "بھیڑیے"۔ اس نے ہوٹ سکیڑ کر کہا "بہت گھٹیا قسم کے لوگ ہیں۔ وہ تمام وقت شراب نوشی میں گزار دیتے ہیں۔ جبکہ اس وقت انھیں بیوی اور بچوں کے ساتھ ہونا چاہئے"۔
میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ شادی شدہ ہے؟
"مسٹر۔ شادی کے بارے میں مجھے اعتراض صرف اس لئے ہے کہ شادی کے بعد بیچارے شوہر کو بولنے کا موقع ہی نہیں ملتا اب بیر پینے کے علاوہ

اگر مجھے کوئی شوق ہے تو وہ بولنے کا....

میں نے کہا کہ یہ میں سمجھ سکتا ہوں۔"

"ہوں!" وہ بے خیالی میں بولا۔ پھر اس نے اپنا خالی گلاس سام کی طرف بڑھا دیا۔ "اب ان لوگوں کو دیکھو... انہیں پیسے عورت اور شراب کے علاوہ اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ میں نے کبھی پیسے کے بارے میں نہیں سوچا۔ اگر تم مجھے دس لاکھ ڈالر بھی دو تو بھی میں نہ لوں۔ مجھے معلوم ہی نہیں کہ لوگ اتنے پیسوں سے کیا کرتے ہیں۔

میں اسے سمجھا سکتا تھا لیکن مجھے لگ رہا تھا کہ وہ اس پر دھیان نہیں دے گا۔

وہ سام کے بیئر رکھ جانے تک خاموش رہا، پھر بولا۔

"لیکن یہ دن جس کا ذکر میں کر رہا ہوں جوڈی لیری ساور کے بتائے ہوئے ایک بلین ڈالر پر آنکھ لگائے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھوں میں پیسوں کے لئے کھجلی ہو رہی تھی۔

جب اس نے دیکھا کہ ایلیٹ اسے ٹکڑوں والے خانے کا نمبر نہیں بتا رہا ہے خریدار سے بھی بذات خود گفتگو کرنے پر مصر ہے تو اس نے فیصلہ کیا کہ ایلیٹ سے پیچھا چھڑانا ہی پڑے گا۔

وہ وہاں سے نکل کر کار سے پہاڑی والے راستے تک پہنچا تھا۔ اور تنہائی میں غور و خوض میں مصروف تھا لیکن یہ اس کے بس کی بات نہ تھی۔ دماغ ایک ایسی شے تھی جسے وہ شاذ و نادر ہی استعمال کرتا تھا۔ بہت سوچنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ رقم حاصل کرنے کے لئے جوڈی اسے خریدار کا نام معلوم کرنا ہوگا۔ اس کے بعد وہ ایلیٹ کو راستے سے ہٹا کر سنڈی کو ذرا دھمکا کر خانے کا نمبر معلوم کرے گا۔

ایلیٹ سے چھٹکارا حاصل کرنے کا فیصلہ کرنے میں اسے ہچکچاہٹ

مجبوری تھی۔ اس وقت تک وہ قتل جیسے جرم سے دور رہا تھا۔ ایک دو بار رنگے ہاتھوں پکڑے جانے کے وقت اس نے پستول نکال لیا تھا۔ اور صاحب خانہ کو قتل کرنے کی خواہش پر بڑی مشکل سے قابو پایا تھا۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ کام دھمکی سے بھی نکل سکتا ہے۔ لیکن یہ طے تھا کہ اگر وہ مکان مالک ذرا بھی گڑبڑ کرتا تو وہ بلا دریغ فائر کر دیتا۔

دس لاکھ ڈالر رقم کے بارے میں سوچ کر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ قتل سے بھی دریغ نہ کرے گا۔

یہ فیصلہ کرنے کے بعد اس نے اپنی توجہ جوڈی پر مبذول کی۔ بغیر خریدار کا نام معلوم ہوئے ایلیٹ کو قتل کرنا بیکار تھا۔ جوڈی بہت چالاک تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ ٹکٹ دیکھے بغیر وہ خریدار کا نام نہیں بتائے گی۔ اور جب بتا دے گی تو اس سے وہ خود لے گی۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر اسے ڈھائی لاکھ ڈالر جس کا وعدہ جوڈی نے کیا تھا مل گئے تو یہ اسکی خوش قسمتی ہی ہوگی۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق جوڈی بھی رقم ملنے کے بعد غائب ہوجانے والی تھی۔

یہ خیال ہی دل کے لئے انتہائی حوصلہ فرسا تھا کہ دس لاکھ ڈالر میں سے کسی کو حصہ دینا پڑے۔

اسی وقت ایک عظیم الجثہ شخص ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں ملبوس بار میں داخل ہوا۔ اس کے بازوؤں، کندھوں اور چھاتی سے بال کپڑوں کی تنگی میں جھانک رہے تھے۔ اس کی عمر تقریباً پچیس سال کی تھی۔ وہ بدشکل چہرے کا خوش مزاج آدمی معلوم ہوتا تھا۔ اور شاید بار میں کافی مقبول بھی۔ کیونکہ اس کے داخل ہوتے ہی لڑکوں نے شور مچا کر اس کا استقبال کیا۔

اس کی نظر بارنی پر پڑی اور وہ ٹھٹھکا۔

"ہیلو موٹے مرغے بیر اڑا رہے ہو؟"۔
بارتی نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔
یہ لوگ ہمیشہ ہی پست ذہن رہیں گے مسٹر کیمپ بیل۔ بڑوں کو مخاطب کرنے کا تمیز ہی نہیں ان میں..... ماہی گیر کہیں کا۔ کہتا ہے موٹا مرغا بیٹا ذرا میری عمر تک پہنچو پھر اپنی حالت دیکھنا۔
میں نے کہا نئی نسل کے ساتھ یہی مصیبت ہے کہ وہ بزرگوں کا ذرا بھی احترام نہیں کرتے۔
ٹھیک کہہ رہے ہو مسٹر کیمپ بیل۔ وہ بیر کی چسکی لیتا ہوا بولا۔ ہاں تو میں دن کے بارے میں بتا رہا تھا۔ وہ کار میں بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ جوڑی سے کیسے نپٹے۔ جتنا زیادہ وہ اس بارے میں سوچتا اتنا ہی اس کی جھنجھلاہٹ بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ اور جب دن جیسا بدمعاش جھنجھلا جائے تو وہ کٹکھنے کتے کی طرح ہو جاتا ہے۔ جو سامنے آنے والی شے پر جھپٹ پڑتا ہے۔ یہی حال دن کا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ جوڑی سے خریدار کا نام بزور جبر اگلوا کر ہی رہے گا۔ وہ اسے اتنا ڈرا دے گا کہ وہ خود ہی نام بک دے گی اس کے بعد وہ طریقہ عمل کے بارے میں سوچنے لگا۔
اسے جوڈی کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہ تھی۔ وہ بہت چالاک تھی اور اڑیل بھی۔ اگر اس نے مارپیٹ کر خریدار کا نام معلوم کر بھی لیا تو بعد میں وہ چھوٹتے ہی پولیس کے پاس جا پہنچے گی اور پوری کہانی سنا دے گی اور پولیس کے حرکت میں آتے ہی اس کا رقم ملنے کا خواب چکنا چور ہو جائے گا۔ وہ آدھ گھنٹہ اس سلسلے پر غور کرتا رہا۔ آخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ایلیٹ کے ساتھ اسے جوڈی سے بھی پیچھا چھڑانا ہو گا۔ ان دونوں کو ٹھکانے

لگا کر وہ سنڈی سے خانے کا نمبر پوچھے گا۔ زیادہ ہوشیاری دکھانے کی کوشش کرے گی تو اسے بھی ٹھکانے لگا دے گا۔ اسی کے ساتھ ساتھ جوائے کا بھی نمبر لگ جائے گا۔

اب اس کے دماغ میں آیا۔ چار آدمیوں کے قتل کے بارے میں سوچ لینا بعد بات تھی۔ لیکن انھیں کامیابی سے ٹھکانے لگا دینا دوسری بات۔ کامیابی سے اس کی مراد تھی بغیر پولیس کی نظروں میں آئے ہوئے۔ دس لاکھ ڈالر کس کام کے اگر پولیس بھی انھیں کے ساتھ ساتھ آ گئے۔

چار لاشیں کیسے ٹھکانے لگائی جائیں۔۔۔ ایک ہی لاش سے نپٹنا مشکل تھا ادھر چار کا مسئلہ تھا۔

تب اسے ساحل کا وہ ویران حصہ یاد آیا جہاں غسل کرنے اور تیرنے کے لئے جوڈی اسے لے گئی تھی۔ ریت میں لاشیں گاڑ دینا اتنا مشکل نہ تھا دن ہمیشہ جسمانی مشقت سے گھبراتا تھا۔ لیکن اس بات کی گارنٹی نہیں تھی کہ وہاں اور کوئی بھی نہ جاتا ملا ہو۔ دیر سویر کبھی نہ کبھی لاشوں کا پتہ چل ہی جائے گا۔ اس نے کچھ دیر بعد سوچا اور فیصلہ کیا کہ وہ جگہ محفوظ نہ تھی۔ پھر اسے شہر سے باہر کچھ میل دور اس جگہ کا خیال آیا جہاں اس نے بلڈوزر چلتے ہوئے دیکھا تھا اور سنا تھا کہ اس دلدلی زمین کو پاٹ کر وہاں ایک عظیم الشان ہوٹل بنانے کی اسکیم چل رہی تھی۔ یہ جگہ لاشیں کھپانے کے لئے ٹھیک تھی۔

اس نے کار اسٹارٹ کی اور اس جگہ جا پہنچا۔ وہاں تین تین بلڈوزر درخت وغیرہ اکھاڑ کر زمین کو ہموار کر رہے تھے۔ بیس فٹ اونچا سیمنٹ مکسر سیمنٹ اور پتھر وغیرہ پیس کر بنیاد بھرنے کا مسالہ بنا رہا تھا۔ بہت سے

ٹرکوں سے سامان اتارا جا رہا تھا۔

کار میں بیٹھا ڈون سیمنٹ مکسر کو کام کرتے دیکھتا رہا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آہنی زینہ مشین کے اوپر منہ تک گیا ہوا تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ سیڑھی کے ذریعہ لاش لے کر آرام سے مشین کے منہ تک پہنچا جا سکتا تھا اور لاش اندر پھینکی جا سکتی تھی۔ اسے یہ طریقہ محفوظ نظر آیا۔

بارنی رکا اور تجھے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

دیکھا تم نے مسٹر کیمپ بیل۔ دولت کی ہوس انسان کو جانور سے بھی بدتر بنا دیتی ہے۔ ایک بار جب ڈون کو یقین ہو گیا کہ وہ لاشوں کو آسانی سے ٹھکانے لگا سکتا ہے تو اس کے دماغ سے ایک بوجھ سا ہٹ گیا۔ اس نے کار شہر کی طرف موڑ دی۔

اب سب سے پہلا کام جلد ہی سے خریدار کا نام معلوم کرنا تھا یہ اس نے آج شام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یہ فکر بھی دامن گیر ہو گئی۔ بغیر کسی شور شرابے اور خاموشی سے تیزی کے ساتھ قتل کیسے کیا جائے یہ بات اور بھی ضروری تھی۔ اگر قتل ہیوسٹن ہوٹل میں کرنے کی نوبت آ جائے۔ اس کے دماغ میں اپنے ساتھی فیڈیوما کی بتائی ہوئی کئی تدبیریں آتی جاتی رہیں لیکن ان سب میں پستول یا چاقو کا استعمال ضروری تھا۔ نتیجے کے طور پر خون بھی بہنا تھا۔ آخر اسے مافیا کا وہ آدمی یاد آیا جو گلا گھونٹ کر قتل کیا کرتا تھا۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ اس کام کے لیے کتے کے گلے کا پٹہ استعمال کرتا تھا۔ اس ترکیب کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ اگر پولیس تلاشی لے تو کتے کے پٹے کی موجودگی کے کئی جواز پیش کیے جا سکتے تھے۔

یہی ٹھیک رہے گا۔ وہ بول اٹھا۔

واپسی میں اس نے ایک جنرل اسٹور سے چمڑے کا ایک کتے کے گلے میں ڈالنے والا پٹہ خرید لیا۔

کچھ اسی قسم کے سیلز اسسٹنٹ نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ کتے کا نام اس پر لکھوانا چاہے گا؟

"آپ یقین نہیں کریں گے۔" وہ دن کی طرف دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا کیونکہ لوگ اپنے کتوں کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ ذرا سی دیر لگے گی اور صرف تین ڈالر زائد لگیں گے۔"

دن نے خشک لہجے میں اسے خاموش ہونے کے لئے کہا۔

اس درمیان جبرائے بنگلے میں واپس آچکا تھا۔ جیسے ہی وہ باغیچے میں داخل ہوا ایلیٹ نے دیکھا کہ وہ سخت متفکر تھا۔ منڈی اور ایلیٹ بھی بے چینی سے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

"سب ٹھیک ہو گیا؟" ایلیٹ نے پوچھا۔

"ہاں" جبرائے بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں نے ٹیپ لا کر دے دیا ہے یہ اس کی چابی ہے" اس نے ایک چابی ایلیٹ کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے" وہ بولا "میں اس کی شکل تو نہیں دیکھ سکا لیکن مجھے یہ محسوس ہوا کہ میرا تعاقب گھر سے ہی شروع ہو گیا تھا جیسے ہی مجھے اس کا احساس ہوا میں نے اسے ڈاج دینے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہو گیا۔"

"اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟" ایلیٹ نے پریشانی سے کہا۔ "یہ دوسری بار تم نے محسوس کیا ہے" پھر اسے سی آئی اے کی یاد آئی۔ کیا وہ ان لوگوں کے پیچھے پڑے ہیں؟ اس نے سوچا کہ ان کو اس بارے میں کچھ کہنے سے صرف خوف ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے خاموش رہنا بہتر ہے۔

"تمھیں یقین ہے کہ تم نے انھیں دھوکہ دے دیا ہے؟"

"ہاں"

کیوں نہ ہم چابی سیٹ میں چھپا دیں۔؟ میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا"

جوائے مان گیا۔

دونوں شیڈ میں آئے۔ یہاں باغبانی کے اوزار کچھ گملے وغیرہ پڑے تھے

ویلیٹ نے چابی ایک کیڑے مار دوا کے ٹین کے نیچے رکھ دی۔

اگر ہم میں سے کسی کو کچھ ہو جائے تو باقی لوگوں کو اس کی جان کاری رہیگی

جوائے نے تیزی سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں۔ سنڈی کو بھی اس جگہ کے بارے میں بتا دینا۔

"جب بنگلے میں پہنچا تو جوائے اور سنڈی گھومنے جا چکے تھے اور ایلیٹ

اکیلا بنگلے میں بیٹھا ہوا تھا۔

مجھے ایک ہزار ڈالر دے دو" وہ بولا۔ میں آج رات خریدار کا

نام معلوم کر دوں گا"

ایلیٹ نے اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کی۔

اوکے تمھیں یقین ہے کہ وہ تمھیں بتا دے گی۔؟

"ہاں"

"ہوسکتا ہے کہ وہ تمھیں بیوقوف بنا رہی ہو"

ہم اس بارے میں پہلے ہی بات کر چکے ہیں۔ وہ بے چینی سے بولا

وہ مجھے خریدار کا خط دکھائے گی۔

اور تم وہ مجھے دکھاؤ گے؟"

"ضرور۔ اگر اسمتھ نے مجھے دے دیا تو۔"

"دیکھو ولنا! برا مت ماننا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں تم پر بھروسہ نہیں کرتا۔ میں یہ یقین کر لینا چاہتا ہوں کہ تم مجھے خریدار کا صحیح نام ہی بتا رہے ہو۔ اس لیے میں اس سے ملنے کے بعد ہی تمہیں دما زودخانے کا نمبر بتاؤں گا۔ اس سے پہلے نہیں۔

ولنا نے بڑی مشکلوں سے اپنے غصے پر قابو پایا۔

"اب فلمی ہیرو کی طرح بکواس کرنا بند کرو اور مجھے رقم دے دو۔"

ایلیٹ اپنی خوابگاہ کی طرف بڑھ گیا۔ ولنا جارحانہ انداز میں بیوٹنگ روم میں ہی کھڑا رہا۔

نو بجے کے قریب نسن نے ووڈرسن کو مطلع کیا کہ ولنا کی جیگوار اسی طرف آ رہی ہے۔ ووڈرسن نے فوراً ایلنگ کے بھیجے ہوئے چھ آدمیوں کو جن میں سے تین لیری مورس کے بنگلے کے باغ میں چھپے ہوئے تھے خبردار کر دیا۔ دو باہر سڑک پر کھڑی کار میں بیٹھے تھے اور ایک سڑک پر ٹہل رہا تھا۔ انھیں بھی ہوشیار کر دیا گیا ہو سکتا ہے ولنا اس طرف آئے۔ ووڈرسن نے انھیں بتایا۔ اسے گھر میں داخل ہونے دینا لیکن باہر نکلتے وقت پکڑ لینا۔ اور ذرا ہوشیار رہنا۔ وہ مسلح ہو سکتا ہے۔

ولنا جوڈی سے خریدار کا نام اگلوانے کے خیالوں میں اس بری طرح کھویا ہوا تھا کہ وہ ایلیٹ کی وارننگ بالکل بھول گیا تھا۔ ایلیٹ نے اسے اپنے تعاقب

کا خیال رکھنے کو کہا تھا۔ اسے یہ پتہ بھی نہ چل سکا کہ راس اسے آگے سے اور نس پیچھے سے کار سے گھیرے ہوئے ہیں۔

لیری مینڈ کے گھر کے قریب پہنچ کر اس نے کار روکی اور سگریٹ سلگا کر جوڈی کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اسے کافی محتاط رہنا پڑے گا تاکہ جوڈی کو ذرا بھی شک نہ ہو سکے۔ پہلے وہ لولائٹ کلب میں اسے ڈنر کھلائے گا اور پھر ملو ہیون ہوٹل میں کیبن میں لے جا کر خریدار کا نام پوچھے گا۔ اگر اس نے بتانے میں آنا کانی کی تو اس کے سر پر وار کر کے اسے بے ہوش کر دے گا اور پھر ہاتھ پاؤں باندھ کر ہوش میں لائے گا۔ اگر پھر بھی وہ چپ رہی تو اسے جلتے سگریٹ سے ٹانگوں پر داغے گا۔ یہاں تک کہ وہ فر فر بولنے لگے گی۔ پھر وہ خریدار کو فون کر کے پوچھے گا کہ کیا وہ اب بھی ٹکڑوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اگر وہ خریدنے کے لئے تیار ہو گیا اور مناسب دام یعنی دس لاکھ ڈالر دینے کو تیار ہو گیا تو جوڈی کو ختم کر دے گا حالانکہ اس کے دماغ میں کافی تناؤ تھا لیکن پھر بھی جوڈی کو دیکھ کر اس نے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کی اور کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

"پہلے لولائٹ کلب چلتے ہیں بے بی۔ پھر ملو ہیون چلیں گے کیا خیال ہے"

"فائن۔" جوڈی اس کے چہرے پر نظر ڈال کر بولی "ٹکڑوں کے بارے میں کہاں تک پہنچے۔ کچھ کامیابی ملی۔"

"ہاں۔ اس بارے میں ہوٹل میں بات کریں گے۔ پہلے ذرا عیش کر لیں۔"

"اس کا مطلب ہے تمہیں دراز کے گھر کا پتہ چل گیا ہے؟" وہ بولی۔

"میں یہ کہہ رہا لیکن اس بارے میں آگے ضرور بڑھا ہوں۔"

"ہوں" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ "صبح جو لڑکی میرے بڈھے سے ملنے

آ گئی تھی وہ تمہارے ہی گروہ کی تھی۔

ون چونک پڑا۔ لیکن چہرے کے جذبات پر قابو پاتا ہوا بولا۔

"ہاں تم نے اسے دیکھا تھا؟"

اچھی طرح۔ وہ تمہاری کون ہے۔؟

میری کوئی نہیں۔ وہ تو ایک معمولی لڑکی ہے۔

اگر ایسی بات ہے تو میرا بڈھا اس سے ملنے کے لئے کیسے راضی ہو گیا؟

اس بارے میں بھی ہوٹل ہی میں بات کریں گے۔ پہلے میں تمہیں بتاؤں گا پھر تم مجھے بتانا۔

اس کا مطلب کیا ہے۔؟

مطلب بھی وہیں پتہ چل جائے گا۔

ون نے ہوٹل جانے والی سڑک پر کار موڑ دی۔

کیا تمہیں کتے پالنے کا شوق ہے سپرمین؟ بیوس نے اچانک پوچھا۔

کتے پالنے کا شوق؟ ون نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا۔ پھر یہ دیکھ کر اس کا چہرہ فق ہو گیا کہ کتے والا پٹہ جوڈی کے ہاتھ میں تھا۔ جبکہ اس نے اپنی جیب رکھا تھا۔

اوہ یہ" اس نے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔

کتا کہاں ہے" جوڈی نے اسے ٹوکا۔

گھر پر۔ میں اسے ساتھ لئے نہیں پھرتا۔

اور وہ لڑکی اس کی دیکھ بھال کرتی ہے۔؟

ایسی بات نہیں ہے بے بی وہ بڈھا کتا ہے اور گھر میں اکیلا رہنا ہی پسند کرتا ہے"

"کس نسل کا کتا ہے؟"
ون کو کتوں کی اقسام کے بارے میں ذرا بھی جانکاری نہ تھی۔ اس نے کندھے اچکائے۔
"بس کتا ہے..... بڑا موٹا تازہ ہے۔"
"کیا نام ہے اس کا؟"
ون کو جھنجھلاہٹ محسوس ہونے لگی۔ "نام..... نام ہے جو دائے۔"
"عجیب نام ہے۔"
"میں اسے اسی نام سے پکارتا ہوں۔ تمہیں کتوں میں دلچسپی ہے؟"
"نہیں۔" وہ اسے مشتبہ انداز سے گھورتی ہوئی بولی۔ "میں یہ سوچ کر حیران ہو رہی ہوں۔ کہ تم یہ پیٹھ جیب میں لئے کیوں گھوم رہے ہو۔"
"مجھے دیر ہو رہی تھی اور میں تمہیں انتظار نہیں کروانا چاہتا تھا اس لئے جلدی میں یہ جیب میں ہی رہ گیا" ون نے ہوٹل والی گلی میں کار موڑ کر اس کی رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔
"میں نے جب اسے تمہاری جیب میں دیکھا تو میں نے سمجھا کہ تم ان لوگوں میں سے ہو سکتے ہو جو جنسی اختلاط کے وقت عورتوں کو اذیت پہنچا کر تسکین حاصل کرتے ہیں۔ میں نے سوچا شاید تم میرے ساتھ بھی ایسا کرو۔"
ون نے کار پارکنگ احاطے میں لا کر روک دی۔
"کیا تمہیں یہ پسند ہے؟"
"پتہ نہیں۔ ہو سکتا ہے ہو۔ مجھے اس کا تجربہ نہیں۔"
اس نے جو دائی کے ہاتھ سے پیٹھ لے کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔
"میں ان لوگوں میں سے نہیں۔" اس نے بھرائی آواز میں کہا۔ "لیکن اگر تم

چاہو تو میں ....

وہ ہنسی۔

میں اس کے بغیر ہی خوش ہوں۔ اندر چلو ۔ پیپر میں۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے اور پھر ہمیں بزنس کی باتیں بھی کرنی ہیں۔

چونکہ ولن دو بار پہلے بھی یہاں آ چکا تھا اس لئے ہوٹل کے آفس کا انچارج جو کہ ایک موٹا ہینگرو تھا اسے پہچاننے لگ گیا تھا۔ اس نے پہلے کبھی جوڈی کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ کار میں بیٹھی رہتی تھی۔ ولن کو اندر آتے دیکھ کر ہینگرو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ جوڈی اس وقت بھی باہر کار میں بیٹھی تھی۔

" ایوننگ سر " اس نے رجسٹروں کی طرف سرکاتے ہوئے کہا۔ آپ کو پھر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ آپ کا کیبن آج بھی خالی ہے "

" بہت خوب " ولن رجسٹر پر خانہ پری کرتا ہوا بولا۔ یہاں وہ کمرہ سٹیو ہیسٹن کے نام سے بک کیا کرتا تھا۔ ہم زیادہ دیر نہیں رکیں گے جیری "

" یہ تو آپ کی مرضی پر ہے جناب " وہ کیبن کی چابی دیتا ہوا بولا۔

ولن باہر آیا اور بولا۔ ہو گیا انتظام آ ؤ "

دونوں اندر آئے۔ کیبن میں داخل ہوتے ہی ولن نے دروازہ بند کر دیا۔

جوڈی ٹہلتی ہوئی بستر تک پہنچی اور اس پر بیٹھ گئی۔

" تو تم نے اس لڑکی کو ٹکڑوں کی تلاش میں بھیجا تھا۔ کیا وہ غیر معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ؟ "

ولن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ریفریجریٹر تک پہنچا اور شراب کی ایک بوتل نکالی۔ اسے اس وقت شراب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

"اسکاچ چلے گی؟" اس نے جوڈی سے پوچھا۔

"ہاں۔ جوڈی بولی۔ "تو اسے خانے کا نمبر معلوم ہوا؟"

اس نے دو گلاسوں میں شراب انڈیلی اور ایک اس کو تھمایا۔

پہلے تم مجھے خریدار کا نام بتاؤ۔ پھر میں تمھیں بتاؤں گا کہ اس لڑکی کو کامیابی ہوئی یا نہیں۔

اس نے گلاس تھاما۔ اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"معلوم ہوتا ہے تم شرطیں بھول گئے ہو۔ میں تمھیں یاد دلا دوں کہ ہم میں یہ طے ہوا تھا کہ تم ٹکٹ لے آؤ گے تب میں خریدار کا نام بتاؤں گی اور اس سے ملوں گی بھی میں ہی۔ رقم لے کر میں تمھارا حصّہ دے دوں گی۔

دن کی گرفت گلاس پر سخت ہو گئی تو اسے سختی کرنا ہی ہوگی اس نے سوچا خیر یہی چاہتی ہے تو یہی سہی۔ اس پر بے خبری میں حملہ کرنا ہوگا تاکہ وہ ایک ہی وار میں بے ہوش ہو جائے۔ ورنہ یہ چیخوں سے ہوٹل سر پر اٹھا لے گی۔

اس نے معلوم کر لیا ہے کہ وہ ٹکٹ کہاں رکھتا ہے۔" وہ سینٹر سے الگ ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا۔ میں انھیں کل رات نکال لاؤں گا۔

"کیسے معلوم کر لیا اس نے؟"

اس نے کندھے جھٹکے۔

اس کی فکر تم نہ کرو..... بس معلوم کر لیا۔ میں کل انھیں نکال لاؤں گا۔

وہ شراب کی چسکی لیتے ہوئے اسے گھورتی رہی۔

کیا تم جاسوسی ناولیں بہت پڑھتے ہو سینر مین؟"

دن نے اسے گھورا۔ اچانک غیر متوقع سوالات کر کے اسے بوکھلا رہی تھی۔

نہیں۔ صرف ٹی وی دیکھتا ہوں۔ مجھے پڑھنے کا شوق نہیں"۔

میں نے کل رات ایک جاسوسی ناول پڑھا تھا۔ اس میں ایک ایسے بیوقوف جنونی قاتل کا ذکر تھا جس کی خدمات لوگ اپنے دشمن کو قتل کرانے کے لئے حاصل کرتے تھے۔ جانتے ہو وہ اپنے شکار کو کیسے قتل کرتا ہے۔

اس کی متجسس نگاہوں سے بے چینی سی محسوس کرتے ہوئے ون نے گلاس میز پر رکھ دیا اور بولا۔

بیکار کی بکواس چھوڑ کر مطلب کی بات کرو"۔

میں نے سوچا تم نے وہ کتاب پڑھی ہو گی اس کا نام تھا۔ دولت حسینوں کیلئے ہے"۔ "میں کتابیں نہیں پڑھتا۔ ون چڑچڑا کر بولا۔

بہت اچھی بات ہے۔ ہاں تو وہ احمق قاتل کتے کا پٹہ ساتھ لئے رہتا تھا اور گلا گھونٹ کر قتل کرتا تھا۔

اچانک ون کو اپنے جسم سے پسینہ سا چھوٹتا محسوس ہونے لگا۔ اس کا جی چاہا کہ ایک ہی چھلانگ میں اس کتیا کا گلا دبوچ لے اور ایک ہی گھونسے میں اس کا جبڑا توڑ دے۔ منہ میں کپڑا ٹھونس کر اور ہاتھ پیر باندھ کر اس کی پوری مکاری نکال دے۔ بغل کے کیبن میں ٹی وی پر مار دھاڑ کی فلم کے شور میں کوئی اس کی چیخ پر دھیان بھی نہ دے گا۔ صرف ایک چھلانگ کی بات تھی

کیا تم شادی شدہ ہو سیریٹا۔؟

اس غیر متوقع سوال سے اسے اتنا تعجب ہوا کہ وہ چھلانگ لگاتا لگاتا رک گیا۔

"شادی شدہ"۔ وہ بگڑ کر بولا "نہیں۔ تم یہ احمقانہ سوالات پوچھنا بند نہیں کرو گی؟"۔

"سچ کہہ رہے ہو کہ گھر پر تمہاری کوئی حاسد بیوی نہیں ہے"۔ اس نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو۔ وہ اس کی طرف بڑھتا ہوا بولا"۔ میری کوئی بیوی نہیں

تین قدم اور اس نے سوچا اور پھر وہ پکڑ میں ہو گی۔

تو پھر وہ دو آدمی ہمارا پیچھا کیوں کر رہے ہیں؟" جوڈی نے پوچھا میں نے سوچا تھا کہ شاید طلاق کے لیے ثبوت حاصل کرنے کے لیے تمہاری بیوی نے پرائیویٹ جاسوسوں کی خدمات لی ہیں"۔

ون لڑکھڑا کر یوں پیچھے ہٹا جیسے اچانک سامنے دیوار آگئی ہو۔ خوف کی سرد لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی۔ اب اسے ایلیٹ کی وارننگ یاد آ گئی۔ اسے یاد آیا کہ جوائے اور سنڈی کا بھی پیچھا کیا جا چکا ہے۔

"پیچھا کر رہے ہیں"۔ اس نے پھنسی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

اس کے چہرے پر خوف گھبراہٹ اور مایوسی کے تاثرات دیکھ کر جوڈی کو بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

"وہ کل رات بھی ہمارے پیچھے تھے۔ اور آج بھی"۔ اس نے پرکشش انداز میں سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ تمہیں پتہ نہ چلا سیر مین؟"

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟۔ ون غرایا"۔

ون کے آس پاس رہنے سے مجھے تحفظ کا احساس رہتا ہے"۔ وہ معنی خیز انداز میں مسکرائی۔

ون نے لمبی سانس لی۔ وہ امید سے زیادہ چالاک نکلی تھی۔ اس خلاف توقع اطلاع نے اس کے ہوش اڑا دئے۔ اسے اپنی ٹانگیں کانپتی سی

محسوس ہوئیں وہ پیچھے ہٹ کر کرسی پر گیا

بال بال بچا! اس نے خود سے کہا۔ اگر اس نے جوڈی کا خون کر دیا ہوتا تو وہ دونوں حرامی اسے لاش ٹھکانے لگاتے وقت ہی پکڑ لیتے۔ اس کے چہرے پر پسینے کے قطرات ابھر آئے۔ واقعی وہ بال بال بچا تھا۔

"کیوں"۔ وہ بولی" کیا انھوں نے تمھاری اسکیم چوپٹ کر دی؟ چہ چہ چہ! کتنے افسوس کی بات ہے۔ کیا تم نے واقعی مجھے اتنی احمق سمجھ رکھا تھا کہ بغیر کسی تحفظ کے تمھارے ساتھ یہاں چلی آتی؟ تم! سیر پٹہ؟"

اس نے گلاس رکھ دیا اور زور سے قہقہے لگانے لگی۔

ون کسی پٹے ہوئے کتے کی طرح دبکا بیٹھا تھا۔ آخر وہ اس کی مجنونانہ ہنسی کو اور نہ برداشت کر سکا۔

خاموش ہو جا کتیا۔" وہ چیخا۔

اس کی ہنسی تھمی اور وہ رومال سے اپنی آنکھیں خشک کرنے لگی۔

سیر پٹیا، تم اس شہر کے سب سے بڑے احمق ہو۔ مجھے معلوم تھا کہ تم کند ذہن ہو لیکن تمھارے دماغ میں نرا بھوسہ بھرا ہے یہ مجھے آج ہی معلوم ہوا!

ون کی خواہش ہوئی کہ اٹھ کر اسے دھر دبوچے اور دیوار سے ٹکر دا ٹکرا کر اس کے سر کے بھیجے اڑا دے۔

بکواس بند کرو"! وہ کھسیا کا یا" ہم دونوں حصہ دار ہیں۔ مجھے معلوم ہے ٹکٹ کہاں ہیں اور تم جانتی ہو کہ خریدار کون ہے۔ ہم دونوں پیسہ چاہتے ہیں کیا تم چاہتی ہو کہ ہم مل کر کام کریں یا نہیں؟"

جوڈی نے اس کے پتھر کی طرح سخت چہرے کو دیکھا۔

میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ اس کی آواز میں غضب کی کاٹ تھی۔" لیکن

کان کھول کر سن لو کہ میں سمجھ چکی تھی کہ تم جیسے حرامی کے دل میں کیا ہے۔ تم نے مجھے مار پیٹ کر خریدار کا نام اگلوانے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس کے بعد تمھارا ارادہ مجھے قتل کر دینے کا تھا۔ تاکہ ساری رقم ہڑپ کر سکو۔ تم اتنے بیوقوف ہو کہ ایک بچہ بھی تمھارے خیالات پڑھ سکتا ہے۔ کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ تم ٹکٹ لا کر مجھے دو گے۔ غلیظ کیڑے! یہ نہ سوچنا کہ تم ٹکٹ لے کر غائب ہو سکتے ہو۔ اگر ٹکٹ چوری ہوئے تو مجھے فوراً پتہ چل جائے گا اور میں پولیس کو تمھارا حلیہ ٹھکانہ سب بتا دوں گی اور وہ تمھارے سنبھلنے سے پہلے ہی تمھاری چھاتی پر آ چڑھیں گے اس کے بعد تم وہی کرو گے جو میں کہوں گی۔ اب ہم کسی ہوٹل میں نہیں ملیں گے۔ بلکہ ایسی جگہ ملاقات کریں گے جہاں آس پاس لوگ ہوں۔ تاکہ میرے قتل کا خیال بھی تمھارے پاس نہ پھٹکے۔ اب بھی اگر سمجھ میں نہ آیا تو ذرا کوشش کر کے دیکھ لو

ڈون نے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں غضب سے آگ کے انگارے بنی تھیں اس نے سوچا کہ اسے بہلا پھسلا کر ٹھنڈا کرنا چاہیے۔ یہ کتنی خطرناک تھی۔ کیا وہ پولیس کو بتا دے گی؟ نہیں! اس طرح تو وہ خود بھی پھنسنے لگی۔

میرا باپ میرے خلاف کوئی الزام نہیں لگائے گا۔ وہ اس کے خیالات پڑھ کر بولی۔ میں سمجھ رہی ہوں تم کیا سوچ رہے ہو۔ ذرا کوئی گڑبڑ کر کے دیکھو ڈون نے چہرے سے پسینہ صاف کیا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس سے زیادہ تیز دماغ اور ہوشیار تھی۔

"او کے۔ آخر وہ بولا۔ میں ٹکٹ لے آؤں گا پھر ہم سمجھوتہ کریں گے۔"

"اب یہ سمجھوتہ نئے ڈھنگ سے ہو گا بچہ۔ جو ڈی چبھتے لہجے میں بولی۔ اب تمھیں صرف ایک لاکھ ڈالر ہی ملیں گے باقی رقم میری ہو گی۔ اب دفع ہو جاؤ۔ میں کسی بیوٹی پارلر چلی جاؤں گی۔ جب تمھیں ٹکٹ مل جائیں تو مجھے فون کر دینا

ہم پلاننا بیچ پر ملیں گے۔ اگر ٹکٹ چوری ہو گئے اور مجھے تم سے اطلاع نہ ملی تو پولیس تمہارے پیچھے ہو گی۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ بس... میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔"

ون ہچکچایا۔ اس کے ساتھ تنہا ملنے کا یہ آخری موقع تھا۔ فرض کرو ان کے پیچھے کوئی نہ ہوا اور یہ یونہی ڈرا رہی ہو... کیا اسے اتنا خطرہ اٹھانا چاہیے۔؟... اسکی انگلیاں جوڈی کا گلا دبانے کے لئے بے چین ہونے لگیں۔

جوڈی نے حقارت سے اسے دیکھا اور مضحکہ اڑانے والے انداز میں بولی۔ " ذرا کوشش کر کے دیکھ لو پھر اپنا حشر دیکھنا" اب فوراً یہاں سے منہ کالا کرو۔" اس کی آواز میں سانپ کی پھپھکار تھی۔

غصہ، شکست و مایوسی کے احساس کے ساتھ ون کیبن سے باہر نکل آیا۔

ون کے جوڈی سے ملنے جانے کے جلد بعد ہی ایلیٹ کے سر کا کھونٹہ درد کرنے لگا۔ اس کا موڈ آف ہو گیا اور وہ سنڈی کو جوائے کے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھتا چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

بستر پر پڑے پڑے وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ سنڈی نے اس کے خیالات میں اس کے انداز فکر میں بہت تبدیلی پیدا کر دی تھی۔ ٹکٹ اب اس کے قبضے میں تھے۔ اسے پکا یقین تھا کہ ون ان سب کو دھوکہ دینا چاہتا تھا۔ کیوں نہ اسے ہی

دھوکہ دیا جائے؟ کیوں نہ کینیڈرک سے مل کر قیمت بڑھوانے کی کوشش کی جائے۔ اگر وہ نہ مانے تو دو لاکھ ڈالر لے کر جوائے اور سنڈی کے ساتھ چمپت ہو جائے! ڈن جائے جہنم میں۔!

لیکن اس نے محسوس کیا کہ دھوکہ بازی اسکے مزاج کے خلاف تھی۔ اور پھر اس طرح وہ سنڈی کی نظروں میں گر سکتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ڈن کی سطح پر نہیں لانا چاہتا تھا۔

ڈن نے کہا تھا کہ وہ لیری مور کی بیٹی سے خریدار کا نام معلوم کر کے آئے گا۔ آخر پانچ لاکھ ڈالر کا سودا دو لاکھ کے سودے سے بہتر تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اُس میں کینیڈرک سے کوئی دھوکہ بازی نہ تھی آخر وہ بھی تو اسے بری طرح ٹھگ چکا تھا۔ اسے اسمیں وعدہ خلافی کی کوئی بات نہ نظر آئی۔

اس بارے میں وہ کسی نتیجے تک نہیں پہنچ سکا تھا کہ رقم ملنے کے بعد وہ جوائے اور سنڈی کے ساتھ رہے یا اپنا حصہ لے کر تب تک عیش کرے جب تک رقم خرچ نہیں ہو جاتی۔ اور پھر نیند کی گولیاں کھا کر ہمیشہ کی نیند سو جائے تبھی اسے ڈن کے آنے کی آہٹ سنائی دی۔

" ایلیٹ کہاں ہے اس نے جوائے سے پوچھا میں اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں "۔

ڈن کے لہجے سے ایلیٹ نے اندازہ لگایا کہ وہ بہت غصے میں تھا وہ بستر پر بیٹھ گیا۔ ڈن داخل ہوا اور مڑ کر سے دروازہ بند کر کے اسے گھورنے لگا۔ وہ نہیں راضی ہوئی ہے؟" ایلیٹ نے پر سکون لہجے میں پوچھا۔

واپس بنگلے کی طرف لوٹتے وقت ڈن سمجھ چکا تھا کہ جوڈی نے اس کی ساری اسکیم چوپٹ کر دی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اگر ایکبار اگر ٹکٹ جوڈی کے

ہاتھ لگ گئے تو وہ اسے پھوٹی کوڑی بھی نہیں دے گی۔ وہ کہہ چکی تھی کہ اس کا باپ اس پر کوئی الزام نہیں لگائے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ بڈھا خبیث ڈِن کے خلاف بھی خاموش بیٹھا رہے گا۔ مایوسی کے عالم میں اسے اس تلخ حقیقت کو قبول کرنا پڑا کہ حالات کی اس پیچیدگی سے نپٹنے کی اس میں قطعی صلاحیت نہیں تھی۔ اگر صحیح دماغ کسی کے پاس تھا تو وہی حرام زادہ فلمی ہیرو تھا۔ سوچتے سوچتے جب اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں تو اس نے فیصلہ کیا کہ چند باتیں چھوڑ کر باقی سب ایلبیٹ کو بتا دیگا اور ساری رقم کا خواب چھوڑ کر اپنے حصے کی رقم پر ہی اکتفا کرے گا۔

"نہیں،" وہ ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا "اس نے کہا ہے کہ جب تک وہ ٹکٹ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے خریدار کا نام نہیں بتائے گی اور اس سے خود سودا کرے گی۔"

"تب میرے ایک ہزار ڈالر لوٹا دو۔" ایلبیٹ نے اپنا پیر سہلاتے ہوئے کہا۔ ڈِن نے نوٹوں کی گڈی پلنگ پر پھینک دی۔ ایلبیٹ نے انھیں گن کر اپنی جیب میں رکھا۔ اور بولا۔

"جوڈی کی فکر چھوڑ دو۔ ہم کم قیمت میں ہی سودا کر لیں گے۔ ٹکٹ میرے پاس ہیں۔"

ڈِن کو مانو سانپ سونگھ گیا۔ وہ ساکت کھڑا رہا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔" گھورتے لہجے میں بولا۔ "ٹکٹ تمھارے پاس ہیں؟"

"ہاں۔ سنڈی انھیں لے آئی تھی۔"

ڈِن ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ "تمھارا مطلب ہے جب وہ لبری مور سے ملنے گئی اسی وقت اس نے انھیں چرا لیا؟"

"ہاں۔"

ون کو پسینے آنے لگے۔

"جب لیری مور کو خبر ہو گی تو وہ فوراً پولیس کو مطلع کرے گا۔"

ایلیٹ نے انکار میں سر ہلایا۔

"نہیں میں سمجھتا ہوں وہ ایسا نہیں کرے گا۔ ورنہ وہ خود سی آئی اے کے چکر میں پھنس جائے گا۔"

"کن کے۔؟"

"سی آئی اے والوں کے۔"

"تمھارا مطلب ہے سرکاری جاسوسوں کی ٹولی اس کے پیچھے لگ جائے گی؟"

"یہ سی آئی اے والے سرکاری گرگے ہیں نا۔؟"

ون نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن انھیں ٹکٹوں سے کیا سروکار؟"

"یہ تو میں بھی نہیں سمجھ سکا ہوں۔"

ون کی عقل چکرا گئی۔

"ٹکٹ کہاں ہیں۔؟"

"ایک بنک کے لاکر میں ہیں، کل کینیڈرک سے ملوں گا۔ ہو سکتا ہے میں اس سے کچھ اور رقم اینٹھنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اب جوڈی کا خیال چھوڑ دو۔ اگر قسمت نے یاوری کی تو کینیڈرک سے پچاس ہزار ڈالر اور مل جائیں گے۔ چونکہ تم ٹکٹ لانے میں کوئی مدد نہ کر سکے۔ تمھارا حصہ گھٹ کر پچاس ہزار ڈالر رہ گیا ہے اور چونکہ سنڈی انھیں لے آئی ہے اسے ایک لاکھ ڈالر ملیں گے۔"

ڈن کے حلق سے غراہٹ نکلی۔ اس نے سوچا کہ اب اسے اپنے پتے دکھا دینے چاہئیں۔ وہ ایک لمحہ ہچکچایا۔ لیکن پھر سے خیال آیا کہ اگر ایلیٹ نے ان ٹکٹوں کو صرف ڈھائی لاکھ ڈالر میں بیچ دیا۔ تو اسے اس کا زندگی بھر افسوس رہے گا۔ یہ سوچ کر وہ بولا۔

"تمہیں معلوم ہے ان ٹکٹوں کی قیمت کیا ہے؟"

"نہیں۔ اور تمہیں۔۔؟" ایلیٹ نے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ اس کینیا نے مجھے بتایا تھا۔ میری موت کے سامنے دس لاکھ ڈالر کی پیشکش رکھی گئی تھی۔"

ایلیٹ تھوڑی دیر سنسناہٹ کے عالم میں اسے دیکھتا رہا پھر بے یقینی سے سر ہلاتا ہوا بولا۔ "وہ تمہیں بے وقوف بنا رہی ہو گی۔ ٹکٹ اتنے قیمتی نہیں ہو سکتے۔"

"میں تم سے اس خط کا ذکر چکا ہوں جو کہ جوڈی نے دیکھا تھا۔ یہ تو اس نے میرے پوچھنے سے پہلے ہی بتایا تھا۔ تب اسے علم نہ تھا کہ میں ان ٹکٹوں کے فراق میں ہوں۔" ڈن زور دار لہجے میں بولا۔ "یہاں ان کی صحیح قیمت ہے دس لاکھ ڈالر۔۔۔ اسی لئے وہ مجھے نام بتانے کے لئے راضی نہیں ہوئی۔ وہ خود ساری رقم خود ہڑپ کرنا چاہتی تھی۔"

ایلیٹ کو اپنی ریڑھ میں سنسناہٹ سی دوڑتی محسوس ہوئی۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا تھا۔ اس نے سوچا اگر اتنی رقم مل جائے تو وہ اپنا سب قرض ادا کر کے ایک نئی زندگی شروع کر سکتا تھا۔

"میں یقین نہیں کر سکتا۔" وہ بولا۔

"میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ یہ سچ ہے۔" ڈن جوشیلے لہجے میں بولا۔ "اور وہ

حرام زادی یہ بھی کہہ رہی تھی کہ اگر ٹکٹ چوری کر لیئے گئے تو وہ میرا حلیہ پولیس کو بتا دے گی۔ سنا تم نے؟ جیسے ہی اس کا منحوس باپ اسے یہ اطلاع دے گا پولیس یہاں موجود ہو گی۔

ایلیٹ نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ اسے کبھی معلوم نہ ہو گا کہ ٹکٹ چوری ہو چکے ہیں چونکہ لیری مور خود پولیس کو ان کی گمشدگی کے بارے میں نہیں بتا سکتا اسلیئے وہ جوڈی سے بھی نہیں کہے گا خاص کر اس لیئے کہ دونوں کے تعلقات کشیدہ ہیں۔"

ون نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ اس نے راحت کی سانس لی۔

"اسے بھول جاؤ۔ ہمیں کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے ہم خریدار کا نام معلوم کر سکیں۔ کینیڈرک اور لیری مور اسے جانتے ہیں لیکن وہ بتائیں گے نہیں۔۔۔۔ اور کون بتا سکتا ہے۔؟ ایلیٹ نے کہا۔

ون نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

مجھ سے اور کچھ پوچھو شاید کام کی بات نکل آئے۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیا میرا تعاقب کیا گیا تھا۔ اور آج رات بھی۔۔۔۔ مجھے تو معلوم نہ ہو سکا لیکن جوڈی کہہ رہی تھی۔"

ایلیٹ چوکنا ہو گیا۔

اگر اس نے محسوس کر لیا تو تم کیوں نہ کر سکے۔

میرا دماغ پریشان تھا۔ اس لئے مجھے یاد نہ رہا تھا۔

کہیں وہ تمھیں بے وقوف تو نہیں بنا رہی تھی۔

ون کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ اس کا خیال اس طرف نہیں گیا تھا۔ ہو سکتا ہے یہ کہہ کر وہ اپنی جان بچانے گئی ہو۔ چالاک تو بہت ہے وہ۔

"ہو سکتا ہے۔" وہ بولا۔ لیکن جوائے اور سنڈی کا بھی تو تعاقب ہو چکا ہے۔"

ایلیٹ کھڑا ہو گیا۔

یہ میرے لئے باعث تشویش ہے۔ آؤ معلوم کرنے کی کوشش کریں۔" وہ

اور ڈن دونوں لیونگ روم میں آئے۔

جوائے کچھ باتیں کرنی ہیں۔ ایلیٹ نے کہا۔

بادل نخواستہ جوائے نے ٹی وی آف کیا۔ اور انھیں استفہامیہ نظروں سے

دیکھنے لگا۔

ڈن کہہ رہا ہے کہ آج رات اس کا پیچھا کیا گیا۔ میں اس بارے میں اپنا

اطمینان کر لینا چاہتا ہوں۔ وہ ابھی ٹہلنے کیلئے باہر نکلے گا۔ اس کے نکل جانے

کے پانچ منٹ بعد تم بھی اس کے پیچھے جانا۔ شاید تم تعاقب کرنے والے

کو دیکھ سکو۔ پھر وہ ڈن کی طرف مڑا۔

اس سڑک کے آخری کونے تک جاؤ اور اسٹال سے سگریٹ خرید کر لوٹ

آنا۔۔۔ آہستہ آہستہ جانا۔ جلد بازی کی ضرورت نہیں۔"

"کار لے جانے میں کیا حرج ہے؟ ڈن نے پوچھا۔ پیدل چلنے سے اسے

نفرت تھی۔

"جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔" ایلیٹ نے جھڑک کر کہا۔

ڈن باہر آیا۔ اور سڑک پر چل دیا۔ تب منٹ کے بعد جوائے بھی اس کے

پیچھے ہو لیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے ڈان سنڈی متفکر لہجے میں بولی کیا سچ مچ کوئی ہمارے

پیچھے لگا ہوا ہے۔۔؟"

اگر کوئی ہوا تو جوائے معلوم کر لے گا۔ ایلیٹ باہر نکلتا ہوا بولا تم اب

جا کر سو جاؤ۔ مجھے کچھ سوچنا ہے۔

میں پاپا کے آنے تک انتظار کروں گی۔"

"سنڈی۔" ایلیٹ تحکمانہ لہجے میں بولا۔ اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ اور چاہے کچھ بھی کیسی بھی آوازیں کیوں نہ آئیں دروازہ نہ کھولنا۔ سمجھ گئیں۔؟"

"کیوں؟ کیا ہونے والا ہے یہاں؟"

خدا کے لئے پریشان نہ کرو۔ جاؤ۔

روتی صورت بنائے سنڈی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ ایلیٹ نے منہ بنایا اور پھر وہیں بیٹھ کر ڈن اور جوائے کا انتظار کرنے لگا۔

آدھ گھنٹے بعد ڈن آیا۔

"کچھ محسوس کیا۔؟"

"نہیں۔ کوئی میرے پیچھے نہیں تھا۔ مفت میں پریشان کیا۔ وہ جھنجھلا کر بولا۔" جوائے کو آنے دو۔

بیس منٹ بعد جوائے بھی آ گیا اور خاموشی سے دروازہ بند کر کے بیٹھ گیا۔

ہم دونوں کا تعاقب ہوا ہے۔" وہ بولا۔" ایک آدمی اس وقت بھی باغیچے کے پچھلے حصے میں چھپا بیٹھا ہے۔

تم نے اسے دیکھ لیا تھا۔؟

ہاں۔ وہ کونے والی بڑی پھولوں کی جھاڑی کے پیچھے بیٹھا ہے" اور کوئی جگہ چھپنے لائق ہے بھی نہیں۔ دوسرا بنگلے سے ذرا دور کار میں بیٹھا ہے

"اوکے جوائے۔ تم نے عمدہ کام کیا۔ اب جا کر سو جاؤ۔"

سنڈی سونے گئی۔؟

"ہاں"

جوائے نے ون کی طرف دیکھا۔ کچھ ہچکچایا پھر اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا جب وہ چلا گیا تو ایلیٹ نے کہا۔ ہمیں اسے پکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے شاید اس سے پتہ چل جائے کہ وہ کس کے لئے کام کر رہے ہیں :

ون کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ناچنے لگی۔

وہ تو بتائے گا ہی لیکن ہم اسے پھانسیں گے کیسے۔

آؤ دیکھتے ہیں۔

دونوں تاریکی میں ڈوبے کچن روم میں آئے اور اندر سے دروازہ بند کر کے کھڑکی سے باغیچے میں نظریں دوڑانے لگے۔ چاند نکل آیا تھا لیکن اطراف کے درختوں کی وجہ سے باغیچہ میں اندھیرا تھا۔ اس کے باوجود انھیں وہ کونے والی جھاڑی کے پیچھے نظر آہی گیا۔

میں رینگتے ہوئے اسے دبوچنے کی کوشش کرتا ہوں" ایلیٹ نے کہا" جیسے ہی میری آواز سنو فوراً دوڑ آنا"

ون نے خوشی سے سر ہلایا۔ اس قسم کے کاموں میں اسے بڑا مزا آتا تھا جس طرح سے ایلیٹ پچھلے دروازے سے رینگتا ہوا باہر گیا تھا ون مرعوب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ منتظر رہا۔ اور ایک تیز آہٹ کی آواز سنتے ہی باہر کی طرف جھپٹا۔ اور زمین پر پڑے بے ہوش آدمی پر جھکے ایلیٹ سے جا ٹکرایا۔

"او کے" ایلیٹ سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ میں نے دس منٹ کے لئے اس کی چھٹی کر دی ہے۔ اسے اندر لے چلنے میں میری مدد کرو۔

دونوں بے ہوش آدمی کو کچن سے ہوتے ہوئے لیونگ روم میں لے آئے

دروازہ مقفل کر دو۔ ایلیٹ نے ہدایت دی۔

ون نے دروازہ مقفل کر دیا۔ اور ایلیٹ کے پاس آ گیا جو صوفے پر پڑے بے ہوش شخص کو دیکھ رہا تھا۔ دبلے پتلے اکہرے جسم والے اس شخص کی عمر بائیس سال سے زیادہ نہ تھی۔ اس کا چہرہ بچوں جیسا تھا۔

"حرامی مریل ہی نکلا" ون بولا "کیسے بے ہوش کیا تم نے اسے؟"

اس کی گردن پر کراٹے کا ہاتھ جمایا تھا۔ ابھی ٹھیک ہوا جاتا ہے"۔

صوفے پر بے ہوش شخص کا نام جم فولز تھا۔ یہ نو سکھیا ہی تھا اور صرف دو مہینے قبل لینگ کی جاسوسی ایجنسی میں شامل ہوا تھا۔ چونکہ لینگ کے تمام تجربہ کار جاسوس لیری موور کے مکان کی نگرانی کر رہے تھے اس لئے فرنڈیکسن نے اسے ایلیٹ کے بنگلے پر نظر رکھنے کے لئے مامور کیا تھا اسے ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ صرف جھاڑی کے پیچھے چھپ کر نگرانی کرے۔ باقی اقدام وہ اس پر چھوڑ دے جو باہر کار میں بیٹھا تھا۔ فولز کا کام صرف اتنا تھا کہ اگر اسے بنگلے میں کوئی قابل فکر بات نظر آئے تو ٹرانسمیٹر سے راس کو مطلع کر دے۔ لیکن فولز نے جاسوسی کا بذریعہ خط وکتابت کورس پاس کر رکھا تھا۔ اور کچھ کرنے کا بہت شوق تھا"۔ جب اس نے ون کو بنگلے سے باہر جاتے دیکھا تو نہ صرف اس نے راس کو خبردار کر دیا بلکہ خود بھی اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ اس نے راس کی قابلیت کا صحیح اندازہ نہیں لگایا تھا۔ اس طرح وہ بھی جوائے کی نظروں میں آ گیا تھا۔

اسے ہوش آ رہا ہے"۔ ایلیٹ بولا۔ ہم اسے ڈرا دھمکا کر سب اگلوا لیں گے۔ یہ زیادہ سخت جان نہیں معلوم ہوتا۔

اسے تو میں ٹھیک کروں گا۔ ون دبے جوش سے بولا۔ یہ کام میرے مزاج کا ہے۔

فولز کسمسایا اور پھر کراہتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ ہوش میں آتے ہی اسے اپنے سامنے ڈن کا بے رحم اور خونخوار چہرہ نظر آیا۔ وہ وہیں سکڑ گیا۔ مارے خوف کے اس کی گھگھی بند ہو گئی۔

ڈن نے اسے گریبان سے پکڑا۔ تھوڑا اٹھایا اور جھنجھوڑتا ہوا بولا۔

"بول جلدی! کیا کر رہا تھا وہاں۔؟"

مارے خوف کے فولز کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔ اس کے کورسپونڈینس کورس میں صاف ہدایت دی گئی تھی کہ مصیبت میں پڑنے پر پرسکون رہ کر حاضر دماغی سے کام لینا چاہیے۔ اور قطعی گھبرانا یا ڈرنا نہیں چاہیے لیکن ہدایت کے بالکل خلاف فولز خوف سے کانپنے لگا اور ڈرے ہوئے لہجے میں بولا۔

"مجھے مت مارو۔"

"تجھے؟" ڈن گرج کر بولا۔ "میں تیرا ایک بازو اکھاڑ کر اسی سے تب تک پیٹوں گا جب تک کہ تو دوسری دنیا میں نہیں پہنچ جاتا۔"

ایک دم گھٹیا اور بکواس فلم کا ڈائیلاگ ہے۔ ایلیٹ سر ہلا کر بولا۔ نہیں ہم ایسا نہیں کریں گے۔ کیوں نہ ہم اس کے تلوؤں کو سگریٹ سے داغیں۔ یہ پرانا جاپانی طریقہ ہے اور کسی کا منہ کھلوانے کے لیے بڑا کارآمد ثابت ہوتا ہے۔

فولز کو ایسا محسوس ہوا کہ وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ ڈن اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ فولز صوفے پر پڑا سہمی نظروں سے دونوں کو دیکھتا رہا۔ اسکی خواہش ہوئی کہ کاش وہ لیبنگ کی ایجنسی میں کام کرنے کے بجائے کسی اسٹور میں کلرکی کر رہا ہوتا۔

"ہاں" ون خوش ہوکر بولا۔ "یہ ٹھیک رہے گا۔" اور فولنز کا پیر پکڑ کر اس کا جوتا اور موزہ اتار کر پھینک دیا۔

فولنز کے خوف سے کانپتے ہوئے دماغ میں جاسوسی کورس کی کتاب کے چھٹے باب کا عنوان گھوم گیا۔

"جسمانی اذیت برداشت کرتے وقت اپنے موکل کے تئیں اپنی وفاداری کو ہمیشہ یاد رکھو۔ ایک بہترین جاسوس کبھی اپنی زبان نہیں کھولتا۔"

اس کی زبردست خواہش ہوئی کہ کاش اس کتاب کا مصنف اسوقت اس کی جگہ ہوتا۔ اسے یقین تھا کہ ایسی حالت میں وہ اپنا ریکارڈ کبھی کا شروع کر چکا ہوتا۔

"میں بتا دوں گا" وہ ہانپتے ہوئے بولا۔ جو پوچھو گے بتا دوں گا۔

پھر بھی برائی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ون سگریٹ سلگاتا ہوا بولا۔

"پیر پر ایک دو چھالے پڑ جانے سے زبان ذرا تیز چلے گی۔"

"رک جاؤ" ایلیٹ بولا۔ مجھے بات کرنے دو۔

نہیں" ون اڑ کر بولا۔ ذرا اس کا پیر تو داغ لوں۔"

تم الگ سگریٹ پیتے رہو۔ اگر اس نے چالاک بننے کی کوشش کی تو تمھیں آزادی ہوگی۔ اگر ایک بار تم شروع ہو گئے تو اسے اٹھا کر ہی باہر لے جانا پڑے گا۔ یہ ہفتوں چلنے کے قابل نہیں رہے گا۔

جسم خوف سے لرز کر رہ گیا۔

تم ہمارا پیچھا کیوں کر رہے ہو۔"

لسن نے فولنز کو وارننگ دے دی تھی کہ اگر انھیں تعاقب کا شبہ ہو گیا یا اسکی کسی غلطی سے وہ ہوشیار ہو گئے تو نہ صرف فولنز کی بلکہ خود

اس کی بھی نوکری جاتی رہے گی۔ لیکن فولر اتنا خوفزدہ ہو چکا تھا کہ وہ کوئی مناسب جھوٹ بھی نہ گھڑ سکا۔ وہ بار بار ڈن کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس کا پیر جلانے کے لئے بے چین تھا۔

"میں تو صرف حکم کی تعمیل کر رہا تھا۔"

"تم کس کے لئے کام کرتے ہو۔؟"

"لیننگ جاسوسی ایجنسی کے لئے۔"

ایلیٹ نے اس ایجنسی کی بہت تعریف سن رکھی تھی۔ اور یہ بھی کہ ان کی فیس بہت زیادہ ہے۔ بہت زیادہ امیر لوگ ہی اس کے مصارف برداشت کر سکتے تھے۔

"تمھیں کیا احکام ملے تھے۔؟"

"تم لوگوں کی نگرانی کرنا... یہ دیکھنا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو کس سے ملتے ہو... وغیرہ۔"

"کیوں۔؟"

فولر نے اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری اور ذرا ہچکچایا۔

ڈن اسے خاموش دیکھ کر جلتی سگریٹ لئے آگے بڑھا۔

"اسے ذرا گرم کر دوں۔" وہ بولا۔

"نہیں۔" فولر چیخ اٹھا۔ "بتاتا ہوں۔ ان کا خیال ہے کہ تم لوگ مسٹر فیری ہوڈ کے گھر نقب لگانے والے ہو۔ وہ تمھیں باہر نکلتے وقت ہی پکڑنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔"

"کون؟"

"مسٹر لیننگ اور اس کے ماتحت جاسوس۔"

"کتنے آدمی اس کام پر لگے ہوئے ہیں"۔

اس وقت تو چھ ہیں۔ لیکن جب تک تمھارا سراغ نہ ملا تھا تیس آدمی تمھاری تلاش میں لگائے گئے تھے۔

ایلیٹ اور ون نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"کیا تمھارا تعلق سی آئی اے سے بھی ہے۔؟"

"نہیں جناب۔ میں صرف مسٹر لینگ کے لئے کام کرتا ہوں"۔

لینگ کی خدمات کس نے حاصل کی ہیں۔؟

" مجھے معلوم نہیں جناب" وہ بولا۔ پھر ون کو خطرناک انداز سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چلایا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا

ایلیٹ کو محسوس ہوا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اس جیسے معمولی گرگے کو یہ بتانے کی کسی کو ضرورت بھی نہ تھی۔ اس کی تلاش میں تیس آدمی لگے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ لینگ کی فیس مد نظر رکھتے ہوئے اس عمل پر زر خطیر صرف ہوا ہو گا۔

لینگ کا سب سے اہم موکل کون ہے؟" ایلیٹ نے پوچھا یہ تو معلوم ہو گا۔

"نہیں جناب ہمیں موکلوں سے لاعلم رکھا جاتا ہے" وہ بولا۔ اگر میں جانتا ہوتا تو ضرور بتا دیتا۔

ون نے جلا کر سگریٹ کی گرم راکھ فولز کے ننگے پیر پر جھاڑ دی۔

فولز اس طرح چیخا جیسے اسے سرخ لوہے کی سلاخ سے داغا گیا ہو

" ایسا مت کرو" وہ پھٹی آواز میں بولا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ایک شخص کے بارے میں بات کرتے سنا ہے ہو سکتا ہے وہ ہمارا موکل نہ ہو۔ میں نے صرف نام سنا ہے۔؟

"کون سا نام؟" ابلیٹ نے پوچھا۔

نسن اور راس کسی مسٹر ہرمن رڈیہ بنٹز کے بارے میں بات کر رہے تھے جو بیل و یڈیر ہوٹل میں رہتا ہے۔

رڈیہ بنٹز۔

ابلیٹ چونک اٹھا۔ اسے ایم جی ایم فلمز کے وائس پریذیڈنٹ کی دی ہوئی کاک ٹیل پارٹی یاد آ گئی جب وہ بیرا ڈائز سٹی میں چھٹیاں منا رہا تھا۔ اس میں شہر کے چار سو رئیس آدمیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ پارٹی شاندار تھی امیر کبیر لوگوں کی اس بھیڑ میں اسے صرف ایک آدمی نے متاثر کیا تھا۔ وہ موٹا ٹھنگنا اور ابھری آنکھوں والا تھا۔ اس کا نام ہرمن رڈیہ بنٹز تھا۔ اسی کے بارے میں ابلیٹ کے ایک دوست نے اسے بتایا تھا کہ وہ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک تھا۔ جس کا سوویت یونین سے کافی لین دین چلتا تھا۔ اور تقریباً ہر غیر ملکی گورنمنٹ سے اس کے کاروباری تعلقات تھے۔ صدر مملکت سے بھی اس کی خاصی بے تکلفی تھی۔

اپنے جوش پر قابو پاتے ہوئے ابلیٹ نے پوچھا۔ "راس اور نسن کون ہیں؟"

"دونوں ایجنسی کے اہم جاسوس ہیں۔ راس باہر کار میں بیٹھا ہے۔"

ڈن کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

"تم مجھے اسے ذرا ٹھیک کر لینے دو۔۔۔"

لیکن ابلیٹ مطمئن ہو چکا تھا کہ وہ اور کچھ نہیں جانتا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

اپنے جوتے اور موزے پہن لو۔ وہ غصے سے بولا۔ "میں تمہیں پولیس کے حوالے کر سکتا ہوں۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔ تم بھی اپنا منہ بند رکھنا

اپنی جگہ واپس جاؤ۔ اور پہلے کی طرح ہماری نگرانی جاری رکھو۔ ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے ہیں نہ ہی ہمارا لیری مور کے گھر میں چوری کرنے کا کوئی ارادہ ہے یہ کسی کی اڑائی ہوئی افواہ ہے۔ لیکن یاد رکھو اگر کوئی گڑبڑ کی تو بہت بری طرح پیش آؤں گا۔"

ڈن نے حیرانی سے ایلبیٹ کی طرف دیکھا۔

"تم اس بدمعاش کو چھوڑ رہے ہو؟"

"ہاں۔ کرنے دو انھیں نگرانی۔ ہمارا کیا بگڑتا ہے۔" ایلبیٹ نے فولرز کی نظر بچا کر ڈن کو آنکھ ماری۔

ڈن نے دروازہ کھولا۔ اور فولرز کی طرف مڑ کر غرایا۔ "نکل جاؤ۔"

سہما ہوا سا فولرز اٹھا اور گرتا پڑتا باغیچے کی طرف چلا گیا۔

ایلبیٹ نے ڈن کی طرف دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ صحیح کہہ رہا تھا۔ وہ بولا۔" اس شہر میں مرسی ڈیڈینٹیز کے علاوہ کوئی بھی ان روسی ٹکٹوں کے دس لاکھ ڈالر نہیں دے سکتا۔ اس کا روسی سرکار سے کاروبارانہ تعلق ہے۔ اب میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان ٹکٹوں کے لئے کیوں مرا جا رہا ہے۔"

"ہمیں اس سے کیا غرض۔ ہمارا مطلب تو اپنے معاوضے سے ہے۔"

"وہ بہت خطرناک آدمی ہے ڈن۔ اگر چاہے تو تمھیں چیونٹی کی طرح مسل دے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔"

"ہوں! ڈن دانت نکال کر بولا۔ میں پیسے والے حرامیوں سے نہیں ڈرتا۔"

"کبھی کبھی مجھے تمھاری عقل پر رونا آتا ہے۔" ایلبیٹ بولا۔ "میں سونے

جا رہا ہوں۔

"ذرا رکو۔ کیا تم کل اس سے مل رہے ہو؟"

"نہیں۔ پہلے میں اس کا یقین کر لینا چاہتا ہوں کہ یہ واقعی وہی آدمی ہے جسے ٹکٹوں کی تلاش ہے۔ اگر یہی ہوا تو مجھے سمجھ بوجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔

تم اتنا ڈر کیوں رہے ہو۔ ون نے بے چینی سے پوچھا۔ اس سے ملو اور کہو کہ ٹکٹ تمہارے پاس ہیں۔ اور تم دس لاکھ ڈالر چاہتے ہو۔ رقم لیکر ٹکٹ اس کے حوالے کر دو اور آجاؤ۔ اس میں خطرہ کیا ہے۔؟

اگر تم ڈرتے ہو تو میں اسے ہینڈل کر سکتا ہوں۔

اسی لئے تو مجھے تمہاری عقل پر ترس آتا ہے" ایلبیٹ نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

اگلی صبح جوائے سنڈی اور ایلبیٹ ناشتے کی میز پر یکجا ہوئے۔ ون ابھی تک سو رہا تھا۔ جوائے اور سنڈی دونوں یہ جاننے کے لئے بے چین تھے کہ گذشتہ رات کیا ہوا تھا۔ ایلبیٹ نے انھیں ساری بات بتائی۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ ریڈ بینیز ہی مطلوبہ شخص ہوگا" وہ بولا "لیکن اس سے ملنے سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سی آئی اے والے ان ٹکٹوں میں کیوں دلچسپی لے رہے ہیں۔ سی آئی اے والوں کا نیٹ مجھے لگاتا خطرناک ہوگا۔ اس نے سنڈی کی طرف دیکھا اور پوچھا" کیا تمھیں یاد ہے کہ اس سرکلر لیٹر پر کس کے دستخط تھے۔؟"

لی ہمفری کے دستخطوں کی جگہ رجسٹرار کی مہر ثبت تھی"

"ٹھیک ہے۔ ہم دونوں آج الفاسے ملنے جائیں گے۔ تم ڈرائیو کرنا مجھے کوئی نہیں پہچانے گا۔

"لیکن میامی میں ہمارا کیا کام ہے"؟

میں وہاں سے واشنگٹن گفتگو کروں گا۔ اگر یہاں سے بات کریں تو وہ لوگ کال ٹریس کر لیں گے۔

جوائے یہ سب سن کر پریشان ہو رہا تھا۔ لیکن خاموش رہا۔ اس نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ ابلیٹ بنگلے سے نکلے۔ انھوں نے جوائے سے کہہ دیا تھا۔ کہ ان کے بارے میں ون کو نہ بتائے۔ ون ساڑھے دس بجے کے قریب باہر نکلا۔

ون رات دیر تک سوچتا رہا تھا۔ اگر ابلیٹ کا اندازہ درست تھا تو اسے خریدار کا نام معلوم ہو چکا تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ٹکٹ سیف ڈیپازٹ لاکر میں ہیں۔ اسے یقین تھا کہ سنڈی اور جوائے دونوں بنک کا کام جانتے ہوں گے۔

وہ ڈائیننگ روم میں آیا۔ جوائے کہیں باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا ون نے اسے مشتبہ نگاہوں سے گھورا۔

کہاں جا رہے ہو۔؟"

"لنچ لانے" جوائے نے سہم کر کہا۔ وہ ون سے ڈرتا تھا۔ وہ دن گئے جب ان کی خوب پٹتی تھی۔ تمھارے لئے کیا لاؤں۔؟"

وہ دونوں کہاں ہیں۔؟

باہر گئے ہیں۔ لنچ میں اسٹیک لینا پسند کرو گے۔؟"

"باہر گئے ہیں؟" ون آنکھیں سکوڑ کر بولا۔ کہاں"

ساحل پر گھومنے پھرنے" جوائے بولا۔ اور دروازے کی طرف بڑھا۔ ون نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑ لیا اور زور سے اپنی طرف گھمایا۔ اس کا

چہرہ خونخوار نظر آ رہا تھا۔

"بکواس مت کرو۔ صحیح بتاؤ۔ وہ کہاں گئے ہیں۔؟

مجھ سے تو یہی کہہ گئے ہیں کہ ساحل پر جا رہے ہیں اور لنچ پر ہی نہیں آئیں گے۔" جوائے کمزور لہجے میں بولا۔ اس کا جھوٹ صاف ظاہر ہو رہا تھا

ون نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

بیٹھ جاؤ۔

"لیکن مجھے ابھی لنچ کا سامان لانا ہے۔ پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے۔"

بیٹھ جاؤ۔" ون غرایا اس کی آنکھوں کی چمک نے جوائے کو بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔

"ٹکٹ کہاں ہیں جوائے۔؟"

جوائے نے اپنے سوکھے لبوں پر زبان پھیری۔

مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب ڈالن نے کیا ہے۔

تمھیں معلوم ہے جوائے۔ ون خونخوار لہجے میں بولا۔ کہاں ہیں وہ؟"

مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کسی بینک میں ہیں۔ جوائے اس کے چہرے کے تاثرات سے سہم کر بولا۔

کس بینک میں۔؟

یہ اس نے مجھے نہیں بتایا۔"

سن اے منحوس احمق بڈھے! ابلیٹ گھر سے باہر نکلنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ انھیں یا تو تم نے یا سنڈی نے بنک میں رکھا ہے تم نے مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے؟۔ مجھے وہ ٹکٹ چاہئیں۔ اور میں انھیں حاصل کر کے ہی رہوں گا۔" اس کی آواز غراہٹ میں بدل گئی۔ کچھ دیکھنا چاہتے ہو

اس نے جیب سے ایک ربڑ کے کاگ والی شیشی نکالی جس میں ایک بے رنگ سیال بھرا تھا۔

"جانتے ہو یہ کیا ہے۔؟"

"نہیں"

"میں بتاتا ہوں۔ یہ گندھک کا تیزاب ہے۔" جوائے اس بات سے بے خبر تھا کہ اس میں صرف آنکھ کی دوا بھری تھی۔ وہ خوفزدہ نظروں سے بوتل کی طرف دیکھتا رہا۔ "تم مجھے ٹکٹ لاکر دوگے۔ تم اسی وقت بکنگ جاؤ گے اور وہ ٹکٹ لاکر مجھے دوگے۔ میں ٹکٹ لے کر فوراً یہاں سے چلا جاؤں گا۔ دوسری صورت میں سنڈی اپنی آنکھیں کھو بیٹھے گی۔ اسے مذاق نہ سمجھنا۔ اسے تم یا ایلیٹ میں سے کوئی بھی نہیں بچا سکے گا۔ ہو سکتا ہے اس میں وقت لگ جائے لیکن میں کسی نہ کسی وقت اسے اکیلے میں پکڑ ہی لوں گا۔ اور یہ بوتل اس کے چہرے پر خالی کر دوں گا۔ کبھی کسی تیزاب سے جلے ہوئے شخص کو دیکھا ہے۔؟"

خوف کی سرد لہر جوائے کے جسم میں دوڑ گئی۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکتا رہا۔

"میں گیدڑ بھبکی نہیں دے رہا ہوں جوائے۔" وہ بولا۔ "اگر ٹکٹ نہ ملے تو میں ضرور یہ کر گزروں گا۔"

"تم سنڈی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔" وہ بمشکل بھرائی آواز میں بولا۔

"ہاں۔۔ اگر تم ٹکٹ لا دو تو۔ میں تمھیں دو گھنٹے کا وقت دیتا ہوں۔ اگر اس وقت کے اندر تم واپس نہیں آئے تو میں چلا جاؤں گا لیکن میں موقع کی تلاش میں رہوں گا۔ اور ایک ہفتے کے اندر سنڈی اندھی ہو جائے گی۔

یہ میرا عہد ہے۔ اب دفع ہو جاؤ۔"
اچانک جوائے کو محسوس ہوا کہ دن سے جھٹکارا حاصل کرنے کا یہ اچھا موقع ہے۔ اگر اسے ٹکٹ دے دیئے جائیں تو وہ دوبارہ یہاں نہیں آئے گا۔ اور یہ کام ہی ختم ہو جائے گا۔ اسے اور سنڈی کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو گا اسے اتنا زبردست خطرہ لے کر پیسہ کمانے کا شوق نہ تھا... اپنی حفاظت وہ مقدم سمجھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ ایلبیٹ اور سنڈی کو سمجھائے گا کہ اس نے ٹکٹ کیوں اس کے حوالے کیے۔ اور اگر قسمت اچھی ہوئی تو ایلبیٹ سے بھی پیچھا چھوٹ جائے گا اور باپ بیٹی پہلے کی طرح آرام سے رہیں گے۔ ہو سکتا ہے چند برسوں میں سنڈی کو کوئی عمدہ شوہر بھی مل جائے مانا کہ وہ ایلبیٹ سے محبت کرتی ہے لیکن اگر ایک بار وہ چلا گیا تو سنڈی اسے جلد ہی بھول جائے گی۔
"میں ٹکٹ لانے جا رہا ہوں۔" جوائے بولا۔ "تم میرا انتظار کرو۔"
پھر وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل گیا۔
دن کھڑکی سے اسے باہر جاتا ہوا دیکھتا رہا۔ اس کے رویے کی اچانک تبدیلی نے اسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔
"بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے۔" اس نے سوچا۔ "خدا وہ ٹکٹ مجھے دے کر خوشی سی محسوس کر رہا ہے!
اس نے کندھے اچکائے اور پھر میز کے قریب آ کر فون اٹھایا۔ اس نے بیل ویدر ہوٹل کا نمبر تلاش کیا۔
"مجھے مسٹر ریڈ نیبر سے ملوا دیجیے۔" اس نے استقبالیہ کلرک سے کہا۔
کچھ دقیقے بعد ہولبر، جو کہ فون ریسیو کرتا تھا لائن پر آ گیا۔

"میں مسٹر ریڈ ہیٹز کا سکریٹری بول رہا ہوں"
مجھے مسٹر ریڈ ہیٹز سے بات کرنا ہے۔
آپ کون ہیں؟"
اس کی فکر نہ کرو۔ کاروباری گفتگو ہے۔
تب آپ انھیں خط لکھ سکتے ہیں" ہولٹز نے کہا اور فون رکھ دیا۔
کافی دیر تک دن قہر آلود نظروں سے ٹیلی فون کو گھورتا رہا۔ پھر اس
فون دوبارہ ہولٹز نے ہی ریسیو کیا۔
میں مسٹر ریڈ ہیٹز سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ دہ غرایا۔" ان سے
کہہ دو کہ یہ گفتگو ٹکٹوں سے تعلق رکھتی ہے۔
ہولٹز نے کان کھڑے کر لیے۔
آپ کا نام؟"
بکواس بند کرو اور اسے مطلع کر دو۔
ذرا رکئے" ہولٹز فون الگ رکھ کر اٹھا اور تیزی سے ٹیرس کی طرف
چل دیا۔
ریڈ ہیٹز کافی کا ایک پیالہ لئے چسکیاں لے رہا تھا۔
جناب ایک شخص ٹیلی فون پر آپ سے بات چیت کرنا چاہتا ہے"
ہولٹز مودب لہجے میں بولا۔ وہ اپنا نام تو نہیں بتا رہا۔ لیکن کہہ رہا ہے کہ
وہ ٹکٹوں کے بارے میں گفتگو کرے گا۔
ریڈ ہیٹز نے اپنا کپ رکھ دیا۔
لائن میرے فون سے ملا دو اور معلوم کرو کہ وہ کہاں سے بول رہا ہے
ایک لمحہ بعد دن کو ریڈ ہیٹز کی بھاری سپاٹ آواز سنائی دی۔

"میں ربارڈ نیٹرز بول رہا ہوں۔ تم کون ہو؟"

"اس کی فکر نہ کرو۔" مارے جوش کے ون کو پسینہ آ رہا تھا۔ ربارڈ نیٹرز کی حیثیت کا آدمی جب تک کوئی بہت اہم معاملہ نہ ہو کبھی فون پر نہ آتا۔ اس کا مطلب تھا کہ ایلیٹ کا اندازہ صحیح تھا۔

کیا آپ آٹھ روسی ٹکٹوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

ایک لمحہ خاموشی رہی پھر رٹیڈ نیٹرز نے کہا۔ "ہاں میں ان میں دلچسپی رکھتا ہوں"

ون کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ کیسے گفتگو شروع کرے۔ یہاں تک کہ رٹیڈ نیٹرز کو دہرانا پڑا۔ میں نے کہا کہ میری ان میں دلچسپی ہے۔ کیا وہ تمھارے پاس ہیں۔؟

"ہاں" ون نے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ "آپ ان کی کتنی قیمت دے سکتے ہیں؟"

"ہم کھلی لائن پر بات کر رہے ہیں۔" ریڈ نیٹرز نرم لہجے میں بولا۔ میری رائے میں تو بہتر ہو گا اگر تم مجھ سے فوراً مل لو۔ ہم وہیں معاملہ طے کر لیں گے۔

ون نے اطمینان کی سانس لی۔ اتنا امیر انسان ان ٹکٹوں کے لیے اس قدر بے چین تھا۔

میں اس وقت مصروف ہوں۔" وہ بولا۔ میں آپ کو پھر رنگ کروں گا۔

اس نے رسیور رکھ دیا اور بے خیالی میں کافی دیر تک ٹیلی فون کو گھورتا رہا۔ دس لاکھ ڈالر... شاید یہ حرامی پندرہ لاکھ ہی دے مرے... ایلیٹ کہہ رہا تھا کہ پریذیڈنٹ تک سے اس کے دوستانہ تعلقات ہیں... دنیا کا امیر ترین انسان ہے یہ... کیوں نہ اس سے منہ

مانگی رقم وصول کیجائے۔

ادھر ہولٹز ٹیرس پر آیا جہاں ریڈ نیٹز بیٹھا سمندر کی موجوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یہ کال سی گل علاقے کے ایک بنگلے سے آئی تھی جناب"

تو پھر یہ پتا ہو سکتا ہے۔ کیا نام بتایا تھا ڈن پنا۔؟

"جی ہاں۔

لینگ کی آج صبح کی رپورٹ ملی؟"

جی ہاں جناب۔ ایلیٹ اور سنڈی صبح دس بجے سے کہیں باہر گئے ہیں ان پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ جوائے لک پونے گیارہ بجے بنگلے سے باہر نکلا تھا۔ اس کا بھی تعاقب کیا جا رہا ہے۔"

ریڈ نیٹز نے سر ہلایا۔

"بہت خوب۔ مجھے حالات سے باخبر رکھنا۔ وہ بولا اور ہولٹز کو جانے کا اشارہ کیا۔

ایلیٹ نے ایکسلیٹر ہوٹل کے ایر کنڈیشنڈ ٹیلی فون بوتھ کا دروازہ بند کیا اور واشنگٹن کے سی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر سے تعلق قائم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

ٹیلی فون بوتھ کے شیشے کے دروازے سے لاؤنج میں بیٹھی اور ریسپشن سے اسی طرف دیکھتی ہوئی سنڈی صاف نظر آ رہی تھی۔ لائن ملتے

ہی اس نے سنڈی کی طرف ہاتھ ہلا یا۔ اور دوسری طرف بولنے والے شخص یعنی بی ہمفری سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ محکمہ جاتی کاروائی کے مطابق پہلے انڈر سکریٹری پھر سکریٹری اور آخر میں بی ہمفری خود لائن پر آیا۔

"مسٹر ہمفری۔ میں خود کو گمنام رکھنا چاہتا ہوں" ایلیٹ بولا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے ڈپارٹمنٹ کو آکٹو روسی ٹکٹوں میں دلچسپی ہے؟

فوراً ہی اسے ہمفری کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔" یہ صحیح ہے اگر تمھیں اس بارے میں کوئی جانکاری ہے تو یہ تمھارا فرض ہے کہ فوراً ہمیں مطلع کرو۔

"فرض؟" ایلیٹ برا سا منھ بنا کر بولا۔ ذرا تفصیل سے بتایئے "! ملک کو ان ٹکٹوں کی ضرورت ہے۔ ہر ٹکٹ جمع کرنے والے اور بیچنے والے ڈیلر کو وارننگ دے دی گئی ہے۔ اس ٹکٹ کو اپنے پاس رکھنے کی صورت میں تیس سال جیل اور تیس ہزار ڈالر جرمانہ ہو سکتا ہے

"کیا آپ یہ بتانے کی زحمت کریں گے کہ وطن کو ان ٹکٹوں کی ضرورتا کیوں ہے؟

یہ میں نہیں بتا سکتا۔ کیا تمھارے پاس ٹکٹ ہیں۔

اگر آپ مجھے یہ بتا سکیں تو میرے لئے یہ فیصلہ کرنا آسان ہوگا کہ انھیں آپ کے حوالے کردوں یا نہیں۔ اگر آپ مجھے صرف یہ بتادیں کہ یہ ملک کے لئے کیوں ضروری ہیں "

یہ میں فون پر نہیں بتا سکتا۔ اگر تمھارے پاس ٹکٹ ہیں یا ان کے متعلق کوئی جانکاری ہے تو تمھارا فرض ہے کہ اپنی نزدیک ترین سی آئی اے کے آفس میں جا کر انھیں مطلع کر دو۔

آپ بار بار فرض کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں مسٹر ہمفری۔ مجھے ان ٹکٹوں کے بدلے دس لاکھ ڈالر کی پیش کش کی گئی ہے۔ کیا سرکار ایسی کوئی پیشکش رکھتی ہے۔؟

"یہ ہم بعد میں طے کریں گے۔ تو ٹکٹ تمھارے پاس ہیں؟"

"میں آپ کو پھر رنگ کروں گا۔ ایلیٹ نے کہا۔ اور یہ سوچ کر کہ اس نے ضرورت سے زیادہ وقت تک فون استعمال کیا ہے فون رکھ دیا۔ رومال سے رسیور میز اور دروازے کے ہنڈل کو صاف کیا اور اطمینان کر کے کہ اس نے کوئی سراغ نہیں چھوڑا باہر نکل آیا۔ اور لاؤنج میں سنڈی کے پاس بیٹھ گیا۔

سنڈی نے اس کے چہرے پر گہرے تفکرات کے تاثر دیکھے۔

کیا بات ہے ڈان۔" اس نے پوچھا۔

ایلیٹ نے اسے ہمفری سے ہوئی گفتگو کے بارے میں بتایا

"قومی فرض؟ کیا مطلب ہو سکتا ہے اس کا؟"

سی آئی اے والے بیکار بات نہیں کرتے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں انھیں ٹکٹ سونپنے ہی پڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں ان سے دور ہی رہنا ہے۔

"چلو واپس چلیں اور ٹکٹ انھیں بھیج دیں۔ قومی فرض سے ان کی مراد کیا ہو سکتی ہے۔؟"

ایلیٹ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ سادے کپڑوں میں ملبوس دو طویل القامت شخص تیزی سے ہوٹل میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے سوئچ بورڈ پر بیٹھی لڑکی سے گفتگو کی اور پھر اس کا بوجھ

کی طرف بڑھ گیا جہاں سے ایلیٹ نے کال کی تھی۔

"سی آئی اے والے آ پہنچے ہیں۔ گھبراؤ مت۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔"

آنے والوں میں سے ایک نے ٹیلی فون ریسیور پر فنگر پرنٹ ابھارنے شروع کر دئیے۔ اور دوسرا ہال پورٹر سے پوچھ تاچھ کرنے لگا۔

"آؤ سنڈی" ایلیٹ لاپرواہی سے بولا۔ "آؤ چلتے ہیں۔"

لابی میں سیاحوں کی بھیڑ آ جا رہی تھی۔ کسی نے ان پر دھیان نہیں دیا۔

"میں سمندر سے پھر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آؤ۔ ڈیٹن بیچ چلتے ہیں" ایلیٹ نے کار میں بیٹھ کر انجن اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

ایلیٹ کے چہرے پر تشویش و کڑواہٹ کے اثر دیکھ کر سنڈی سہم گئی۔

"ڈان واپس چلو۔ وہ بولی۔ "پیسہ ہی سب کچھ نہیں۔ مجھے رقم نہیں چاہئے اگر تم ڈیڈی اور میرے ساتھ ہی رہو۔"

"بیکار باتیں مت کرو سنڈی" ایلیٹ خشک لہجے میں بولا "میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ ہمارا ساتھ ممکن نہیں۔ ہم دونوں ملے۔ ایک دوسرے کو پسند کیا۔ اچھا وقت گزارا اور بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ذرا صبر کرو۔ میں کچھ سوچنا چاہتا ہوں۔"

سنڈی خاموش ہو گئی۔ اپنی مٹھیاں گھٹنوں میں دبائے وہ تصویر یاس کا مجسم نظر آ رہی تھی۔

شاہراہ پر تیزی سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے اس کا ذہن اس مسئلے کو سلجھانے میں مصروف تھا کسی خاص وجہ سے یہ ٹکٹ بہت اہم تھے۔

سی آئی اے والے بغیر کسی وجہ کے یہ نہ کہتے کہ انھیں سرکار کو سونپنا قومی فرض ہے۔ اور دوسری طرف وینڈربنٹ تھا جو ان کے دس لاکھ ڈالر دے رہا تھا۔ چونکہ اس کے روسی سرکار سے مراسم تھے اس لئے یہ کہا جا سکتا تھا کہ روسی گورنمنٹ بھی ان ٹکٹوں کے لئے بے چین تھی۔ اگر وہ اس امید پر ٹکٹ ہمفری کے حوالے کر دے کہ گورنمنٹ اسے انعام سے نوازے گی تو بھی یہ خطرہ بدستور تھا کہ وہ یہ ضرور پوچھیں گے کہ ٹکٹ کس کے پاس تھے۔ اس طرح بے چارہ لیری سعد پھنس جائے گا۔ یہ بھی اس کے لئے قابل قبول نہ تھا ایک ہی طریقہ تھا کہ بذریعہ ڈاک ہمفری کو ٹکٹ روانہ کر دئے جائیں اور دس لاکھ ڈالروں سے ہاتھ دھو لیا جائے۔

دولت کی کوئی اہمیت نہیں۔ وہ بھی سنڈی کے اس بیان پر یقین رکھتا تھا سنڈی اور جوائے جو سالوں سے چھوٹی موٹی چوریوں پر گزارہ کر رہے تھے دوبارہ اپنے پرانے دھندے کی طرف لوٹ سکتے تھے۔ ان کی فکر کرنا بیکار تھا وہ اپنی فکر خود کر سکتا تھا۔

الیبٹ نے اپنی کار مخالف سمت سے آنے والی ایک کیڈیلاک سے بچائی اور اپنے بارے میں سوچنے لگا۔ زندگی کا اختتام آ چکا تھا۔ یہ آٹھ نو دن اس نے اتنی خوشی سے گزارے تھے اور طمانیت کا جو احساس اسے اب ہوا تھا وہ اسے لمبے عرصے سے نہیں میسر آیا تھا۔ ابھی بھی یہ ایک عمدہ فلم اسکرپٹ تھی اس نے فلمی مصنفوں کی مدد کے بغیر دن جیسے شاطر کو نیچا دکھایا تھا۔ اس کا ارادہ اب پھر ہمفری سے بات کرنے کا تھا اور یہ کہنے کا تھا کہ ٹکٹ بذریعہ ڈاک اس تک پہنچ رہے ہیں۔ اس کا ارادہ سنڈی کو وہ ایسا بیڑہ مز شی میں چھوڑ کر دن کو مطلع کرنے کا تھا کہ

عمل ناکامیاب رہا۔ اسے یقین تھا کہ اگر وِن نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے ٹھیک کر دے گا۔ پھر اس کا ارادہ الفا میں بیٹھ کر بالی وڈ جانے کا تھا۔ کہانی کا باقی حصہ نیند کی گولیاں پورا کر دیں گی۔ اس کے ٹھونٹھ میں پھر درد اٹھ رہا تھا۔ اس کا مستقبل تاریک تھا۔ اب دنیا سے اٹھ جانا ہی بہتر تھا۔ اسے یاد آیا کہ اس نے سنڈی سے کہا تھا۔ پیسے کے بنا تم مردے سے بھی بدتر ہو۔ اس نے سنڈی پہ نگاہ ڈالی۔ وہ خاموش بیٹھی ونڈ اسکرین کے پار دیکھ رہی تھی۔ ہونٹ ادھ کھلے تھے اور چہرے پر رنج و مایوسی۔ ایک لمحہ کے لیے اس کے دل میں خیال آتا کہ سنڈی کا دل ٹوٹ جائے گا لیکن ابھی وہ نوعمر تھی۔ سال دو سال میں وہ اس کے لیے صرف ایک رومانٹک یادبن کر رہ جائے گا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔

سب ٹھیک ہو جائے گا سنڈی۔

کچھ کہنے کی بجائے سنڈی نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا ڈیش بیچ پر اس نے بیچ ہوٹل کے سامنے کار روکی اور بولا

"تم یہیں رکو سنڈی۔ میں ابھی آتا ہوں۔

سارے راستے خاموش رہنے والی سنڈی خود کو مایوسی کے گہرے سمندر میں ڈوبا محسوس کر رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اس آدمی کو جو کہ اس کے لئے اتنا اہم ہو چکا تھا کھو چکی ہے۔ اسے اپنے اور ایلیٹ کے بیچ میں ایک دیوار سی کھڑی محسوس ہو رہی تھی۔ اور وہ یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہوئی جا رہی تھی کہ خدا نے ایلیٹ کیا کر بیٹھے۔

دوبارہ ایر کنڈیشن ٹیلی فون بوتھ کے اندر ایلیٹ نے ہمفری کا نمبر ملایا۔

"مسٹر ہمفری!" وہ اس کی آواز پہچان کر بولا۔ "آپ اپنے آدمی واپس بلا لیجیے۔ اور میری تلاش بند کر دیجیے۔ میں ڈاک رجسٹری سے وہ ٹکٹ آپ کو بھیج رہا ہوں۔ پرسوں آپ کو مل جائیں گے۔ شرط صرف یہی ہے کہ آپ مجھے تلاش کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اب بھی آپ نے ہوشیاری دکھائی اور مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کی تو یقین کیجیے ٹکٹ آپ کو کبھی نہ مل سکیں گے اوکے!"

"اگر پرسوں تک ٹکٹ میری میز تک نہ پہنچے۔" ہمفری سخت لہجے میں بولا "تو ہم تمہارے پیچھے لگ جائیں گے۔ تمہاری آواز ٹیپ ہو چکی ہے۔ اور تمہاری تلاش اتنے بڑے پیمانے پر کی جائے گی جیسا شاید ہی کسی کی کی گئی ہو۔ میں تمہیں پرسوں تک کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر ٹکٹ مجھ تک نہ پہنچے تو خود کو مصیبت میں ہی سمجھنا۔"

ایلیٹ نے حیرت سے سوچا یہ تو جیمس بانڈ کی فلم اسکرپٹ بن سکتی تھی۔ "خیر ٹکٹ اس تک پہنچ جائیں گے۔ اور وہ مصیبت سے بچا رہے گا ہمیں امید کرنی چاہیے کہ محکمہ ڈاک ہڑتال نہیں کرے گا۔" ایلیٹ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ریانیہ ہنیز سے گفتگو کرنے کے بعد وہ سیدھا اپنی خوابگاہ پہنچا اور اپنا سامان اکٹھا کرنے لگا۔ دس لاکھ ڈالر ملنے کی امید بر آنے والی تھی۔ اس نے سوچا کہ اب وہ قیمتی اور عمدہ کپڑے سلوا دے گا۔ ایک لمحہ تو اس نے اپنے پرانے کپڑے وہیں پھینک دینے کی سوچی پھر نہ جانے کیوں اس نے

انھیں بھی پیک کر لیا۔

اس نے کمرے پر تنقیدی نظر ڈالی اور مطمئن ہو گیا کہ اس کا کچھ بھی سامان چھوٹا نہیں۔ پھر اپنا اعشاریہ تین آٹھ کا پستول جو ہلیٹ نے اسے لوٹا دیا تھا جیب میں ڈالا اور لیونگ روم میں آ گیا ایک سگریٹ سلگا کر وہ کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا۔ جوائے کم سے کم ایک گھنٹہ اور لگائے گا... خیر وہ انتظار کرے گا۔ وہ یہ سوچ کر مسکرایا کہ کس طرح اس نے جوائے کو معمولی آنکھ کی دوا سے ہی ڈرا دیا تھا۔

اس کے خیالات کی رو ریڈ بیٹرز کی طرف ہو گئی فرض کرو وہ کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش کرے۔ دس لاکھ ڈالر بڑی رقم ہے۔ شاید ریڈ بیٹرز بھی نقد نہ دے سکے.... اسے کیا کرنا چاہیے۔

سوچتے سوچتے جب اس کے دماغ کی نسیں چٹخنے کے قریب ہو گئیں تب کہیں جا کر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ریڈ بیٹرز سے اس کے بنک میں ملے گا اور بنک کے مینجر کی موجودگی میں ٹکٹ دے کر سرٹیفائیڈ چیک لے لے گا یہی طریقہ اسے محفوظ نظر آیا۔ جب تک دس لاکھ ڈالر بذریعہ ٹیلیکس ون کے نیو یارک کے کھاتے میں جمع نہیں ہو جاتے وہ ریڈ بیٹرز کو وہیں روکے رکھے گا۔ اس طرف سے اطمینان کرنے کے بعد وہ اپنی آئندہ کی زندگی کے خوش آئند خواب دیکھنے لگا۔ سب سے پہلے اس کا ارادہ ایک ذاتی موٹر بوٹ خریدنے کا تھا۔ بعد میں وہ ایک اسٹیٹ خریدیگا اور محل جیسے عالیشان مکان کو جوان اور خوبصورت حسیناؤں سے بھر دے گا۔ جب اس کا جی محل میں نہ رہنے کا ہو تو وہ ان حسیناؤں کے ساتھ اپنا یاٹ میں سمندر پر نکل جائے گا۔ اور عیش کرے گا۔ اور

زندگی کا صحیح لطف اٹھائے گا۔ صرف دو دن بعد ہی اس پر مسرت زندگی کی ابتدا ہونے والی تھی۔

انھیں خوابوں میں ڈوبے ڈن کو جوائے دکھائی دیا جو بنگلے میں داخل ہو رہا تھا۔ جوائے کی چست چال پر مسرت کی لہر دیکھ کر وہ چکرا گیا۔

یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے رقم اس کے ہاتھ سے جانے کی بجائے اس کی جیب میں آ رہی ہو۔!

ڈن فوراً کھڑکی سے ہٹا اور دروازہ کھولتے ہوئے کانپتی ہوئی آواز میں بولا "اسٹامپس لے آئے ہو۔؟"

"ہاں۔ ڈن اندر آتا ہوا بولا۔

ڈن فوراً اس کے پیچھے لپکا۔ اور جوائے کا ہاتھ پکڑ کر جارحانہ لہجے میں بولا۔ لاؤ۔

جوائے نے اسے وہ لفافہ دے دیا۔ ڈن نے اسے کھولا۔ اس کے اندر ایک پلاسٹک کے لفافے میں آٹھوں ٹکٹ رکھے تھے۔ اس نے آنکھیں کھاڑ کر انھیں دیکھا۔

"دیکھنے میں تو معمولی نظر آتے ہیں"

بہت سی چیزیں دیکھنے میں معمولی نظر آتی ہیں۔ جوائے اس سے الگ ہٹتا ہوا بولا۔ ہم اور میں بھی معمولی ہی نظر آتے ہیں۔

لیکن اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ اس کا دھیان ٹکٹوں میں تھا آخر اس نے انھیں لفافے میں رکھ کر لفافہ جیب میں رکھ لیا۔

میں جا رہا ہوں جوائے" وہ بولا" دولت عیش و عشرت کی زندگی میرا انتظار کر رہی ہے۔ اس خلمی ہیرڈ کو کہہ دینا کہ وہ سزا کاٹ کاٹ رہا ہے

بہت چالاک سمجھتا تھا خود کو۔ اب منہ بند ہی رکھے تو اچھا ہے۔ اس نے اپنا بیگ اٹھایا۔ جوائے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

ون نے اسے دیکھا اور بولا "تم کچھ نہیں کہہ رہے ہو جوائے۔؟

اب اس کے علاوہ کیا کہوں کہ میں تمہارے جانے سے بہت خوش ہوں

جوائے پر سکون لہجے میں بولا۔" اب جلدی کرو ڈان آنے ہی والا ہے"

"ہاں!" وہ دروازے کی طرف بڑھا پھر رک کر بولا۔ اچھا جوائے پھر ملیں گے۔ دوسری ملاقات پر میں تمہیں عمدہ سگار پلواؤں گا"

وہ تیزی سے اپنی جیگار کار کی طرف بڑھ گیا۔

جوائے نے چین کی سانس لی۔ سارا خطرہ پولیس کا خوف اور گھبراہٹ سب ختم ہو گیا۔ اس نے سوچا کہ سنڈی کو بہت ہوشیاری سے یہ خبر سنانی ہو گی۔ ممکن ہے وہ یہ سوچنے لگے کہ ہمارا پرانا طریقہ ہی ہمارے لئے جینے کا سب سے بہترین طریقہ تھا۔ وہ نڈھال سا ایک کرسی پر گر گیا خود کو تھکا ہارا محسوس کرنے کے باوجود بھی وہ خوش تھا۔ اس کے اور اس کی بیٹی کو خطرے سے نجات مل گئی تھی۔ اتنی دولت کی تو اس نے کبھی لالچ ہی نہیں کی نہ ہی قلبی سکون کے لیے وہ دولت کو ضروری سمجھتا تھا۔ وہ آنکھیں بند کر کے سوچنے لگا کہ سنڈی کو کیا صفائی دے گا۔

مسٹر ٹمیپ بیل، بارنی تقریباً سولہویں بیر ختم کرتا ہوا بولا! ایک مصنف ہونے کے ناطے آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ہر کہانی میں کسی

نہ کوئی خامی رہ جاتی ہے۔ لیکن جب میں کوئی کہانی سناتا ہوں تو اسے ہر طرح سے مکمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

میں نے کہا کہ ایک اچھے مصنف کی یہی خاصیت ہوتی ہے اور یہی خوبی مجھے اس میں بھی نظر آتی ہے۔ اس نے پہلے تو مجھے اس ڈھنگ سے گھورا گویا یہ یقین کر لینا چاہتا ہوں کہ میں مذاق تو نہیں کر رہا تھا۔ آخر اس نے طے کیا کہ میں اس بارے میں سنجیدہ تھا۔ اس نے خوش ہو کر سر ہلایا۔ اور بولا "کہانی سنانا گویا کہ ایک قسم کی تصویر کشی ہے۔ جیسے کسی تصویر میں رنگ بھر کر اسے ایک بار پھر دیکھا جاتا ہے کہ کہیں آخری ٹچ کی ضرورت تو نہیں اسی طرح کہانی کو مکمل کرنے کے لیے بھی اس کے کرداروں کا ہر زاویے سے جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے نا؟"

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔

اب میں تصویر کے اس کونے کی طرف آتا ہوں جس کے بارے میں شاید تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں نظر انداز کر گیا ہوں۔" سگرٹوں اور سگاروں کے دھوئیں سے پر غلیظ ماہی گیروں سے بھرے ہوئے بار میں بیزاری سے نظریں گھمائیں اور بے چینی سے سام کی طرف ہاتھ ہلایا۔

سام بھیڑ میں سے راہ بناتا ستر ھویں بیر اور ایک عجیب قسم کے ہمبر گر کی پلیٹ لیے آ پہنچا اور بارنی کے سامنے رکھ کر چلا گیا۔

"کیا اور کھانا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔ اس لئے نہیں کہ بل چکانے کا ناخوشگوار فرض مجھے انجام دینا تھا بلکہ اس لئے کہ میں یہ تصدیق کرنے کیلئے تیار نہ تھا کہ کوئی شخص ایک نشست میں تین اتنے بڑے چکنائی سے تر اور ہمبرگر اور دو درجن منہ جلا دینے والی ساسیج کھا سکتا ہے۔

"یہ میرا آدھی رات کا ناشتہ ہے۔" بارنی نے معصوم لہجے میں کہا۔ "اگر میں اچھی طرح کھانہیں لیتا تو مجھے نیند نہیں آتی۔ بیر پیئیے۔ بات چیت کرنے کے علاوہ مجھے سونا بہت پسند ہے۔ طبی نقطہ نظر سے بھی یہ بہت ضروری ہے" میں نے کہا کہ یہ سچ ہے۔

"تو اب میں تمھیں ان دو ہپیوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بارنی ہمبرگر کا ایک ٹکڑا منہ میں رکھتا ہوا بولا۔ جن سے جوڈی لیری مور سے پہلی ملاقات کے وقت دن کا جھگڑا ہوا تھا۔ اور جن کی اچھی خاصی دھنائی ڈن نے کردی تھی۔ یاد ہے نا؟ لاری اور ردبو؟"

میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ لاری کی ناک ٹوٹ گئی تھی اور ردبو کے پیٹ میں چوٹ آگئی تھی۔ یہ حادثہ جوڈی کے مکان کے باہر ہوا تھا۔۔

بارنی نے خوش ہوکر سر ہلایا۔

"اسی لئے میں پیشہ ور لوگوں کو پسند کرتا ہوں۔" وہ بولا۔ "تم لوگ کہانی سننے کے آداب سے واقف ہو۔ تم جانتے ہو کئی بار مجھے ایسے حرامیوں سے سابقہ پڑجاتا ہے جن سے اگر کچھ پوچھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خباب سو رہے ہیں۔"

میں نے کہا کہ لوگوں کو کہانی سنانے میں تو یہ خطرہ اٹھانا ہی پڑتا ہے۔

"ہاں" وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔

"لاری اور ردبو۔ دونوں احمق اور تند مزاج تھے۔ لڑکیوں کا پیچھا کرنا چرس پینا اور خواہ مخواہ کے بکھیڑے کھڑے کرنا ان کی عادت بن چکی تھی۔

یہ کوئی نئی بات نہیں۔ نئی نسل کے نوجوان عموماً ایسے ہی نکل رہے ہیں۔"

گلاس میں بیئر کو ہلاتے ہوئے اس نے کہنا جاری رکھا۔ "مسٹر کیمپ بیل آج کل سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ نوجوان آسانی سے پیسے کما لیتے ہیں اور آسانی سے کمائی ہوئی دولت ہمیشہ غلط راستوں پر لے جاتی ہے۔ یہ دونوں سور ایک فیکٹری میں کام کرتے تھے جہاں سانپوں کی کھال اتاری جاتی تھی اور ان کے دوسرے ساتھی ان کھالوں کو صاف کرتے تھے۔ کام گھٹیا معلوم ہوتا ہے نا؟... لیکن وہ ہفتے میں سوا سو ڈالر کما لیتے تھے خاصی رقم ہے یہ۔"

میں نے کہا کہ میں کسی قیمت پر بھی سانپ کی کھال اتارنا پسند نہیں کروں گا۔ وہ اس لئے کہ تم فنکارانہ ذہنیت رکھتے ہو۔ "وہ حرامی ایسے نہیں" وہ ایک لمحہ رکا پھر بولا۔

دن جب ان کی اچھی طرح کٹائی کر چکا تو یہ دونوں گرتے پڑتے سرکاری اسپتال پہنچے اور بھرتی ہو گئے۔ اتفاقاً وہ اسی لمحے اسپتال سے نکلے جب دن رپورٹروں سے ملنے اپنی کار میں بیل رہ ہوٹل جا رہا تھا۔ لیری مور کی ناک ٹھیک ہو چکی تھی لیکن سوجن اب بھی باقی تھی۔ روبو کا دن کی لات کھا کر برا حال ہوا تھا۔ اس کے گردوں کو سخت چوٹ پہنچی تھی اور کئی دن پیشاب کے ساتھ خون آتا رہا تھا۔ جو کہ اب بیدار ہو المقا دونوں کے دماغ میں صرف انتقام کا خیال تھا۔ اسپتال میں دیگر پریشانیوں کے ساتھ ایک اور زیادتی بھی ان کے ساتھ ہوئی تھی وہ یہ کہ انھیں نہانے دھونے اور بال سنوارنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے پیسے بھی ختم ہو گئے تھے۔ اس لئے وہ انتقام کی

آگ میں جل رہے تھے۔ انھوں نے اسپتال میں اس بارے میں صلاح مشورہ کیا تھا اور اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ دو بدو مقابلے میں وہ دن سے نہیں جیت سکتے۔ اور دوبارہ اسپتال جانے کے لیے وہ تیار نہ تھے۔ اس لیے انھوں نے طے کیا کہ اس کی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کیا جائے۔ اور اس کی غیر موجودگی میں اس کے سامان کو تہس نہس کر دیا جائے۔ اس طریقے سے انھیں کئی فائدے نظر آئے۔ پہلا تو وہ اسکی نظر میں آئے بغیر اسے نقصان پہنچا سکتے تھے۔ دوسرا کہ خود ہر طرح محفوظ تھے۔ لیکن مسئلہ تھا اسکی رہائش گاہ کا پتہ معلوم کرنا۔

سرکاری اسپتال اور بیلی ویڈر ہوٹل پاس پاس واقع ہیں جب یہ دونوں اسپتال کی سیڑھیاں اتر رہے تھے تو انھوں نے دیکھا کہ دن اپنی نیلی جیگار کو ہوٹل کے باہر پارک کر رہا تھا۔ کار مقفل کرکے وہ ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا۔ لاری اور روبر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔

دونوں کے دماغ میں ایک ہی خیال ابھرا۔ وہ سڑک پار کرکے ہوٹل کی طرف چل دئے۔

ہوٹل میں داخل ہوتے وقت دن کو کچھ گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی اسے ایلیٹ کے الفاظ یاد آئے۔ "وہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ اگر چاہے تو تمھیں چیونٹی کی طرح مسل دے اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ حالانکہ دن نے انھیں اہمیت نہیں دی تھی لیکن اس وقت اسے بے چینی و گھبراہٹ کا احساس ہونے لگا۔ بیلی ویڈر ہوٹل میں داخل ہوتے وقت اس نے سوچا کہ ٹکڑوں کو ساتھ لے جانا ٹھیک نہیں۔ ممکن ہے ریڈیئنز

کا کوئی پستول باز ملازم ٹکٹ چھین کر اسے باہر پھینک دے۔ کیونکہ اگر وہ خود رینڈ نیٹرز کی جگہ ہوتا تو یہی کرتا۔ اس نے کار رنک کو پلاسٹک کا لفافہ کار میں پچھلی رشم کی فرشی (ٹمینگ) کے نیچے رکھ دیا اور مطمئن ہو گیا کہ کسی کو شک نہیں ہو سکے گا

بارنی رکا اور مستہزانہ انداز میں بولا مسٹر کیمپ بیل۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے جیسا عقلمند انسان دس لاکھ ڈالر کی مالیت کے ٹکٹ کبھی اس طرح کار میں نہیں چھوڑے گا۔ تم کار چوری ہو جانے کے امکان کو نظر انداز نہیں کرو گے۔ لیکن جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ ڈن کند ذہن تھا اسے یہ خیال تک نہیں آیا۔

"کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ کار چوری ہو گئی؟" میں نے پوچھا۔

بارنی نے میرے سوال کا جواب دیے بغیر کہنا جاری رکھا۔

"ڈن نے مسٹر رینڈ نیٹرز سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اسے فوراً اوپر بھیج دیا۔ رینڈ نیٹرز اس سے اپنے عظیم الشان ڈرائنگ روم میں ملا۔ جیسے ہی ہولٹرز دروازہ بند کر کے باہر گیا رینڈ نیٹرز نے سیدھا سوال کیا "ٹکٹ تمہارے پاس ہیں؟"

"ہاں۔ اور آپ ان کے بدلے دس لاکھ ڈالر کی پیشکش کرتے ہیں؟"

رینڈ نیٹرز نے حامی بھری۔

"لفافہ آپ کے حوالے کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ رقم میرے نیو یارک کے کھاتے میں منتقل ہو جائے" ڈن بے چینی سے بولا۔

اس کا انتظام ہو جائے گا۔ رینڈ نیٹرز نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر بولا "مجھے ٹکٹ دکھاؤ۔"

میں انھیں ساتھ لئے تو نہیں پھرتا" ون اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاکر بولا مجھے کسی پر بھروسہ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم آج دوپہر بعد آپ کے بنک میں ملیں۔ تب تک میں ٹکٹ لے آؤں گا۔ ایک گواہ کی موجودگی میں میں آپ کو ٹکٹ دکھاؤں گا۔ آپ اپنے بنک کو ہدایت دیں گے کہ وہ ٹیلکس کے ذریعہ فوری طور پر میرے نیو یارک کے اکاونٹ میں دس لاکھ ڈالر منتقل کردے۔ رقم ٹرانسفر ہوتے ہی میں ٹکٹ آپ کے حوالے کر دوں گا۔ اس سے پہلے نہیں"

رڈیہ بیٹرز نے اسے دلچسپی سے گھورا۔ اس کی تیز نظروں کی تاب نہ لاکر ون بے چینی محسوس کرنے لگا۔

بہت خوب۔ وہ بولا۔ کیلیفورنیا اور سوچیول بنک میں تین بجے آجاؤ مسٹر سینڈرسن سے ملنے کے لئے کہنا" وہ رکا، پھر بولا۔
ان ٹکٹوں کی شکل اور رنگ روپ کے بارے میں بتاؤ۔"

ون نے اس کی تفصیل دی۔

"پورے آٹھ ہیں نا"

جی ہاں۔ ون بولا۔ وہ حیران تھا کہ اس شخص نے ایکبار بھی دس لاکھ ڈالر کے بارے میں فکر نہیں ظاہر کیا۔ اس کی تمام تر فکر ٹکٹوں کے بارے میں تھی۔ اس نے سوچا کہ قیمت بڑھانے کے بارے میں کہے لیکن اسکی چھٹی حس نے کہا کہ یہ ٹھیک نہیں۔ ہوسکتا ہے رڈیہ بیٹرز بگڑ جائے۔
میں تمھیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم ٹکٹ نہیں پیش کرسکے اور میرا وقت ضائع کیا تو میں تمھیں وہ عبرت ناک سزا دوں گا کہ تم موت کی دعا کروگے۔ رڈیہ بیٹرز نے لرزا دینے والی آواز میں کہا۔

...کانپ گیا۔

آپ بیسیوں کا انتظام کیجیے۔ میں آپ کو ٹکٹ لا دوں گا۔ وہ نروس کی ہنسی سے بولا۔

تو پھر تین بجے۔" اور اس کے ساتھ ہی ریڈ بیٹرز نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

دن لفٹ کے ذریعے نیچے اترا۔ ایلبیٹ یونہی ڈر رہا تھا اس نے سوچا اس شخص نے تو ایکبار بھی ادائیگی کے لیے انکار نہیں کیا۔ وہ اتنا خوش تھا کہ اس کا جی ناچنے کو چاہ رہا تھا۔ لفٹ سے نکلتے ہوئے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ ایک بجنے میں پانچ منٹ تھے۔ اسے دو گھنٹے انتظار کرنا تھا۔ اس نے سوچا کہ ایک لکھ پتی یہ دو گھنٹے کیسے بتاتا؟ شاید عمدہ مشروب اور بہترین لنچ لیتا۔ اس نے جیب سے بٹوا نکالا اور اس میں موجود رقم کو شمار کیا۔ کل چھپیس ڈالر تھے یہ کم سے کم ایک وقت کے کھانے کے لیے ضرورت سے زیادہ... فکر کرنے کی کیا بات تھی اور دو گھنٹوں بعد وہ لکھ پتی بننے والا تھا۔

اس بات سے بے خبر کہ ایک اخبار کی آڑ میں لاری اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہا ہے دن بار میں داخل ہوا اور ایک ڈبل پیگ وسکی طلب کی۔ جب تک مشروب اس کے سامنے رکھی جاتی اس نے ایک دوسرے ویٹر سے ریستوران میں لنچ کے لیے میز مخصوص کرنے کے لیے کہا۔

لاری بار کے نزدیک آ گیا تھا اور یہ سب سن چکا تھا۔ وہ فوراً باہر آیا جہاں روبو اس کا منتظر تھا۔

وہ کھانا ٹھونسنے کا ارادہ رکھتا ہے" لاری بولا: "ہمارے پاس کافی وقت ہے۔ سڑک کے کونے پر دوا فروش کی دکان سے ایک بلینڈیج (پٹی) خرید لاؤ۔ جلدی۔

روبو ہنسا اور دوڑ گیا۔

ڈرنک کے بعد دن ریسٹوران میں داخل ہوا اور اپنی میز پر جا بیٹھا ہوٹل کے دیگر معزز اور رئیس گاہکوں نے اسے ناک بھوں چڑھا کر دیکھا انھیں یقین تھا کہ یہ گھٹیا شخصیت ان کے طبقے کی نہیں ہو سکتی۔ لیکن دن تنہا بیٹھا رہا۔ وہ چاروں طرف دوسرے گاہکوں کی طرف دیکھتا رہا۔ اس نے خود سے کہا کہ وہ بھی ان سے کم نہیں صرف دو گھنٹوں کی بات ہے! اگلے ایک مہینے تک اس کے پاس ذاتی مکان اور ذاتی خوبصورت موٹر بوٹ ہو گی آج آخری بار وہ تنہا لنچ لے رہا ہے لیکن آئندہ ہمیشہ اسکے ساتھ کوئی نہ کوئی حسین ساتھی ہو گا۔

مینو دیکھ کر وہ ذرا بوکھلایا کیونکہ وہ فرینچ میں لکھا ہوا تھا۔ لیکن ہوٹل کا ہیڈ ویٹر اس کی مدد کو موجود تھا۔ اس نے عمدہ کھانے کا آرڈر دیا ابھی وہ کھا ہی رہا تھا کہ روبو دوا فروش کی دکان سے پٹی لئے دوڑتا آیا اور لاری کے پاس آکھڑا ہوا۔

چونکہ انھیں ہسپتال میں روز نہلایا جاتا تھا اور بال اور داڑھیاں بنوا دی گئی تھیں۔ وہ کسی قدر معزز دکھائی دے رہے تھے۔ اور اسی لئے کسی نے انھیں جیگار کے پاس منڈلاتے دیکھ کر بھی توجہ نہ دی۔ روبو اپنے جسم سے آڑ کئے رہا۔ ادھر لاری نے پٹرول ٹینک کا ڈھکن کھولا اور تھوڑی سی پٹی کھول کر اسے اندر ڈال دیا۔ باقی حصہ وہ کھولتا ہوا کار

کے نیچے سے کچھ دور لے گیا۔ اس میں صرف چند سکنڈ ہی لگے۔ اس کے بعد اس نے پٹی کو آگ لگا دی۔ آگ دھیرے دھیرے کار کی طرف بڑھ چلی۔

ان کے پاس وہاں سے بھاگنے کے لئے تقریباً دو منٹ تھے جو کافی تھے جب تک وہ تھوڑی دور پام کے درخت کے نیچے تک پہنچیں جیگار کی پیٹرول ٹنکی ایک دھماکے کے ساتھ پھٹی اور اس کے ساتھ ہی دس لاکھ ڈالر کے ٹکٹوں کے بھی پرخچے اڑ گئے۔ دھماکہ اتنا زبردست تھا کہ ہوٹل کی کچھ کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔

"تو مسٹر ڈیمپ بیل۔ یہ ہے تمام کہانی" بارنی بولا۔ اس نے خالی گلاس کی طرف دیکھا۔ پھر دیوار گھڑی کی طرف۔ سوا دو بج رہے تھے۔

"میرے سونے کا وقت ہو رہا ہے" وہ بولا۔

لیکن کئی باتیں تو چھوٹ گئی ہیں" میں نے کہا۔ سکاچ کے ایک پیگ کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

بارنی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

میں اسکاچ کے ایک قطرے کے لیے بھی انکار نہیں کر سکتا۔" وہ سام کو اشارہ کرتا ہوا بولا۔

سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ جوڈی کا کیا بنا۔؟"

بارنی کے چہرے پر بیزاری کے آثار آگئے۔

وہ اب بھی آدم اور ایو کلب میں روزانہ شام نظر آتی ہے۔ وہی عادتیں ہیں اس کی ۔۔۔ لڑکوں کو پھانسنا ۔۔۔ ان سے پیسے اینٹھنا ۔۔۔ ذرا موٹی ہو گئی ہے ۔۔۔ لیکن ویسی ہی حرامی ہے۔

سام دو پیگ وسکی لے آیا۔

اندر دن، ؟"

ہوٹل کے دربان نے جب اندر آکر پوچھا کہ نیویارک کی نمبر والی نیلی جیگار کس کی تھی تو دن بیٹھا نہ رہ سکا۔ وہ اتنی تیزی سے باہر دوڑا کہ سوگز کی ریس میں حصہ لینے والوں کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دے۔ لیکن باہر کا منظر دیکھ کر وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت کھڑا رہ گیا۔ کار مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ اب اسے محسوس ہوا کہ دس لاکھ ڈالر کا خواب بھی کار کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے۔ وہ لٹا پٹا سا ایک ٹک کار کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا اور سانسیں بے ترتیب تھیں لاری اور ریز بو تھوڑی دور کھڑے اس کی حالت دیکھ کر خوشی سے ناچ رہے تھے۔ تبھی اسے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا احساس ہوا۔ مڑ کر دیکھا تو ہولسٹر تھا۔

ٹکٹ کار میں تھے۔" اس نے آہستہ سے پوچھا۔

دن نے گونگوں کی طرح سر ہلا دیا۔

تب تو مجھے تمہارے لئے افسوس ہے۔" ہولسٹر مڑا اور اندر جاکر ریذیڈنٹ کو رپورٹ دے دی۔

بعد میں جب دن جیکسن ڈے کی طرف جانے والی بس میں سوار ہو رہا تھا تو پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ خالی جیب اور بے سر و سامان دن اپنی صفائی میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پولیس میں مخبری کس نے کی لیکن پولیس کو ایک گمنام کال موصول ہوئی تھی۔ جس میں میامی والے چور کی کسی نے نشاندہی کی تھی۔ اسی ہوٹل کے خانگی جاسوس کو بیہوش کر کے دن بھاگ آیا تھا۔ اسے شناختی پریڈ میں پہچان لیا

اور اس طرح اسے پانچ سال کی جیل ہو گئی۔ "اور ایلیٹ؟" میں نے پوچھا مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ نشے میں دھت نہ ہو جائے اور میں کہانی کے انجام سے بے خبر نہ رہ جاؤں۔ لیکن یہ خدشہ بے بنیاد تھا۔ کھانے پینے کے معاملے میں اس کی قوت برداشت حیرت انگیز تھی۔

"ایلیٹ؟" بارنی نے اپنے بھاری کندھے ہلا کر کہا "تم نے اس کے بارے میں اخباروں میں نہیں پڑھا۔؟ جب جوائے نے اسے اور سنڈی کو بتایا کہ دن اس سے ٹکٹ ہتھیا چکا ہے تو ایلیٹ نے محسوس کیا کہ اب کہیں سے پیسہ ملنے کی امید نہیں۔ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے جوائے سے کہا کہ اس نے ٹھیک ہی کیا۔

جوائے کو ایلیٹ کی قطعی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو صرف اپنی بیٹی کیلئے متفکر تھے۔ سنڈی خاموش بیٹھی ایلیٹ کو دیکھتی رہی تھی اس کے چہرے سے عیاں اداسی نے جوائے کو بھی اداس کر دیا تھا۔ لیکن وہ اپنے آپ کو تسلیاں دیتا رہا کہ تھوڑے عرصے میں وہ یہ غم بھول جائے گی۔

ایلیٹ نے ان سے کہا کہ وہ ہالی وڈ جائے گا شاید اس کا ایجنٹ اسے کسی فلم میں کام دلوا دے۔ صرف جوائے اور سنڈی کو ہی نہیں خود ایلیٹ کو بھی احساس تھا کہ یہ جھوٹ ہے لیکن وہ سب اس بارے میں خاموش رہے۔

ایلیٹ نے جوائے سے ہاتھ ملا کر رخصت لیتے وقت کہا کہ ان کے ساتھ اس کی زندگی کا سب سے اچھا وقت گزرا تھا۔ اس کے لہجے میں خلوص کی جھلک پا کر جوائے بہت خوش ہوا۔ پھر وہ سنڈی کی طرف مڑا میں نے کہا تھا نا سنڈی کہ ہم دونوں میں کوئی یکسانیت نہیں؟۔

ہماری راہیں الگ ہیں؟ مجھے بھلانے کی کوشش کرنا۔ اچھا۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہوا بولا۔ اب چلتا ہوں۔ خدا حافظ۔

وہ سنڈی کا ہاتھ تک چھوئے بغیر بنگلے سے باہر چلا گیا۔ سنڈی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے سسکتی رہی۔ . . . دل کا غبار نکالتی رہی۔

جوائے نے اسے چپ کرانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑا الفا میں سوار ہو کر جاتے ہوئے ایلیٹ کو دیکھتا رہا۔ اسے ایلیٹ کی کہی ہوئی بات جو کہ اسے سنڈی نے بتائی تھی یاد آئی۔

پیسے کے بغیر تم مردے سے بھی بدتر ہو۔

جیوں ہی الفا آنکھوں سے اوجھل ہوئی جوائے نے ہمیشہ کے لئے اسے دماغ سے نکال دیا۔

بارنی نے وہسکی کی ایک چسکی لی اور اطمینان سے سر ہلایا۔ ہالی وڈ جاتے ہوئے ایلیٹ کی کار راہ میں ایک شرابی کی کار سے ٹکرا گئی۔ اور ایلیٹ کی جائے حادثہ پر ہی موت ہو گئی۔ شرابی نے قسمیں کھا کھا کر دہائی دی کہ ایلیٹ کے پاس بچنے کے لئے کافی جگہ تھی پھر بھی اس نے بچنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن شرابی کی بکواس کون سنتا ہے۔ خیر کچھ بھی ہو ایلیٹ خودکشی کرنے کے جرم سے بچ گیا۔ اگر ہم اس کی کہی ہوئی باتوں کا یقین کریں تو۔

بارنی رکا اور سر ہلا کر بولا۔ قسمت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں مسٹر کیمپ بیل۔

شاید۔ میں نے جواب دیا۔ سنڈی کا اور جوائے کے بارے میں کیا ابھی تو بتاؤ کیا وہ اب بھی اسی شہر میں دھندہ کر رہے ہیں؟"

"ارے نہیں"۔ وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔ آج کل وہ کارمیل سٹی میں ہیں ان کے پاس ایک چھوٹا سا خوبصورت بنگلہ ہے۔" اور اب وہ چوریاں بھی نہیں کرتے۔ اب وہ معزز لوگوں کی طرح رہتے ہیں۔ جولے بنگلے کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ لان کی گھاس ہفتے میں دو بار تراشتا ہے اور گھر کا سامان لاتا ہے۔ سنڈی ایک ہوٹل میں، باعزت نوکری کرتی ہے جیسا کہ میں نے اس کے بارے میں سنا ہے میں تمھیں بتا چکا ہوں مسٹر کیمپ بیل کہ میں زمین سے کان لگائے رہتا ہوں۔ وہ کافی خوش نظر آتا ہے۔

مجھے اس بارے میں شک ہوا۔

لیکن انھوں نے کارمیل سٹی میں بنگلہ کیسے خریدا؟" میں نے پوچھا بارنی نے اپنے معدے سے خارج ہونے والی ایک زبردست ڈکار کو روکنے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہا۔ اس کی اداس نظریں اپنے خالی گلاس پر جمی تھیں۔

"ایک جام اور ہو جائے۔ اس کہانی کے ڈھیلے سرے اٹھنے سے پہلے کس لیں تو اچھا رہے۔ میں نے کہا۔

خیال اچھا ہے مسٹر کیمپ بیل"۔ وہ بولا اور سام کی طرف ہاتھ پھڑپھڑا دیا۔

یہ بھی ایک دوسری کہانی ہے۔ ایلیٹ کو رخصت ہوتے ہوئے مشکل سے ایک گھنٹہ ہوا ہوگا۔ سنڈی نے رو رو کر آنکھیں سوجالی تھیں اور جولے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک کار ان کے بنگلے کے آگے آ رکی جسے شوفر چلا رہا ہے۔ ایک ادھیڑ عمر شخص کار سے اترا اور بنگلے کی اطلاعی گھنٹی بجائی۔

جوائے نے حیرانی سے دروازہ کھولا۔

میرا نام پال لیری مور ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ایک نوجوان خاتون رہتی ہیں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔

جوائے کی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔ اسے یوں لگا جیسے ابھی تھوڑی دیر میں پولیس اسے اور سنڈی کو جیل میں ہنکا لے جائے گی سنڈی باہر نکلی۔ اور لیری مور کی طرف دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کی۔

مجھے سخت افسوس ہے۔ میں نے آپ کے ٹکٹ چرائے۔ مجھے۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

جوائے کو سنڈی کی اس حماقت پر بہت غصہ آیا۔ لیکن لیری مور جواب میں ہنسا۔ اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔

لیری مور ان کا پرانا ٹکٹ البم اٹھائے لیونگ روم میں آیا۔

"معافی مانگنے کی ضرورت نہیں" لیری مور صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا" تم نے تو مجھے مصیبت میں پڑنے سے بچا لیا۔ مجھ میں ان ٹکٹوں کو حکومت کو واپس کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ تمہارے اس طرح ٹکٹ لے جانے سے کم سے کم میں جیل جانے سے بچ گیا۔ لیکن شاید تم بھی انھیں نہیں رکھ سکے "جی نہیں کسی نے ہم سے چھین کر انھیں بیچ دیا۔ سنڈی نے اسے بتایا۔

خیر جس نے بھی انھیں خریدا ہو مجھے اس سے کوئی رشک یا غصہ نہیں۔ لیری مور کندھے اچکا کر بولا۔ اور تم بھی مصیبت میں پڑنے سے بچ گئے۔

پھر وہ پرانی البم کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ یہ میں واپس لے آیا ہوں
غور سے دیکھنے پر مجھے اس میں ایک بہت نادر ٹکٹ مل گیا ہے اگر
آپ انھیں بیچنا چاہیں تو میں بارہ ہزار ڈالر تک دے سکتا ہوں۔
بارنی نے مشروب ختم کیا۔
اس طرح انھوں نے کارمیل سٹی میں وہ بنگلہ خرید لیا مسٹر کیمپ بیل
اس دنیا میں کیسے کیسے عجیب اتفاقات ہوتے رہتے ہیں۔
ہیں نا۔؟"
اس نے ایک جماہی لی۔ اور انگڑائی لے کر بولا۔
اب میرے سونے کا وقت ہو گیا ہے"۔ اس نے اپنے بازو نیچے
گرائے اور مجھے گھورتے ہوئے بولا۔ میں تمھیں یاد دلا دوں کہ اس
شہر میں ایسی کوئی اہم بات نہیں جو مجھے نہ معلوم ہو۔ اگر کبھی اور
کوئی کہانی سننے کا ارادہ ہو تو بلا تکلف چلے آنا۔۔۔ تمھیں معلوم ہی
ہے کہ میں کہاں ملتا ہوں۔؟"
میں کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔
" ایلیٹ کے انجام پر افسوس ہوتا ہے کیوں۔؟" میں بولا۔
بارنی نے ناک بھوں چڑھائی۔
اس کا مرنا ہی اس کے لئے بہتر تھا۔ مسٹر کیمپ بیل۔ جو لوگ دولت
کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے ان کے لئے میرے دل میں کوئی احترام نہیں۔"
اس نے میری طرف دیکھ کر باچھیں پھاڑیں۔
"تم نے اور بیس ڈالر کے لئے کہا تھا۔۔۔ پچھلی بار بھی تم نے یہی دیا تھا"
" اچھا؟" میں نے اسے بیس ڈالر کا نوٹ دیتے ہوئے کہا جسے اس نے

جھپٹ کر لیا اور پتلون کی جیب میں ڈال لیا۔ مجھے تو یاد نہیں۔ لیکن تم اپنے پیسوں کا خوب خیال رکھتے ہو بارنی ؟"

وہ تو ٹھیک ہے۔" بارنی اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا ہوا بولا" اچھا مسٹر گڈ نائٹ۔!

میں نے اسے بار سے باہر نکل کر گرم ستاروں بھری رات میں جاتے دیکھا اور پھر سام کی میز پر جا کر بل کی ادائیگی کرنے لگا۔

ختم شد

جیمس ہیڈلے چیز کے دیگر جاسوسی ناول

صدا الصحرا	رشید انجم	12/-
ٹھنڈی موت	"	6/-
سرد خون	"	6/25
موت کے منہ میں	ایس آئی شاہد	10/50
شہر میں صحرا	مظہر الحق علوی	10/50
متحرک لاش	اختر حسین	7/50
خاموش تجوریاں	"	7/50

دلچسپ جاسوسی اور ہیبتناک ناول

قلب آتش	محمود نیازی	5/-	5/-
بنت فرعون	کلام جی اے	4.50	4/50
فضائی قتل	حسین امین	[illegible]	4/50
ڈاکٹر کی ڈائری	محمود نیازی	5/-	5/-
پراسرار پارسل	محمود نیازی	[illegible]	5/-
اعتراف جرم	محمد آفاق		15/-
شیطانی ٹولی	بدنام رفیعی		6/-
مجرم کون	"		6/-